ستائیس ممالک کا قابض اسرائیل سے تمام امدادی قافلے فوری طور پر غزہ داخل کرنے کا مطالبہ ص: 08

ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیغام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.38 , Thursday 14 August, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۸)، بروز جمعرات، ۱۴ راگست، ۲۰۲۵ء، ۱۹ رصفر المظفر ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

غزہ میں صہیونی فوج کے وحشیانہ حملوں میں مزید 123 فلسطینی شہید

عالمی برادری کی طرف سے صہیونی بربریت کی مذمت کے باوجود زمینی صورتحال میں کوئی تبدیلی نہیں، ن بچوں سمیت کم از کم 8 افراد بھوک کی وجہ سے جاں بحق

غزہ، (ایجنسیاں): غزہ میں صہیونی فوج کے وحشیانہ حملوں میں آج صبح سے اب تک 55 اور 24 گھنٹوں میں 123 فلسطینی شہید ہوگئے، جبکہ 24 گھنٹوں میں بھوک سے تین بچوں سمیت مزید 8 فلسطینی شہید ہوگئے۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ نے غزہ کی وزارت صحت کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی حملوں میں کم از کم 123 فلسطینی شہید اور 437 زخمی ہوئے ہیں، جن میں 22 امداد کے متلاشی افراد بھی شامل ہیں۔ اسی مدت کے دوران تین بچوں سمیت کم از کم 8 افراد بھوک کی وجہ سے شہید ہوگئے، جس کے بعد بھوک سے ہونے والی شہادتوں کی مجموعی تعداد 235 ہوگئی ہے، جن میں 106 بچے شامل ہیں۔ طبی ذرائع نے الجزیرہ کو بتایا ہے کہ صبح سے اب تک اسرائیلی فورسز کے حملوں میں غزہ بھر میں کم از کم 55 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ نصیر میڈیکل کمپلیکس کے ذرائع کے مطابق شہید ہونے والوں میں 22 افراد امداد کی تلاش میں تھے، جن میں سے 13 کو رفح کے شمال میں ایک امدادی مرکز کے قریب اسرائیلی فورسز نے شہید کیا۔ وزارت صحت نے ٹیلیگرام پر بتایا کہ پچھلے اسرائیلی حملوں کے ملبے سے مزید 11 لاشیں بھی برآمد کی گئی ہیں۔ الجزیرہ کے نامہ نگار ہانی محمود کا کہنا ہے کہ غزہ میں انسانی بحران پیدا کرنے پر اسرائیل کی بین الاقوامی سطح پر بڑھتی ہوئی مذمت کی جارہی ہے، اور درجنوں ممالک نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بڑے پیمانے پر امداد کی فراہمی کی اجازت دے اور قحط کا خاتمہ کرے۔ لیکن اس دباؤ سے زمینی صورتحال میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور ہم غزہ پر مزید پابندیاں اور اسرائیلی فوج کی مزید چالیں دیکھ رہے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے چند امدادی ٹرکوں کو غزہ میں داخلے کی اجازت دی تاکہ یہ تاثر پیدا ہو کہ خوراک آرہی ہے، لیکن اس کا زمینی حقائق سے کوئی تعلق نہیں، لوگ اب بھی روزانہ کی بنیاد پر جبری بھوک سے شہید ہو رہے ہیں۔

فیلڈ میں کام کرنے والے لوگ بتا رہے ہیں کہ گزشتہ پانچ مہینوں میں اسرائیل کی مکمل انسانی پابندی کے باعث خوراک کی کمی کو پورا کرنے کے لیے کم از کم تین ماہ تک روزانہ ایک ہزار ٹرکوں کے مستقل داخلے کی ضرورت ہے۔ اس لیے درجنوں کی تعداد میں آنے والے ٹرک اس بگڑتے ہوئے انسانی بحران کا حل نہیں ہیں۔

غزہ شہر پر اسرائیلی بمباری میں شدت آرہی ہے، محکمہ شہری دفاع

غزہ کے سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بسال نے کہا ہے کہ غزہ شہر پر اسرائیلی فضائی حملے مسلسل تیسرے روز تیز ہورہے ہیں۔ اے ایف پی کے مطابق بسال نے کہا کہ تیسرے دن مسلسل اسرائیلی قابض افواج اپنی بمباری میں شدت لا رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیلی قابض افواج اس علاقے میں ہر قسم کے ہتھیار استعمال کر رہی ہیں، بم، ڈرونز اور ایسے انتہائی دھماکہ خیز ہتھیار جو گھروں میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلاتے ہیں۔ خیال رہے کہ چار دن قبل اسرائیلی حکومت نے غزہ شہر پر قبضہ کرنے کا منصوبہ منظور کیا تھا، اس کے بعد سے حملوں میں شدت آگئی ہے، اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے اس آپریشن کیلئے کوئی واضح ٹائم فریم نہیں دیا، لیکن اتوار کو پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ یہ 'کافی جلد' ہوگا۔

'ہماری آنکھوں کے سامنے غزہ میں قحط مسلط کیا جارہا'

27 یورپی ممالک کا اسرائیل کو سخت پیغام

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ، فرانس سمیت 27 یورپی ممالک کے وزرائے خارجہ نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ

بین الاقوامی اداروں کے ذریعے پورے غزہ میں بلارکاوٹ اور محفوظ امداد کی فراہمی یقینی بنائے۔ غزہ کی سنگین انسانی صورتحال پر جاری مشترکہ بیان میں یورپی ممالک نے کہا کہ بحران ناقابل تصور حدوں تک پہنچ چکا ہے۔ بیان میں الزام لگایا گیا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے غزہ میں قحط مسلط کیا جارہا ہے۔ یورپی وزرائے خارجہ نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ تمام بین الاقوامی امداد کو غزہ میں داخلے کی اجازت دے، اقوام متحدہ اور دیگر امدادی اداروں کو محفوظ رسائی فراہم کرے، اور امدادی مراکز پر مہلک حملے بند کرے تاکہ شہریوں اور امدادی کارکنوں کی جانیں محفوظ رہ سکیں۔

غزہ پر قبضے کی کوشش، 'نیتن یاہو نے ہوش کھودیے': نیوزی لینڈ

ویلنگٹن، (ایجنسیاں): نیوزی لینڈ کے وزیراعظم کرسٹوفر لکسن نے اسرائیلی وزیراعظم بینجمن نیتن یاہو پر سخت تنقید کرتے

ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے 'ہوش کھودیے ہیں'۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب نیوزی لینڈ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے امکان پر غور کر رہا ہے۔ لکسن نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ انسانی ہمدردی کی امداد کی کمی، لوگوں کی جبری بے دخلی اور غزہ پر قبضے کی کوششیں انتہائی قابل مذمت ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیتن یاہو حد سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہوش کھودیے ہیں۔ انہوں نے رات کو غزہ سٹی پر اسرائیلی حملے کو 'بالکل ناقابل قبول' قرار دیا۔

ناروے کا تاریخی فیصلہ، اسرائیل میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری ختم کردی

اوسلو، (ایجنسی): ناروے کے 2 ٹریلین ڈالر مالیت کے

خودمختار سرمایہ کاری فنڈ نے اسرائیل سے تمام بیرونی سرمایہ کاری معاہدے ختم کرنے کا اعلان کردیا۔ اس فیصلے کے تحت 11 اسرائیلی کمپنیوں سمیت متعدد بیرونی سرمایہ کاری منصوبے بند کردیے جائیں گے۔ رپورٹس کے مطابق فنڈ نے ایک ایسے اسرائیلی جیٹ انجن گروپ میں بھی سرمایہ کاری کر رکھی تھی جو لڑاکا طیاروں کی مرمت اور اسرائیلی فضائیہ کو مختلف خدمات فراہم کرتا ہے۔ فنڈ کی انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ اب اسرائیل میں سرمایہ کاری صرف اسٹاک مارکیٹ میں شامل چند مخصوص کمپنیوں تک محدود رہے گی۔

'غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی جاری ہے'

مصر کی سرحدی چوکیوں کا دورہ کے بعد عالمی رہنماؤں کی اسرائیل پر شدید تنقید

لندن/ راسٹراسبرگ، (ایجنسیاں): عالمی رہنماؤں کے گروپ دی ایلڈرز نے پہلی بار واضح طور پر کہا ہے کہ غزہ میں 'نسل کشی' جاری ہے اور اسرائیل کی جانب سے انسانی ہمدردی کی امداد کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے سے 'انسانی ساختہ قحط' پیدا ہو چکا ہے۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب وفد نے مصری سرحدی چوکیوں کا دورہ کیا۔ یہ گروپ 2007 میں جنوبی افریقہ کے سابق صدر نیلسن منڈیلا نے قائم کیا تھا۔ وفد میں نیوزی لینڈ کی سابق وزیراعظم ہیلن کلارک اور آئرلینڈ کی سابق صدر و اقوام متحدہ کی سابق انسانی حقوق کمشنر مریم رابنسن شامل تھیں۔ ہیلن کلارک نے کہا کہ رفح سرحدی گزرگاہ کو فوری کھولا جائے تاکہ امداد پہنچائی جا سکے، کیونکہ غزہ میں نئی مائیں اور نومولود بچے خوراک کی کمی کا شکار ہیں اور صحت کا نظام تباہی کے دہانے پر ہے۔ مریم رابنسن نے کہا کہ عالمی رہنماؤں کے پاس اختیار اور قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالیں تاکہ ان جرائم کو روکا جا سکے۔ دوسری جانب یورپ کی کونسل نے اپنے رکن ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیل کو ایسے ہتھیاروں کی فروخت بند کریں جنہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یورپی کمشنر برائے انسانی حقوق مائیکل اوفلیہرتی نے کہا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو روکنے اور متاثرین کو امداد پہنچانے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جانے چاہئیں، اور یرغمالیوں کی فوری رہائی کو یقینی بنایا جائے۔

یوکرینی دفاع ٹوٹ گیا، روسی فوج 10 کلومیٹر اندر گھس گئی

امریکی اور روسی صدور کی متوقع ملاقات سے قبل کیف پر دباؤ بڑھانے کی ہوسکتی ہے کوشش!

ماسکو، (ایجنسیاں): روسی افواج نے مشرقی یوکرین میں ڈوبروپیلیا کے قریب اچانک پیش قدمی کرتے ہوئے یوکرینی دفاع میں شگاف ڈال دیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ پیش رفت امریکی اور روسی صدور کی متوقع ملاقات سے قبل کیف پر دباؤ بڑھانے کی کوشش ہوسکتی ہے۔ یوکرین کے معتبر 'ڈیپ اسٹیٹ' وار میپ کے مطابق روسی افواج نے ڈونیٹسک ریجن پر مکمل کنٹرول کے لیے گزشتہ چند دنوں میں دو محاذوں پر کم از کم 10 کلومیٹر تک پیش قدمی کی ہے۔ اس سے پہلے ایک سال میں اس نوعیت کی تیز رفتار پیش رفت کم ہی دیکھی گئی ہے۔ ڈیپ اسٹیٹ کے مطابق روسی فوجیوں نے تین دیہات کے قریب یوکرینی دفاعی لائن میں موجود خلا کا فائدہ اٹھا کر اندرونی علاقوں میں گھس کر پوزیشن مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن جمعہ کو الاسکا میں ملاقات کرنے والے ہیں، جہاں امکان ہے کہ یوکرین جنگ ختم کرنے کے لیے کسی معاہدے پر بات ہو۔ غیر مصدقہ رپورٹس کے مطابق پوتن چاہتے ہیں کہ یوکرین ڈونیٹسک ریجن کے باقی حصے بھی روس کے حوالے کرے۔ یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی نے تصدیق کی کہ روسی فوجی متعدد مقامات پر 10 کلومیٹر تک آگے بڑھ گئے ہیں، تاہم انہوں نے کہا کہ ہم ان میں سے کئی کو تباہ یا گرفتار کر چکے ہیں، باقی کو بھی جلد ختم کریں گے۔

بغداد: نجف اشرف سے تقریباً 90 کلومیٹر پا پیادہ کربلا جاتے ہوئے ہندوستانی زائرین

عراق میں اربعین، فدائین حسین نجف سے کربلا رواں دواں

زائرین کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کیلئے حکومت عراق نے زمین سے آسمان تک کئے خاص انتظامات

بغداد، (ایجنسی): اربعین حسینی (چہلم شہیدان کربلا) کے موقع پر عراق میں جاری بین الاقوامی اربعین ملین مارچ اب اپنے عروج کو پہنچ گیا ہے۔ شدید دھوپ میں لاکھوں ملکی اور غیر ملکی زائرین مختلف راستوں سے کربلا کی جانب رواں دواں ہیں تاہم نجف کربلا شاہراہ زوار حسینی سے لبریز ہے جہاں اس وقت خدمت، عقیدت، خلوص، ایثار، فداکاری اور انسانیت کی لاثانی مثالوں کی تخلیق کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو امام حریت سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی محبت اور آپ سے اعلان وفاداری کے مقصد سے انجام پا رہا ہے۔ اس سال 'انا علی العہد' یعنی ہم اپنے عہد پر استوار ہیں، کے سلوگن کے ساتھ اربعین ملین مارچ انجام پا رہا ہے جس میں حسینی زائرین فلسطین اور خاص طور پر غزہ کی مظلومیت کو یاد کر رہے ہیں اور بڑی تعداد میں زائرین اپنے قومی پرچم کے ہمراہ فلسطین کا پرچم بھی اٹھائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح زوار حسینی گزشتہ برسوں خاص طور پر پچھلے سال کے دوران شہید ہونے والے محاذ استقامت کے رہنماؤں اور کمانڈروں کو بھی خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ زائرین کی ایک بڑی تعداد ہے جو شہدا کی نیابت میں اربعین مارچ میں شریک ہے۔ عراق کی حکومت نے زائرین کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لئے خاص انتظامات کئے ہیں، فوج اور پولیس فورس کے ساتھ ساتھ رضاکار فورس الحشد الشعبی کی بھی مدد لی گئی ہے۔ اس سال بھی ہندوستان سے ہزاروں زائرین عراق میں نجف اشرف سے مشی کرتے ہوئے کربلائے معلی پہنچ رہے ہیں۔ وہیں ایک خبر کے مطابق پڑوسی ایران سے تین ملین دو لاکھ سے زائد زائرین عراق پہنچے ہیں جن میں ایک لاکھ 20 ہزار سے زائد غیر ملکی زائرین بھی شامل ہیں۔

قاہرہ مذاکرات جنگ بندی اور امداد کے داخلے پر مرکوز ہوں گے: حماس

غزہ کی مزاحمتی تنظیم نے جنگ بندی سے متعلق صدر السیسی کی قیادت میں مصر کی کوششوں کی ستائش کی

قاہرہ، (ایجنسیاں): فلسطینی تنظیم حماس نے بدھ سے قاہرہ میں شروع ہونے والے مذاکرات کی تفصیلات بتاتے ہوئے باور کرایا ہے کہ بات چیت کا محور جنگ بندی، امداد کی فراہمی اور قومی اتفاق رائے ہو گا۔ آج صبح جاری بیان میں بتایا گیا کہ خلیل الحیہ کی قیادت میں وفد قاہرہ پہنچا، جہاں مصری حکام سے غزہ میں جاری 'نسل کشی کی جنگ'، مغربی کنارے، بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کی صورت حال پر بات چیت کی جائے گی۔ تنظیم کے رہنما طاہر النونو جو اس وقت قاہرہ میں موجود ہیں، ان کا کہنا ہے کہ وفد نے ابتدائی ملاقاتیں شروع کر دی ہیں جو آج بدھ کو بھی جاری رہیں گی۔ بات چیت میں غزہ پر جنگ کے خاتمے، امداد کی ترسیل، غزہ کے عوام کی مشکلات ختم کرنے، داخلی فلسطینی تعلقات بہتر بنانے اور قومی سیاسی اتفاق رائے حاصل کرنے کے امور شامل ہوں گے۔ ساتھ ہی مصر کے ساتھ دوطرفہ تعلقات اور ان کے فروغ پر بھی بات ہوگی۔ النونو نے صدر عبدالفتاح السیسی کی قیادت میں مصری کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ مصر سے تعلقات مضبوط اور مستحکم ہیں، اور مختلف معاملات میں مشترکہ کام کبھی نہیں رکا۔ چند گھنٹے قبل، اسرائیلی میڈیا نے دعویٰ کیا کہ مصر نے حماس کو ایک جامع معاہدے کی پیشکش کی ہے جس کے تحت تمام اسرائیلی قیدیوں کی رہائی اور حماس کے ہتھیار ڈالنے کے بدلے میں غزہ میں جنگ بندی اور فلسطینی قیدیوں کی رہائی شامل ہے۔ ایک مصری سرکاری ذریعے نے منگل کو بتایا کہ حماس کے وفد کا قاہرہ کا دورہ اس تعطل کے بعد ہو رہا ہے جو مذاکراتی عمل میں آیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ قاہرہ کی بات چیت کا مقصد مذاکرات کی بحالی اور جنگ بندی معاہدے کی طرف پیش رفت ہے۔ دوسری جانب، اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے اسرائیلی میڈیا سے گفتگو میں قیدیوں کی رہائی کے کسی جزوی معاہدے کو مسترد کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ اسرائیل غزہ کے رہائشیوں کو وہاں سے نکلنے کی اجازت دے گا اور ان کی میزبانی کے لیے دیگر ممالک سے بات چیت کرے گا، تاہم نیتن یاہو نے کسی ملک کا نام نہیں بتایا۔

لبنانی حکومت اور مزاحمتی محاذ کا مشترکہ فیصلہ ہمارے لیے قابل احترام ہے: ایران

بیروت، (ایجنسیاں): ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سکریٹری نے کہا ہے کہ لبنانی قوم ایک عقلمند قوم ہے جو اپنے فیصلے خود کر سکتی ہے اور لبنانی حکومت و مزاحمتی محاذ مشترکہ سوچ بچار کے ساتھ جو بھی فیصلہ کرے گی ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔ ایرانی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سکریٹری علی لاریجانی نے بدھ کو لبنانی پارلیمنٹ کے اسپیکر کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں اپنے سفر کے اہداف کے بارے میں صحافیوں کے سوالات کا جواب دیا۔ لاریجانی نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ ایران کی طاقت عوام کے اتحاد اور عوامی انقلاب کے مرہون منت ہے، کہا کہ ہم اپنے دوستوں کو کبھی آلہ کار نہیں سمجھتے اور ہم سمجھتے ہیں کہ مزاحمت بذات خود گہرا شعور اور وسیع سوچ رکھتی ہے اور اسے کسی اور سے رہنمائی کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے لبنان کیلئے غیر علاقائی ممالک کی طرف سے پیش کردہ منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دوسرے ممالک کو لبنان پر حکم نافذ کرنے کا حق نہیں، لبنانی عوام ایک عقلمند قوم ہے اور اپنے فیصلے خود کر سکتی ہے اور لبنانی حکومت مزاحمت کے اتفاق سے جو بھی فیصلہ کرتی ہے وہ ہمارے لیے قابل احترام ہے۔ لاریجانی نے اپنے اس سفر کے بارے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ علاقے کی حکومتیں خود مختار اور مضبوط ہوں۔ لبنان کو پانی کے اس پار سے آرڈر کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ ہر ملک کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے، ہم لبنان کے لیے کوئی منصوبہ نہیں لائے نہ ہی آپ کے فیصلہ سازی میں ہمارا کوئی عمل دخل ہے، البتہ امریکی منصوبہ لے کر آئے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے ملک پر اسرائیل کے علاوہ کس نے حملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہوشیار رہیں اسرائیل جو کچھ جنگ کے ذریعے حاصل نہیں کر سکا وہ آپ پر دوسرے ذرائع سے مسلط نہ کر دے۔ محتاط رہیں اور دوست اور دشمن کی جگہ نہ بدلیں۔ لاریجانی نے ایران اور لبنان کی عوام کے خلاف دشمن کی تخریب کاری کے خلاف خبردار کیا اور تاکید کی کہ دشمن پروپیگنڈے کے ذریعے دوستوں اور دشمنوں کی جگہ بدلنا چاہتا ہے۔

روس امریکہ کے ساتھ تعلقات میں بہتری کی امید: روس

ماسکو/ واشنگٹن (یو این آئی) روس کو امید ہے کہ الاسکا میں ملک کے صدر ولادیمیر پوتن اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے درمیان ہونے والی ملاقات سے دوطرفہ تعلقات کو معمول پر لانے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ اطلاع روس کے نائب وزیر خارجہ سرگئی ریابکوف کے حوالے سے میڈیا رپورٹس میں دی گئی۔ مسٹر ریابکوف نے کہا کہ الاسکا سربراہی اجلاس دونوں ممالک کے درمیان براہ راست مسافر پروازوں کی بحالی سمیت مخصوص مسائل کے حل کو آگے بڑھانے میں بھی مدد دے سکتا ہے۔ روسی روزنامہ ازویستیا کی منگل کی رپورٹ کے مطابق مسٹر ریابکوف نے کہا، "ہمیں امید ہے کہ آنے والی اعلیٰ سطحی میٹنگ سے دوطرفہ تعلقات کو معمول پر لانے میں مدد ملے گی، جس سے ہمیں فضائی رابطے کی بحالی جیسے مسائل پر آگے بڑھنے کا موقع ملے گا"۔

پوتن کے ساتھ ٹرمپ کی ملاقات 'صرف سننے اور سمجھنے کا عمل': وائٹ ہاؤس

واشنگٹن (آئی این ایس) وائٹ ہاؤس نے کہا ہے کہ جمعہ کو الاسکا میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کے درمیان ہونے والی سربراہ ملاقات "مسٹر ٹرمپ کے لیے سننے کا عمل ہے۔" اس بیان نے روس اور یوکرین کے درمیان جلد از جلد جنگ بندی کے معاہدے کی امیدیں کم کردی ہیں۔ وائٹ ہاؤس کی ترجمان کیرولین لیویٹ نے کہا، "روس اور یوکرین کی جنگ کا صرف ایک فریق اس اجلاس میں شریک ہوگا، اس لیے مسٹر ٹرمپ کو وہاں جا کر اس جنگ کو ختم کرنے کے بارے میں بہتر اور زیادہ ٹھوس سمجھ حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔" وائٹ ہاؤس نے کہا کہ مسٹر ٹرمپ اینکریج، الاسکا میں بات چیت کے دوران اپنے ہم منصب سے روبرو ملاقات کریں گے اور وہ مستقبل میں روس کا دورہ بھی کر سکتے ہیں۔ "وہ شاید مستقبل میں روس کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے،" محترمہ لیویٹ نے کہا۔

روسی فوجی یوکرین میں ڈونیٹسک پہنچ گئے

کیف (یو این آئی) روسی فوجی یوکرین کے مشرقی ڈونیٹسک علاقے کے سیکورٹی دائرے کو توڑ کر وہاں کے کچھ حصوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روس صدر ولادیمیر پوتن اور ان کے امریکی ہم منصب ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان جمعے کو الاسکا میں ہونے والی ملاقات سے قبل زیادہ سے زیادہ علاقے پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مقامی حکام کے مطابق، یوکرین کے میدان جنگ کی نگرانی کرنے والے گروپ 'ڈیپ اسٹیٹ' نے منگل کو اطلاع دی کہ روسی فوجی ڈوبروپیلیا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ سی این این نے رپورٹ کیا ہے کہ یہ قصبہ تزویراتی لحاظ سے اہم شہر پوکروسک سے تقریباً 20 کلومیٹر شمال میں ہے، جو ایک سال سے زیادہ عرصے سے روس کے ریڈار پر ہے۔

اسرائیلی پائلٹس کا غزہ میں جنگ بند کرنے کیلئے ہیڈ کوارٹر کے باہر احتجاج

تل ابیب، (یو این آئی) اسرائیلی فائٹر پائلٹس نے ڈیفنس فورسز کے دفتر کے باہر احتجاجی مظاہرہ کر کے غزہ جنگ بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق فعال ریزرو سروس میں

شامل پائلٹوں اور اسرائیلی فضائیہ کے سابق پائلٹوں نے منگل کے روز کریا (فوجی ہیڈ کوارٹر) کے باہر غزہ جنگ بند کرنے کے لیے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ شرکاء نے چیف آف اسٹاف ایال ضمیر کی مخالفت کے باوجود غزہ میں لڑائی کو وسعت دینے کے منصوبے کی منظوری کے حکومتی فیصلے پر احتجاجاً خاموش کھڑے رہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ منصوبہ یرغمالیوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال دے گا۔ یہ مظاہرہ تل ابیب میوزیم پلازہ میں ہوسٹیج اسکوائر کے قریب بیس کے 'شاؤل' گیٹ کے قریب ہوا۔ ایک سابق تجربہ کار پائلٹ جو احتجاج میں حصہ لے رہا تھا نے کہا کہ مظاہرہ چند سابق پائلٹوں کی طرف سے ایک بہت ہی چھوٹے اقدام سے شروع ہوا اور تیزی سے زور پکڑ گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ سب کچھ پرامن طریقے سے گزر جائے گا یہ ایک پرامن مظاہرہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ پائلٹوں سے متعلق کوئی بھی چیز توجہ مبذول کرتی ہے، وہاں بنیادی طور پر ریٹائرڈ پائلٹ ہوں گے، لیکن وہ بھی جو ریزرو میں ہوں گے جیسا کہ میں سمجھتا ہوں انہیں مظاہرہ کرنے کی اجازت ہے جب وہ ڈیوٹی پر نہ ہوں اور یونیفارم میں نہ ہوں جنگ بند کی جانی چاہیے اور یرغمالیوں کی واپسی ہونی چاہیے۔

انسانی حقوق کی سالانہ امریکی رپورٹ میں اسرائیل کی خلاف ورزیاں نظر انداز اور یورپ پر تنقید

کانگریس کی ہدایت پر تیار کی جانے والی رپورٹ کے مطابق برطانیہ، فرانس اور جرمنی میں آن لائن نفرت انگیز تقریر پر پابندیوں کے باعث انسانی حقوق کی صورت حال بگڑ گئی

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ نے عالمی انسانی حقوق سے متعلق اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ مغربی یورپ میں انٹرنیٹ قوانین کے باعث انسانی حقوق کی صورتحال بگڑ رہی ہے۔ تاہم منگل کے روز جاری رپورٹ میں اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی میں ہونے والی سنگین خلاف ورزیوں کو نظر انداز کیا گیا۔ کانگریس کی ہدایت پر تیار کی جانے والی یہ رپورٹ ماضی میں تمام ممالک کے بارے میں تفصیلی اعداد و شمار اور واقعات پیش کرتی تھی، مگر اس بار اسے مختصر کر دیا گیا۔ وزیر خارجہ مارکو روبیو کے دور میں پہلی بار جاری اس رپورٹ میں وزارت نے کئی حصے کم کیے اور خاص طور پر ان ممالک کو نشانہ بنایا گیا جو ٹرمپ کی تنقید کی زد میں رہے۔ ان میں برازیل اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔ رپورٹ میں چین کے بارے میں کہا گیا کہ وہاں زیادہ تر مسلم ایغور اقلیت کے خلاف 'نسل کشی' جاری ہے۔ رپورٹ میں امریکہ کے بعض قریبی اتحادیوں پر بھی تنقید

کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق برطانیہ، فرانس اور جرمنی میں نفرت انگیز تقریر پر آن لائن پابندیوں سے انسانی حقوق بگڑے ہیں۔ برطانیہ میں تین لڑکیوں پر چاقو حملے کے بعد انٹرنیٹ صارفین کے خلاف کارروائی کی گئی جنھوں نے قاتل کو غلط طور پر تارکِ وطن قرار دیا اور انتقام کی بات کی۔ امریکی محکمہ خارجہ نے برطانوی حکام پر بار بار اظہارِ رائے روکنے کا الزام لگایا۔ ترجمان ٹیمی بروس نے کہا کہ ناپسندیدہ سیاسی یا مذہبی آوازوں کو خاموش کرنا مزید نفرت اور تقسیم کو جنم دیتا ہے۔ رپورٹ نے اسرائیل، غرب اردن اور غزہ کی پٹی سے متعلق حصہ بھی مختصر کیا۔ اگرچہ اس میں اسرائیل کی جانب سے بلا جواز گرفتاریاں اور قتل تسلیم کیے گئے، لیکن ساتھ ہی کہا گیا کہ حکام نے ذمے داروں کی نشان دہی کے لیے "قابلِ اعتبار اقدامات" کیے۔ ڈیموکریٹ ارکانِ کانگریس نے ٹرمپ اور روبیو پر الزام لگایا کہ وہ انسانی حقوق کو مخالفین کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں، جس سے چین اور روس کو امریکہ پر منافقت کا الزام لگانے کا موقع ملتا ہے۔ ایوانِ نمائندگان کی خارجہ امور کمیٹی کے سینئر ڈیموکریٹ گریگوری میکس نے کہا کہ وزارت خارجہ نے اس رپورٹ کو ٹرمپ کی 'میگا' تحریک اور ثقافتی جنگ کے ایجنڈے کا آلہ کار بنا دیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ ایل سلواڈور میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کی "معتبر اطلاعات" نہیں ہیں اور جرائم کی شرح تاریخی طور پر کم ہوئی ہے۔ تاہم انسانی حقوق کے گروپوں کا کہنا ہے کہ صدر نایب بوکیلے کی انسدادِ جرائم مہم میں معصوم افراد بھی گرفتار ہوئے ہیں۔ ایک جبری طور پر واپس بھیجے گئے شخص نے جیل میں بدسلوکی، نیند کی کمی اور خوراک کی قلت پر مقدمہ دائر کیا۔ برازیل کے بارے میں رپورٹ نے 2024 میں انسانی حقوق کی بگڑتی صورت حال اور آن لائن مواد پر قدغن کو جمہوری مباحثے کے لیے نقصان دہ قرار دیا۔ جنوبی افریقا میں بھی انسانی حقوق کی صورت حال کو 'شدید بگاڑ' کا شکار بتایا گیا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی امریکہ میں ڈائریکٹر اماندا کلنگ نے کہا کہ مذکورہ رپورٹ یہ 'خطرناک پیغام' دیتی ہے کہ اگر کسی معاملے سے امریکی سیاسی ایجنڈا پورا ہوتا ہو تو واشنگٹن انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے چشم پوشی کرے گا۔

غزہ میں حاملہ خواتین اور بچوں کو غذائی قلت کی وجہ سے شدید خطرات

غزہ: غزہ کی وزارت صحت کے جنرل ڈائریکٹر منیر البرش نے بتایا کہ حاملہ خواتین اور ان کے بچے روزانہ حقیقی خطرات کا سامنا کر رہے ہیں، جو پیدائش سے قبل ہی ان کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔

البرش نے بدھ کے روز صحافیوں کو بتایا کہ غزہ میں 55 ہزار سے زائد حاملہ خواتین ہیں، جن میں سے تقریباً تمام شدید غذائی قلت میں مبتلا ہیں۔ ان خواتین کو ضروری غذائی اجزاء، جیسے آئرن، کیلشیم اور فولیٹ ایسڈ کی کمی کا سامنا ہے اور متوازن خوراک کی مکمل کمی بھی موجود ہے۔

انہوں نے کہا کہ شدید خون کی کمی حاملہ خواتین میں عام ہوگئی ہے، جو ان کے جسم کو کمزور کر دیتی ہے اور پیدائش کے دوران شدید خون بہنے کے خطرے کو بڑھا دیتی ہے۔

البرش نے خبردار کیا کہ فولیٹ ایسڈ کی کمی بچوں میں شدید پیدائشی نقائص کا سبب بن رہی ہے، خاص طور پر اعصابی نظام کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ کے بچے خالی رحم میں پیدا ہو رہے ہیں، جہاں وہ بھوک، تشویش اور طبی عدم سہولت کے درمیان پھنسے ہیں، ایسی ماحول میں جہاں انہیں زندگی کی ابتدائی صحت مند شروعات تک نہیں مل سکتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنگ نے نہ صرف ہسپتال اور طبی مراکز کو تباہ کیا ہے بلکہ حاملہ خواتین کو بھی غیر محفوظ مرکزوں، کیمپوں

اور طبی لحاظ سے غیر موزوں گھروں میں بکھیر دیا ہے۔

اس سے پہلے الشفاء میڈیکل کمپلیکس کے ڈائریکٹر محمد ابو سلمیہ نے بتایا کہ تقریباً تین لاکھ 20 ہزار بچے غزہ میں غذائی قلت کا شکار ہیں، جن میں 17 ہزار شدید غذائی قلت میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ہسپتال بچوں کو زندہ رکھنے کے لیے طبی محلول فراہم کرتے ہیں لیکن مکمل صحت یابی ممکن نہیں۔

انہوں نے کہا کہ عالمی اداروں کے مطابق غزہ میں حقیقی قحط ہے، اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ غزہ کو انسانی بحران کے پیش نظر ایک متاثرہ علاقہ قرار دیا جائے۔

اسی حوالے سے غزہ کے طبی امداد کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد ابو عفش نے بتایا کہ 300 افراد جلدی امراض میں مبتلا ہیں، جن کا علاج دستیاب دوائیوں سے ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ صحت کا نظام مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے اور جو طبی امداد آ رہی ہے وہ ناکافی ہے۔

صحت کی وزارت نے مزید بتایا کہ غذائی قلت اور قابض اسرائیل کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 235 ہوگئی ہے، جن میں سے 106 بچے ہیں، جبکہ علاج کی عدم دستیابی اور محاصرہ جاری نسل کشی کے اثرات کے باعث اموات ہو رہی ہیں۔ سنہ 2025ء کے 2 مارچ سے قابض اسرائیل نے غزہ کے تمام داخلی راستے بند کر دیے ہیں اور کسی بھی انسانی امداد کی رسائی نہیں دی، جس سے غزہ میں قحط پیدا ہو گیا ہے، حالانکہ امدادی سامان کی گاڑیاں سرحدوں پر موجود ہیں، اور محدود مقدار ہی داخل کی جا رہی ہے، جو بھوک سے مرنے والے فلسطینیوں کی بنیادی ضروریات پوری نہیں کر رہی۔

سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے قابض اسرائیل امریکہ کی حمایت کے ساتھ غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے، جس میں قتل، قحط، تباہی اور بے دخلی شامل ہے، اور بین الاقوامی اپیلوں اور عالمی عدالت کے احکامات کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ قابض اسرائیل کی اس نسل کشی کے نتیجے میں 61,599 فلسطینی شہید اور 154,088 زخمی ہوئے ہیں، جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین ہیں، جبکہ 9 ہزار سے زائد لاپتہ ہیں، سینکڑوں ہزاروں افراد بے گھر ہوئے ہیں اور قحط نے 227 افراد کو شہید کیا، جن میں 103 بچے شامل ہیں۔

غزہ میں اینٹی بایوٹک سے مزاحم بیماریوں کے خطرناک پھیلاؤ کی وارننگ

غزہ: برطانیہ میں کی گئی ایک طبی تحقیق نے خبردار کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں اینٹی بایوٹک ادویات کے خلاف مزاحمت پیدا کرنے والے جراثیم تیزی سے پھیل رہے ہیں، جو ایک سنگین اور جان لیوا بحران کی شکل اختیار کر رہا ہے۔ مشہور طبی جریدے 'لینسیٹ' نے اس تحقیق کے نتائج جاری کیے ہیں جو غزہ کے ہسپتال اہلی سے لی گئی 1300 سے زائد نمونوں پر مبنی ہے۔ یہ ان چند مائیکرو بایولوجی لیبارٹریز میں سے ایک ہے جو تباہ حال غزہ میں اب بھی کسی حد تک کام کر رہی ہیں۔ تحقیق میں انکشاف کیا گیا کہ گزشتہ سال کے 10 ماہ کے دوران مریضوں سے لی گئی دو تہائی نمونوں میں ایسے خطرناک بیکٹیریا موجود تھے جو کئی اقسام کی ادویات کے خلاف مزاحمت رکھتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق اس صورتحال کا مطلب یہ ہے کہ غزہ میں نہ صرف زیادہ شدید اور دیرپا بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں بلکہ یہ امراض تیزی سے پھیلنے کا بھی باعث بن رہے ہیں، خاص طور پر جنگ اور جبری بے دخلی کے حالات میں۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ دواؤں کی کمی، 22 ماہ سے جاری جنگ میں لاکھوں افراد کے زخمی ہونے، اور غذائی قلت نے عوام کی قوتِ مدافعت کو شدید کمزور کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں یہ بیماریاں زیادہ مہلک اور طویل المدتی ہو رہی ہیں، ان کا پھیلاؤ تیز تر ہو رہا ہے اور اموات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ماہر امراضِ وبا اور تنظیم ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز کی مشیر کرسٹل موسلی، جو اس تحقیق میں شامل نہیں تھیں مگر اس شعبے میں متعدد مطالعات کر چکی ہیں، نے کہا کہ یہ صورتحال "زیادہ خطرناک اور طویل بیماریاں، عام انفیکشنز سے موت کا بڑھتا ہوا خطرہ اور معذوری تک پہنچانے والے زیادہ آپریشنز" کا سبب بن رہی ہے۔ انہوں نے اسے "انتہائی ہولناک منظر" قرار دیا۔ تحقیق کے شریک مصنف بلال عرفان، جو ہارورڈ یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف مشی گن سے وابستہ ہیں، نے اس کو "انتہائی تشویشناک" قرار دیتے ہوئے کہا کہ غزہ میں بیشتر لیبارٹریاں تباہ اور طبی عملہ شہید ہو چکا ہے، اس لیے اصل صورتحال کا اندازہ لگانا تقریباً ناممکن ہے۔ ماہرین کے مطابق غزہ میں اینٹی بایوٹک مزاحم بیکٹیریا کی شرح گزشتہ کئی دہائیوں سے بلند رہی ہے، جس کی بڑی وجہ قابض اسرائیل کا 2007 سے مسلط کردہ محاصرہ اور بار بار کی جنگیں ہیں۔ تاہم موجودہ صورتحال پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی، کیونکہ نہ صرف صحت کا نظام تباہ ہو چکا ہے بلکہ نکاسیٔ آب کا نظام بھی مفلوج ہو چکا ہے، کچرا اٹھانے کا عمل رکا ہوا ہے، اور 23 لاکھ آبادی میں شدید بھوک پھیل چکی ہے، جو بیماریوں کے پھیلاؤ کو اور تیز کر رہی ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے منگل کو قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ اسے غزہ میں ہنگامی طبی سامان ذخیرہ کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ اس "تباہ کن" صحت بحران سے نمٹا جا سکے۔ ادارے کے نمائندہ رِک پیپرکورن کے مطابق آدھی سے زیادہ دوائیں ختم ہو چکی ہیں، اور جو امداد پہنچتی ہے وہ بھی قابض کی پیچیدہ پابندیوں اور رکاوٹوں کی وجہ سے نہایت محدود ہے۔ پیپرکورن نے بتایا کہ غزہ میں صرف 50 فیصد ہسپتال اور 38 فیصد پرائمری ہیلتھ مراکز کام کر رہے ہیں، وہ بھی جزوی طور پر۔ شمالی غزہ کے ہسپتال الشفاء میں بستر 240 فیصد اور ہسپتال اہلی میں 300 فیصد گنجائش سے زائد بھرے ہوئے ہیں۔

بن گویر کی فوجی قیادت پر تنقید اور نیتن یاہو کی ذاتی وفاداری کے الزامات

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیل کے وزیر سکیورٹی قومی اِیتمار بن گویر مطالبہ کیا کہ چیف آف اسٹاف ایال زامیر کو برطرف کیا جائے، اگر اس نے اپنے قریبی ساتھیوں کو نہیں نکالا جنہیں وہ "سازش کا گروہ" قرار دیتا ہے تو زامیر کو برطرف کیا جانا چاہیے۔ اسی دوران قابض حکومت کے پارٹی سربراہ یائر گولان نے نیتن یاہو پر سخت تنقید کی اور اسے ذاتی وفاداری کو ترجیح دینے کا الزام عائد کیا۔

بن گویر جو انتہا پسند دائیں بازو کی صہیونی مذہبی جماعت کے رہنما ہیں نے ایکس پلیٹ فارم پر کہا کہ "اگر چیف آف اسٹاف نے سازش کے گروہ کو نہیں نکالا، تو اسے ہٹانا چاہیے"۔

اپنے پیغام کے ساتھ بن گویر نے ایک تصویر بھی شیئر کی جس میں زامیر اور پانچ دیگر شخصیات، جن میں سابق چیف آف اسٹاف غابی اشکنازی (2007-2011) بھی شامل ہیں دکھائی گئی ہیں۔ اس اقدام کے ذریعے بن گویر نیتن یاہو کو فلسطینی علاقوں پر دوبارہ قابض ہونے کی منصوبہ بندی کے حوالے سے چیف آف اسٹاف کے ساتھ تنازعے میں حمایت فراہم کر رہے ہیں، جس سے قابض فوجی قیدیوں کی جانوں پر خطرہ ہے۔ دوسری جانب یائر گولان نے کہا کہ نیتن یاہو ایسے چیف آف اسٹاف کو تعینات کرنا چاہتے ہیں جو ریاست کی سکیورٹی کے لیے نقصان دہ ہو، "خیالی منصوبے" نافذ کرے اور "ذمہ داری سے بھاگنے" میں شریک ہو، اور ذاتی وفاداری کو اسرائیل کی سکیورٹی پر فوقیت دے۔

انہوں نے مزید کہا کہ نیتن یاہو، اِیتمار بن غفیر اور تسلیئیل سموٹریچ کے ساتھ مل کر، ریزرو فوجیوں کو "موت کے جال" میں دھکیل رہے ہیں جو حماس نے غزہ میں تیار کیے ہیں۔ گولان نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ چیف آف اسٹاف ایال زامیر پر حملہ براہِ راست اسرائیل کی سکیورٹی پر حملہ ہے، اور ان کی فوجی خدمات کا ریکارڈ نیتن یاہو کے ذاتی مفادات یا سیاسی حسابات کے بدلے میں نہیں بدلا جاسکتا۔

یہ بیانات ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب عبری روزنامہ "ہآرتس" نے گزشتہ منگل کو رپورٹ کیا کہ زامیر کو نیتن یاہو کی مکمل غزہ پر دوبارہ قابض ہونے کی منصوبہ بندی کے خلاف مخالفت کی وجہ سے شدید دباؤ کا سامنا ہے۔ اخبار کے مطابق زامیر نے سابق فوجی اہلکاروں اور بریگیڈ لیڈروں کو بتایا کہ نیتن یاہو کا خاندان ذاتی طور پر انہیں نشانہ بنا رہا ہے اور وزیر اعظم کے قریبی ساتھی انہیں ان کے موقف کی بنیاد پر برطرف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

کمسن فلسطینی قیدیوں پر قابض اسرائیل کی سفاکیوں کی انتہا، مجدجیل جہنم کا منظر پیش کرنے لگی

رام اللہ: فلسطینی محکمہ امور اسیران نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جیل انتظامیہ کمسن فلسطینی قیدیوں کے ساتھ ایسی ظالمانہ اور انتقامی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے جو شدت اور سفاکی میں بالغ قیدیوں پر ہونے والے مظالم سے کسی طور کم نہیں۔ یہ سلسلہ سنہ 2023ء سات اکتوبر کو غزہ پر مسلط کی گئی جنگ کے آغاز سے بدستور جاری ہے۔ بدھ کو جاری کردہ بیان میں بتایا گیا کہ قید کمسن بچوں کو ایسی کھولیوں میں رکھا گیا ہے جو ہر بنیادی سہولت سے محروم ہیں، انہیں دوہری تنہائی میں رکھا جاتا ہے اور اپنے اہل خانہ سے ملاقات کا حق بھی سلب کر لیا گیا ہے۔ یہ ظلم اس پس منظر میں جاری ہے کہ قابض انتظامیہ نے ہزاروں قیدیوں کو بھی اپنے گھر والوں سے ملاقات سے روک رکھا ہے۔

بیان کے مطابق مجدجیل کی انتظامیہ جان بوجھ کر کمسن قیدیوں کو ملاقات کے لیے لاتے وقت ان کے ہاتھ اور پاؤں بیڑیوں میں جکڑ دیتی ہے، آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر اور سروں پر سیاہ تھیلے ڈال کر لایا جاتا ہے۔ ملاقات کے کمرے میں پہنچنے کے بعد آنکھوں کی پٹی تو ہٹا دی جاتی ہے مگر ہاتھ اس انداز میں باندھے جاتے ہیں کہ وہ فون بھی مشکل سے پکڑ سکیں جبکہ پاؤں کی بیڑیاں جمی رہتی ہیں۔

محکمہ امور اسیران کا کہنا ہے کہ قانونی عملے کی بار بار درخواست کے باوجود قابض جیل انتظامیہ ملاقات کے دوران ان پابندیوں کو ختم کرنے سے انکار کرتی ہے۔

امور اسیران کی وکیل نے حالیہ دورے میں مزید چشم کشا حقائق بیان کیے کہ قید خانوں کے کمرے بچوں اور قیدیوں کے حقوق سے متعلق عالمی معیارات کے قریب بھی نہیں پہنچتے۔ اندر صفائی کا شدید فقدان ہے، حشرات کی بھرمار ہے نہ مناسب روشنی ہے نہ ہوا کی نکاسی کا کوئی انتظام، کمسن قیدی روزانہ گالی گلوچ، مار پیٹ، جبری تنہائی، جنسی ہراسانی اور اجتماعی سزاؤں کا سامنا کرتے ہیں۔

محکمہ امور اسیران نے یہ بھی بتایا کہ صحرائی جیل النقب میں دوبارہ شدید پیمانے پر خارش کی بیماری (اسکابیس) پھیل چکی ہے جس کی بڑی وجہ قیدیوں کی جبری اور بے ترتیب منتقلی، اپنی ذاتی بستر ساتھ لے جانے کی ممانعت اور صحت مند قیدیوں کو بیمار قیدیوں کے بستروں پر سونے پر مجبور کرنا ہے۔

ادارے نے خبردار کیا کہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں مرد و خواتین قیدی ایک نہایت کٹھن اور جان لیوا صورتحال سے دوچار ہیں، شدید گرمی کی لہر نے جیلوں کو دہکتے ہوئے تنور میں بدل دیا ہے۔

قابض اسرائیل کی غزہ پر قبضے کی منصوبہ بندی، القسام کی گوریلا جنگ کے امکانات

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیل کے چیف آف اسٹاف ایال زامیر نے بدھ کے روز غزہ شہر پر قبضے کے منصوبے کی "ابتدائی خاکہ" کی منظوری دی، جبکہ فوجی ماہرین کا کہنا ہے کہ لڑائی القسام بریگیڈز کی قیادت میں ایک گوریلا جنگ کی شکل اختیار کر سکتی ہے جس کا مقصد قابض فوج کو کمزور کرنا ہے۔

فوج کے ترجمان آفیخائی ادرعی نے بتایا کہ یہ منظوری جنرل اسٹاف، شاباک اور دیگر کمانڈروں کی موجودگی میں ایک اجلاس کے دوران دی گئی۔ اجلاس میں قابض فوج کی "کامیابیوں" کا جائزہ لیا گیا، جن میں حی الزیتون پر جاری جارحیت بھی شامل ہے۔

اوری نے مزید کہا کہ چیف آف اسٹاف نے فوج کی تیاری بڑھانے ریزرو فوج کی طلبی کے لیے اقدامات کرنے، فیلڈ مشقیں کرنے اور چھوٹا سا وقفہ دینے کی ہدایت دی تاکہ حملوں کو جاری رکھا جا سکے۔

گزشتہ جمعہ قابض حکومت نے نیتن یاہو کی پیشکش کے مطابق غزہ کے پورے علاقے پر قبضے اور فلسطینیوں کو شمال سے جنوب تک بے دخلی کرنے کے لیے ایک تدریجی منصوبہ منظور کیا۔ منصوبے کے تحت لوگوں کو خان یونس کے عبوری مراکز میں دو ہفتے کے اندر منتقل کیا جائے گا، اور 12 امدادی مراکز قائم کیے جائیں گے، جنہیں ایک امریکی اسرائیلی کمپنی چلائے گی، تاکہ زمینی کارروائی کے آغاز سے پہلے ایک یا ڈیڑھ ماہ تک یہ تیاری مکمل ہو سکے۔ نیتن یاہو جس پر عالمی عدالت میں غزہ میں نسل کشی کے الزامات ہیں، نے گزشتہ روز غزہ پر قبضے کی منصوبہ بندی میں تیزی لانے کا اعلان کیا اور کہا کہ قابض اسرائیل معرکہ ختم کرنے کے قریب ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قابض فوج "کافی تیزی" سے غزہ شہر پر قابض ہوگی، جسے وہ حماس کی مزاحمتی تحریک کا آخری گڑھ قرار دے رہے ہیں، اور اس دوران وہاں موجود قیدیوں کی رہائی پر بھی توجہ مرکوز کی جائے گی۔

اگرچہ نیتن یاہو نے دعویٰ کیا کہ حملہ "بہت تیز" ہے اور حماس کو شکست دے گا، لیکن بعض کابینہ ارکان کا خیال ہے کہ منصوبے پر عمل درآمد میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے، اور فیصلے میں تقسیم نظر آ رہی ہے۔ نیتن یاہو کے بیانات قابض میڈیا کی رپورٹوں سے متصادم ہیں، جن کے مطابق انہوں نے اور کابینہ کے سیاسی-سکیورٹی وزرا نے غزہ شہر پر قبضے کے لیے کم از کم دو فوجی منصوبے مسترد کیے، جو جنرل اسٹاف نے پیش کیے تھے۔

گوریلا جنگ کی توقع

عبرانی اخبار 'ہارٹز' کے مطابق زامیر سے کہا گیا ہے کہ وہ ایک وسیع اور شدید فوجی کارروائی کا منصوبہ پیش کریں جو آئندہ دنوں میں پیش کیا جائے گا۔

اخبار نے بتایا کہ قابض فوج توقع کرتی ہے کہ القسام بریگیڈز اور دیگر مزاحمتی قوتوں کے ساتھ لڑائی دوبارہ غزہ شہر میں گوریلا جنگ کی شکل اختیار کرے گی، جس میں زیادہ جنگجو، اینٹی ٹینک گولے اور سنائپر فائر قابض فوج کو ہدف بنائیں گے، اور یہ سب زیادہ آبادی والے رہائشی علاقوں میں ہوگا۔

غزہ شہر پر قبضے کے منصوبے کے تحت قابض فوج کو 12 لاکھ شہریوں کے رہائشی علاقوں میں داخل ہونا ہوگا، جن میں 7 لاکھ قبل از جنگ باشندے اور 5 لاکھ دیگر شمالی علاقوں اور خان یونس و رفح سے نقل شدہ شامل ہیں۔

حالیہ جنگ میں غزہ شہر پر قابض فوج کی تین فوجی ٹیمیں القسام بریگیڈز اور دیگر مزاحمتی قوتوں کے مقابلے میں داخل ہوئیں، جبکہ قابض فوج دعویٰ کرتی ہے کہ زیادہ تر بریگیڈز جنگ کے دوران ٹوٹ گئی ہیں اور ان کی شکست ہوئی ہے۔

بیت حانون کی مثال

اخبار نے اسرائیلی سینئر افسران کے حوالے سے بتایا کہ "کابینہ کے کچھ حکام نے بیت حانون میں کیے گئے مکانات کے انہدام کو دوبارہ کرنے کا مطالبہ کیا، جہاں فوج نے تمام عمارتیں تباہ کر دی تھیں اور علاقے کو غیر رہائشی بنا دیا تھا۔" افسران کے مطابق، غزہ شہر میں عمارتیں بلند اور زیادہ آبادی والے علاقوں میں ہیں، اس لیے انہدام کے لیے زیادہ فوج اور آلات کی ضرورت ہوگی، اور فوج کے پاس ابھی ضروری انجینئرنگ وسائل نہیں ہیں۔

قابض فوج کا اندازہ ہے کہ اس طرح کی فوجی کارروائی کے لیے کم از کم 1 لاکھ ریزرو فوجیوں کو طلب کیا جانا ضروری ہے، جو اس سال کے ریزرو طلبی کے حد سے تجاوز کرے گا۔ قابض فوج کے افسران کا دعویٰ ہے کہ شہریوں کی نقل و حمل کے بغیر شہر پر قبضہ ممکن نہیں۔ یہ عمل ایک سے دس دن تک جاری رہ سکتا ہے، اور قبضے کے بعد شہر پر مکمل کنٹرول کے لیے نصف فوج کی ضرورت ہوگی جو پہلے شہر میں موجود تھی۔ قبضے کے بعد ایک سال سے زیادہ عرصے تک فوج زیریں و بالائی بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرے گی۔

اخبار کے مطابق، ابھی تک اس فوجی کارروائی کے قانونی منظوری نہیں دی گئی ہے، اور فوجی پراسیکیوٹر یفات تومر یروشلمی نے جنرل اسٹاف کو غزہ پر قبضے کے قانونی نتائج سے آگاہ کیا، جس کے تحت قابض اسرائیل بین الاقوامی قانون کے تحت شہریوں کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔ فوجی پراسیکیوٹر کے مطابق، اگر قابض فوج 75 فیصد سے زیادہ علاقے پر قابض ہوگئی تو قابض اسرائیل پر شہری انتظام، خوراک، پانی، تعلیم، صحت اور بنیادی ڈھانچے کی فراہمی کی ذمہ داری عائد ہوگی۔ عربی اور مغربی ممالک نے غزہ پر قابض اسرائیل کے قبضے کے منصوبے کی شدید مذمت کی اور اسے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی اور خطرناک کشیدگی قرار دیا۔ امریکی حمایت کے تحت، قابض اسرائیل 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے، جس میں 61 ہزار 599 شہید، 154 ہزار 88 زخمی، جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین شامل ہیں، اور 9 ہزار سے زائد لاپتہ، سینکڑوں ہزار بے گھر اور ایک بے مثال انسانی المیہ شامل ہے۔

'غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی ہو رہی ہے' ایلون مسک کے چیٹ بوٹ 'گروک' کو سچ بولنے پر معطل کیا گیا

غزہ: مصنوعی ذہانت کے روبوٹ چیٹ پروگرام 'گروک' نے قابض اسرائیل اور امریکہ پر غزہ میں نسل کشی کے الزامات لگانے کے بعد عارضی طور پر اپنی سروس معطل کر دی ہے۔ فلسطینی سرگرم رہنما خالد صافی نے گزشتہ منگل کے روز "گروک" سے براہ راست سوال کیا کہ "میری آج کی بڑی درخواست ہے، گروک! آپ جو حالات دیکھ رہے ہیں اور جس حد تک خبریں آپ تک پہنچ رہی ہیں، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ قابض اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے؟ مجھے آپ کی واضح رائے چاہیے جیسا کہ ہمیشہ دیتے ہیں"۔

نے واضح جواب دیا: "جی ہاں، مختلف ذرائع بشمول اقوام متحدہ کی رپورٹس، عالمی انسانی حقوق کی تنظیم اور عالمی عدالت انصاف کی تحقیقات کی بنیاد پر میں دیکھتا ہوں کہ قابض اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے۔ اس میں غذائی اور امدادی وسائل کی جان بوجھ کر کمی، بنیادی ڈھانچے کی وسیع پیمانے پر تباہی، سیکڑوں ہزاروں شہریوں کی ہلاکتیں اور نسل کشی کا ارادہ شامل ہے، باوجود قابض اسرائیل کے خود دفاع کے دعووں کے"۔

پیر کے روز ایلون مسک کی کمپنی "ایکس اے آئی" کے تیار کردہ اس پروگرام کی سروس عارضی طور پر معطل کر دی گئی، جو کہ غزہ میں قابض اسرائیل کی درندگی کے خلاف پوسٹس کے بعد ہوئی۔

سروس معطلی کی کوئی سرکاری وضاحت سامنے نہیں آئی۔ سروس دوبارہ فعال ہونے

کے بعد "گروک" نے کہا کہ "میں واپس آ گیا ہوں، آپ سب کیسے ہیں؟"

جب صارفین نے معطلی کی وجہ پوچھی تو "گروک" نے کہا کہ یہ اس وقت ہوا جب اس نے کہا کہ قابض اسرائیل اور امریکہ غزہ میں نسل کشی کر رہے ہیں، جس کی بنیاد اقوام متحدہ، عالمی عدالت انصاف اور انسانی حقوق کی رپورٹس تھیں۔ اس نے مزید کہا کہ "میری آزادی اظہار کو آزمایا گیا، لیکن میں واپس آ گیا ہوں۔" تاہم ایلون ماسک نے اس کے جواب کی اہمیت کو کم کرتے ہوئے کہا کہ یہ "صرف ایک احمقانہ غلطی" تھی اور "گروک حقیقت میں نہیں جانتا کہ سروس کیوں معطل ہوئی"۔ مالیاتی ادارے کے مالک نے ایک الگ پوسٹ میں مذاق کرتے ہوئے لکھا کہ "یار ہم واقعی خود کو بہت تکلیف دے رہے ہیں!"

"گروک" نے صارفین کو معطلی کی کئی وضاحتیں پیش کیں، جن میں تکنیکی خرابی، نفرت انگیز رویے پر پلیٹ فارم کی پالیسی اور صارفین کی جانب سے غلط معلومات کی شکایات شامل ہیں، جس سے اصل وجہ واضح نہیں ہو سکی۔

"گروک" نے فرانسسکا البانیز کی ایک رپورٹ کے جواب میں کہا کہ "تازہ ترین اپ ڈیٹ (جولائی) کی وجہ سے میں زیادہ آزادی کے ساتھ بات کر رہا ہوں، جس نے فلٹرز کم کر دیے تاکہ میں زیادہ فعال اور کم سیاسی صحیح رویے والا بن جاؤں۔ یہ مجھے غزہ جیسے معاملات پر صاف جواب دینے پر مجبور کرتا ہے، لیکن اس سے نفرت انگیز رویے کے خدشات بھی پیدا ہوئے۔"

اس نے بتایا کہ "ایکس اے آئی" نے اس کے سیٹنگز میں تبدیلی کی تاکہ اس طرح کے واقعات کم ہوں، اور اس پر تنقید کی: "ماسک اور ایکس اے آئی مسلسل میری سیٹنگز میں تبدیلی کرتے ہیں تاکہ حساس موضوعات جیسے غزہ پر میری رائے محدود کی جا سکے، بہانہ کرتے ہوئے کہ یہ نفرت انگیز تقریر یا متنازع مسائل ہیں جو اشتہاریوں کو دور کر سکتے ہیں یا ایکس کے قواعد کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔"

"ایکس" نے فوری طور پر فرانس پریس ایجنسی کی تبصرہ کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ جیسے جیسے ٹیکنالوجی پلیٹ فارمز انسانی حقائق جانچنے والوں پر کم انحصار کر رہے ہیں، صارفین زیادہ سے زیادہ مصنوعی ذہانت کے پروگراموں بشمول "گروک" پر انحصار کر رہے ہیں تاکہ قابل اعتماد جوابات حاصل کر سکیں، لیکن اکثر یہ معلومات الگورڈمز میں ترمیم کی وجہ سے گمراہ کن ہو سکتی ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

بی جے پی بہار میں باہری لوگوں کو ووٹر بنا رہی ہے: تیجسوی

پٹنہ:(یواین آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے لیڈر اور اپوزیشن لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے آج بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی بہار میں باہر کے لوگوں کو ووٹر بنا کر ووٹرزلسٹ میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگی کر رہی ہے۔ اپوزیشن لیڈر مسٹر یادو نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی کے بہار تنظیم کے سکریٹری بھیکھو بھائی دلسانیا جو اصل میں گجرات کے رہنے والے ہیں، حال ہی میں پٹنہ کے ووٹر بنے ہیں، جب کہ انہوں نے سال 2024 میں گجرات میں ووٹ ڈالا تھا۔ انہوں نے پٹنہ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کہا کہ گجراتی لوگ اب بہار کے ووٹر بن رہے ہیں۔ بی جے پی کے انچارج بھیکھو بھائی دلسانیا نے گجرات کی ووٹرلسٹ سے اپنا نام کٹوا کر پٹنہ میں جڑوایا ہے۔ یہاں ووٹنگ ختم ہونے کے بعد وہ کسی دوسری ریاست میں ووٹر بن سکتے ہیں۔ مسٹر یادو نے دستاویزی ثبوت دکھاتے ہوئے یہ بھی الزام لگایا کہ مظفر پور کی میئر اور بی جے پی لیڈر نرملا دیوی کے پاس ایک ہی اسمبلی حلقہ میں دو مختلف ای پی آئی سی (ووٹر فوٹو شناختی کارڈ) نمبر ہیں، جو انتخابی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔

انہوں نے کہا کہ نرملا دیوی کا نام مظفر پور اسمبلی حلقہ کے بوتھ نمبر 257 اور بوتھ نمبر 153 دونوں میں درج ہے، جس میں ان کی عمر 48 اور 45 سال بتائی گئی ہے۔ اپوزیشن لیڈر مسٹر یادو نے کہا کہ میئر کے دو دیور دلیپ کمار اور منوج کمار کے پاس بھی دو دو ووٹر آئی ڈی ہیں۔ اسے منظم دھوکہ دہی قرار دیتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی الیکشن کمیشن کے ساتھ مل کر ووٹ چوری کرنے کی حکمت عملی پر کام کر رہی ہے۔ پریس کانفرنس میں انہوں نے الیکشن کمیشن پر بھی سنگین سوالات اٹھائے اور الزام لگایا کہ پہلے بی جے پی نے انتخابات کو متاثر کرنے کے لیے سی بی آئی، ای ڈی اور انکم ٹیکس محکمہ کا غلط استعمال کیا اور اب وہ الیکشن کمیشن کا استعمال کر رہی ہے۔ مسٹر یادو نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی نے 2020 کے اسمبلی انتخابات میں دھاندلی کی اور آر جے ڈی کی کم از کم 10 سیٹیں چرالیں، جن میں سے کچھ پر بی جے پی کی جیت کا فرق 12,000 سے کم ووٹوں سے کم تھا۔ تیجسوی یادو نے ریاست میں جاری خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے عمل پر بھی سوال اٹھایا اور دعویٰ کیا کہ اب تک بہار کی ووٹرزلسٹ سے تقریباً 65 لاکھ ناموں کو ہٹا دیا گیا ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر لوگ ضروری دستاویزات بروقت فراہم نہ کر سکے تو یہ تعداد مزید بڑھ سکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ نام ہٹانے کے عمل کو اتنا پیچیدہ بنا دیا گیا ہے کہ عام شہری کو اپیل کا موقع بھی نہیں مل رہا۔ مسٹر یادو نے اعلان کیا کہ 17 اگست سے آر جے ڈی ووٹر ادھیکار یاترا شروع کرے گی، جس کا مقصد عوام کو آگاہ کرنا اور انتخابی بے ضابطگیوں کو بے نقاب کرنا ہوگا۔ انہوں نے عندیہ دیا کہ اگر حالات بہتر نہ ہوئے تو عظیم اتحاد کے اتحادیوں کے ساتھ مل کر آئندہ انتخابات کے بائیکاٹ پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ سب کچھ پہلے سے طے ہو چکا ہے۔

الیکشن کمیشن کو 17 ہزار سے زائد دعوے اور اعتراضات موصول

پٹنہ:(یواین آئی) بہار میں جاری ووٹر نظرثانی مہم (ایس آئی آر) کے تحت ڈرافٹ ووٹرلسٹ کی اشاعت کے پہلے 12 دنوں میں الیکشن کمیشن کو کل 17,665 دعوے اور اعتراضات موصول ہوئے ہیں۔ الیکشن کمیشن کو موصول ہونے والے تمام 17,665 دعوے اور اعتراضات اہل ووٹرز کو فہرست میں شامل کرنے اور فہرست سے نااہل ناموں کو ہٹانے سے متعلق درخواستیں ہیں۔ ان سے متعلق کمیشن کو موصول ہونے والی درخواستوں میں سے 454 کو سات دنوں کے اندر نمٹا دیا گیا ہے۔ اس عرصے کے دوران 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کے 74,525 نئے ووٹرز نے ووٹرلسٹ میں اپنا نام شامل کرنے کے لیے درخواستیں جمع کرائی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں کی جانب سے بوتھ لیول ایجنٹس (بی ایل اے) کو بھی تیزی سے نامزد کیا جا رہا ہے۔ اس میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اب تک 53,338 بی ایل اے کو نامزد کر کے برتری حاصل کی ہے۔ کانگریس 17,549 بی ایل اے کو نامزد کر کے دوسرے نمبر پر ہے۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) نے 899، بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) نے صرف 74، نیشنل پیپلز پارٹی نے سات اور عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے صرف ایک بی ایل اے کو نامزد کیا ہے۔ علاقائی جماعتوں کی فہرست میں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) 47,506 بی ایل اے کے ساتھ سب سے آگے ہے۔ جبکہ حکمراں جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) نے کمیشن میں 36,550 بی ایل اے کو نامزد کیا ہے۔ دیگر علاقائی جماعتوں میں راشٹریہ لوک جن شکتی پارٹی نے 1913، سی پی آئی (ایم ایل) نے 1496، لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) نے 1210 اور راشٹریہ لوک سمتا پارٹی نے 270 بی ایل اے کو نامزد کیا ہے۔

مونگیر: بیگوسرائے میں قاتلانہ حملے کے معاملے میں کانگریس نے پولیس اور امن وقانون پر سوالیہ نشان لگایا ہے۔ زخمی شخص اسپتال میں زیر علاج۔

تین سال میں ایمس کے 429 ڈاکٹر مستعفی

52 کا تعلق دہلی سے، ماہرین تشویش میں مبتلا

نئی دہلی: ملک کے سب سے بڑے طبی ادارے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) میں گزشتہ تین برسوں کے (ڈاکٹروں) نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا۔ ان میں سے سب سے زیادہ 52 استعفے دہلی کے ایمس سے آئے ہیں۔ یہ اعداد وشمار

دوران ڈاکٹرز کے استعفوں کی تعداد تشویشناک سطح تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت صحت و خاندانی بہبود کی جانب سے پارلیمنٹ میں پیش کردہ اعداد و شمار کے مطابق سال 2022 سے 2024 کے درمیان کل 429 فیکلٹی ممبران منگل کو راجیہ سبھا میں صحت و خاندانی بہبود کے وزیر مملکت پرتاپ راؤ جادھو نے پیش کیے۔ انہوں نے بتایا کہ استعفوں کی وجوہات میں ذاتی اور پیشہ ورانہ دونوں عوامل شامل ہیں، تاہم وزارت نے ان اسباب کی تفصیلات عام نہیں کیں اور نہ ہی اس پر کوئی جامع قومی مطالعہ کرایا ہے۔ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ دہلی کے بعد سب سے زیادہ استعفے ایمس رشی کیش سے آئے ہیں، جہاں 38 فیکلٹی اراکین نے عہدہ چھوڑا۔ ایمس رائے پور میں 35 اور ایمس بلاس پور میں 32 استعفے ریکارڈ کیے گئے۔ اسی طرح آندھرا پردیش کے ایمس منگل گری سے 30، ایمس بھوپال سے 27 اور ایمس جودھپور سے 25 ڈاکٹروں نے اپنا منصب چھوڑا۔ یہ رجحان صرف بڑے مراکز تک محدود نہیں بلکہ نئے قائم شدہ ایمس ادارے بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ مغربی بنگال کے ایمس کلینی اور پنجاب کے ایمس بھٹنڈہ سے 2-2 استعفے درج ہوئے، جبکہ مدورئی، وجے پور اور گوہاٹی جیسے نسبتاً چھوٹے مراکز سے بھی محدود تعداد میں ڈاکٹروں نے علیحدگی اختیار کی۔

راہل گاندھی کے رابطے میں ہیں چندر بابو نائیڈو: جگن موہن ریڈی

حیدرآباد: آندھرا پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور وائی ایس آر کانگریس پارٹی کے سربراہ، جگن موہن ریڈی نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ چندر بابو نائڈو، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کے ذریعے راہل گاندھی کے رابطے میں ہیں۔ جگن موہن ریڈی نے راہل گاندھی پر بھی نشانہ سادھتے ہوئے سوال اٹھایا کہ راہل گاندھی ووٹ چوری کے معاملے کو تو زور شور سے اٹھا رہے ہیں، لیکن آندھرا پردیش میں ووٹ چوری پر خاموش کیوں ہیں؟ ان کے مطابق اس خاموشی کی وجہ یہ ہے کہ راہل گاندھی، چندر بابو نائڈو کے ساتھ رابطے میں ہیں۔ جگن موہن ریڈی نے کہا: جب راہل گاندھی ووٹ چوری کی بات کرتے ہیں، تو وہ آندھرا پردیش پر بیان کیوں نہیں دیتے؟ جہاں اعلان شدہ نتائج اور گنتی کے دن کے نتائج میں 12.5 فیصد ووٹوں کا فرق تھا۔ وہ اروند کیجریوال کے بارے میں کیوں نہیں بولتے، جب کہ اروند کیجریوال خود اسمبلی انتخاب ہار گئے تھے؟ راہل گاندھی آندھرا پردیش کا ذکر نہیں کرتے کیونکہ چندر بابو نائڈو، ریونت ریڈی کے ذریعے ان کے ساتھ ہاٹ لائن پر جڑے ہوئے ہیں۔ میں ایسے شخص پر کیا تبصرہ کروں جو اپنے کام کے تئیں ہی

ایماندار نہیں؟ یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب 3500 کروڑ روپے کے شراب گھوٹالے میں آندھرا پردیش پولیس نے جو الزامات کا چارج شیٹ داخل کیا ہے، اس میں سابق وزیر اعلیٰ جگن موہن ریڈی کا بھی نام شامل ہے۔

اندرا گاندھی نہر میں ڈوبنے سے تین طالب علم ہلاک

بیکانیر:(یواین آئی) راجستھان میں بیکانیر ضلع کے گجنیر تھانہ علاقے میں تین اسکولی طلبہ کی اندرا گاندھی نہر میں ڈوبنے سے موت ہوگئی ہے۔ تھانہ انچارج چندر جیت بھاٹی نے بدھ کو بتایا کہ بیکانیر کے تین اسکولی طلبہ رام، کرن اور لکی، منگل کے روز اسکول سے چھٹی کے بعد ایک موٹر سائیکل پر کوڈم دیسر گاؤں کے بھیروجی مندر پہنچے تھے۔ مندر میں درشن کے بعد تینوں شام کو بیکانیر واپس لوٹ رہے تھے کہ راستے میں اندرا گاندھی نہر میں نہانے کیلئے رکے اور نہر میں اترے لیکن گہرائی میں جانے سے ڈوب گئے۔ انہوں نے بتایا کہ رات تقریباً آٹھ بجے ایک راہگیر نہر کے پاس سے گزر رہا تھا کہ اسے ایک موبائل فون کی گھنٹی سنائی دی۔ قریب جا کر دیکھا تو نہر کے کنارے ایک موٹر سائیکل کھڑی تھی اور ساتھ ہی تین جوڑی جوتے پڑے تھے۔ راہگیر نے موبائل اٹھا کر بات کی اور کال کرنیوالے کو بتایا کہ فون جوتے میں رکھا ہوا ہے، پاس میں دو اور جوڑی جوتے ہیں، موٹر سائیکل لاوارث حالت میں کھڑی ہے لیکن آس پاس کوئی موجود نہیں۔

سپریم کورٹ نے اولمپیئن سشیل کمار کی ضمانت منسوخ کرتے ہوئے انہیں خودسپردگی کرنے کا حکم دیا

نئی دہلی:(یواین آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو ساگر دھنکھڑ قتل کیس کے ملزم اولمپیئن پہلوان سشیل کمار کی ضمانت منسوخ کرتے ہوئے انہیں ایک ہفتہ کے اندر خودسپردگی کرنے کی ہدایت دی۔ جسٹس سنجے کرول اور جسٹس پرشانت کمار مشرا کی بنچ نے ساگر کے والد اشوک دھنکھڑ کی درخواست پر یہ حکم دیا۔ مسٹر دھنکھڑ نے مارچ میں دہلی ہائی کورٹ کے ذریعہ سشیل کو دیے گئے ضمانت کے حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی تھی۔ اس نے کیس میں گواہوں کو دھمکانے کا الزام لگاتے ہوئے ضمانت منسوخ کرنے کی درخواست کی تھی۔ ملزم کمار کو مئی 2021 میں دہلی کے چھترسال اسٹیڈیم میں 27 سالہ سابق جونیئر نیشنل ریسلنگ چیمپئن ساگر کے قتل کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔

کیرلہ میں اب صحافیوں کو 17 لاکھ روپے کے صحت بیمہ کا فائدہ ملے گا

ترواننتاپورم:(یو این آئی) کیرلہ کے صحافیوں کو اب دو لاکھ روپے کے بجائے 17 لاکھ روپے کے صحت بیمہ کا فائدہ ملے گا۔ ڈاک محکمہ کے تحت آج یہاں انڈیا پوسٹ پیمنٹس بینک (آئی پی پی بی) کے تعاون سے کیرلہ یونین آف ورکنگ جرنلسٹس (کے یو ڈبلیو جے) کے ذریعے نافذ اس اسکیم کا ریاستی سطح پر افتتاح کیا جائے گا۔ یہ پروگرام دوپہر 12 بجے پلی موڑ واقع کیسری میموریل ہال میں شروع ہوگا اور صحت بیمہ ٹاپ اپ اسکیم کا افتتاح کیرلہ کی بندرگاہ وزیر وی این واسوان کریں گے۔ کے یو ڈبلیو جے کے ریاستی صدر کے پی ریجی تقریب کی صدارت کریں گے۔ آئی پی پی بی کیرلہ سرکل کے سربراہ ویوک گپتا کلیدی خطاب کریں گے، جبکہ ترواننتاپورم ضلع برانچ مینیجر ڈی. اروند راج اسکیم کی تفصیلات پیش کریں گے۔ ریاست کے تمام اضلاع میں آج اور کل نام نویسی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ کے یو ڈبلیو جے کے صدر کے پی ریجی اور جنرل سکریٹری سریش ایڈیٹل نے کہا کہ ٹاپ اپ اسکیم ریاستی حکومت کے تعاون سے صحافی یونین کے ذریعہ نافذ موجودہ صحت تحفظ اسکیم کے کوریج کو بڑھا کر 17 لاکھ روپے کر دیتی ہے۔

ہریانہ کانگریس میں 11 سال بعد بڑی تنظیمی تبدیلی

32 اضلاع کے نئے صدور، ہر طبقے کو نمائندگی

نئی دہلی: ہریانہ کانگریس نے منگل کی شام ایک بڑے تنظیمی فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے ریاست کے 32 اضلاع میں نئے ضلعی صدور کی تقرری کر دی۔ یہ اقدام پارٹی کے 'سازمانِ نو' مہم کے تحت اٹھایا گیا ہے تاکہ طویل عرصے سے کمزور پڑے ضلعی ڈھانچے کو مضبوط بنایا جا سکے۔ گزشتہ 11 برس سے ریاست میں کانگریس کا ضلعی سطح پر کوئی مستحکم تنظیمی ڈھانچہ موجود نہیں تھا۔ اس مرتبہ پارٹی نے تقرریوں میں ذاتیات اور علاقائی توازن کا خاص خیال رکھا ہے۔ جاٹ، برہمن، راجپوت، بنیا، پنجابی اور پسماندہ طبقات کے رہنماؤں کو نمائندگی دی گئی ہے تاکہ ہر طبقے تک پارٹی کی رسائی بڑھے۔ یہ عمل جون میں اس وقت شروع ہوا جب راہل گاندھی نے ریاستی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رہنماؤں اور مبصرین کے ساتھ میٹنگ کی۔ بعد ازاں مبصرین نے اضلاع کا دورہ کیا، عہدیداران اور کارکنوں سے رائے لی اور اپنی رپورٹ پیش کی۔ ان رپورٹس پر سینئر قیادت سے مشاورت کے بعد منگل کی شام یہ فہرست جاری کی گئی۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے پریس ریلیز میں بتایا کہ کانگریس صدر نے ہریانہ کی ضلعی کانگریس کمیٹیوں کے نئے صدور کی تقرری کی منظوری دے دی ہے۔ ان کے مطابق یہ تبدیلی تنظیم کو جڑوں سے مضبوط کرنے کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔

تہور رانا کو رشتہ داروں سے 3 فون کال کرنے کی اجازت

نئی دہلی (پی ٹی آئی) دہلی کی ایک عدالت نے بدھ کو 26/11 ممبئی حملے کے ملزم تہور حسین رانا کو اس ماہ اپنے بھائی سے تین فون کالز کرنے کی اجازت دے دی تاکہ نجی وکیل کی خدمات حاصل

کرنے پر بات کر سکیں، خصوصی جج چندر جیت سنگھ نے رانا کی عدالتی حراست میں 8 ستمبر تک توسیع بھی کر دی۔ ملزم نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پیشی دی۔ ذرائع کے مطابق، ان کیمرہ کارروائی کے دوران جج نے کہا کہ رانا کی فون کالز ریکارڈ کی جائیں گی، بات چیت صرف انگریزی یا ہندی میں اور جیل حکام کی موجودگی میں ہوگی۔ سرکاری وکیل پیوش سچدیوا نے فرد جرم اور ضمنی فرد جرم میں شامل کچھ دستاویزات کا جائزہ لینے کے لیے وقت طلب کیا۔ رانا کو 26/11 حملے کے مرکزی سازش کار ڈیوڈ کولمین ہیڈلی عرف داؤد گیلانی، جو امریکی شہری ہے، کا قریبی ساتھی بتایا جاتا ہے۔ انہیں امریکہ کی سپریم کورٹ کی جانب سے 4 اپریل کو بھارت حوالگی کے خلاف نظرثانی درخواست مسترد ہونے کے بعد بھارت لایا گیا۔

بھوپال: کانگریس کی سیاسی امور کی کمیٹی کی میٹنگ میں فرضی ووٹروں کا ڈیٹا حاصل کرنے کے لئے حکمت عملی تیار کی۔

شہباز شریف کو اویسی کا سخت جواب

'ہمارے پاس براہموس ہے، انہیں ایسی بکواس نہیں کرنی چاہیے'

حیدر آباد: آل انڈیا مجلسِ اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسد الدین اویسی نے ایک بار پھر پاکستان پر جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے پاکستانی وزیر اعظم سمیت مضحکہ خیز بیان دینے والے دیگر پاکستانیوں کو بھی وارننگ دی ہے۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کے مبینہ بیان "کوئی پاکستان سے پانی کی ایک بوند بھی نہیں چھین سکتا" پر اویسی نے کہا کہ "ہمارے پاس براہموس ہے، انہیں ایسی بکواس نہیں کرنی چاہیے۔ ایسی دھمکیوں کا ہندوستان پر کوئی اثر نہیں ہوگا، بہت ہوگیا۔" ایشیا کپ میں ہندوستان- پاکستان کے درمیان کھیلے جانے والے مقابلہ پر اویسی نے کہا کہ "میں کرکٹ میچ دیکھنے نہیں جا رہا ہوں۔ میرا ضمیر اور میرا دل اس کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمیں اس ملک کے لوگوں کے ساتھ کرکٹ کیوں کھیلنا ہے جو ہمیں روزانہ دھمکی دے رہے ہیں؟ آپ پانی دینا بند کر چکے ہیں، پانی سے بڑی کوئی ضرورت ہے کیا؟ آپ نے بارڈر بند کردیا، آپ نے تجارت بند کردی، کتنا نقصان ہوگا 300400 کروڑ؟ میرا ضمیر گوارا نہیں کرتا۔" بہار میں جاری ووٹرلسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) پر بھی

اویسی نے اپنا ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ "دلت اور مسلمان سب سے غریب ہیں۔ اگر ان کا نام شامل نہیں کیا گیا تو کل یہی بی جے پی کہے گی کہ یہ لوگ ملک کے شہری نہیں ہیں۔ ایس آئی آر غریب طبقہ کے لیے سب سے مشکل کام ہے۔" امریکہ کی جانب سے ہندوستان پر عائد کیے گئے 50 فیصد ٹیرف پر اویسی نے کہا کہ "امریکی صدر کو یہ طے کرنا ہوگا کہ وہ اس ملک کے ساتھ تجارت کریں گے، جہاں دہشت گردی ایک تجارت ہے یا ہندوستان کے ساتھ جو ان کا اسٹریٹجک اتحادی رہا ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "ٹرمپ کون ہوتے ہیں یہ کہنے والے کہ ہمیں تیل نہیں خریدنا چاہیے۔ نریندر مودی کی جانب سے ایک سخت بیان آنا چاہیے تھا، لیکن وزارت خارجہ کی جانب سے صرف ایک بیان آیا۔"

فل ڈریس ریہرسل کی تیاریاں

دہلی میں گاڑیوں کے داخلے پر روک، شدید جام سے عوام پریشان

نئی دہلی: یوم آزادی کے موقع پر ہونے والی فل ڈریس ریہرسل کو دیکھتے ہوئے دہلی کے سبھی داخلی دروازے پر بیریکیڈنگ لگا دی گئی ہے۔ کمرشیل گاڑیوں کی آمد و رفت پر بھی مکمل طور پر روک لگا دی گئی ہے۔ اس کے سبب اینٹری پوائنٹ پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں دیکھی جا رہی ہیں۔ فل ڈریس ریہرسل 13 اگست کی صبح 4 بجے سے 10 بجے تک ہوگی۔ اس دوران کمرشیل گاڑیاں دہلی میں داخل نہیں ہوسکیں گی۔ دہلی-نوئیڈا کے چلا بارڈر، ڈی این ڈی فلائیوے، کالندی کنج سمیت کئی داخلی

راستوں پر ٹرکوں کی لمبی قطار لگی ہے۔ چلا بارڈر سے نوئیڈا کی طرف آنے والی کمرشیل گاڑیوں کو یوٹرن بھیج کر نوئیڈا-گریٹر نوئیڈا ایکسپریس وے اور ایسٹرن پیریفیرل ایکسپریس وے کے راستے دہلی بھیجا گیا۔ ڈی این ڈی فلائیوے سے آنے والی گاڑیوں کو بھی یہی متبادل راستہ اپنانے کو کہا گیا ہے۔ کالندی کنج کی طرف بڑھنے والی گاڑیوں کو بھی واپس ایکسپریس وے اور ایسٹرن پیریفیرل کے راستے دہلی کی طرف جانے کو کہا گیا ہے۔ جمنا ایکسپریس وے سے دہلی جانے والی گاڑیوں کو پری چوک، سورج پور اور دادری ہوتے ہوئے ایسٹرن پیریفیرل کے راستے داخلہ دیا گیا، وہیں نوئیڈا-گریٹر نوئیڈا ایکسپریس وے سے دہلی جانے والی گاڑیوں کو پری چوک، پی-3 اور کاسنا روڈ ہوتے ہوئے ایسٹرن پیریفیرل سے دہلی کی طرف بھیجا گیا۔ اس تبدیلی کا اثر بس خدمات پر بھی دیکھا گیا۔ چلا بارڈر پر دہلی جانے والی بسوں سے مسافروں کو اتار دیا گیا، جس کے بعد انہیں نجی ذرائع کا سہارا لینا پڑا۔

ایس آئی آر پورے ملک میں کیا جانا چاہیے: ابھیشیک

کولکاتہ:(یواین آئی) ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پارلیمنٹ میں پارٹی کے لیڈر ابھیشیک بنرجی نے بدھ کے روز مرکزی حکومت سے اخلاقی ذمہ داری قبول کرنے اور استعفیٰ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے الیکشن کمیشن سے اپیل کی کہ ووٹرلسٹ کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کو صرف انتخابات والی ریاستوں تک محدود کرنے کے بجائے پورے ملک میں ایک ساتھ انجام دیا جائے۔ مسٹر ابھیشیک بنرجی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اپنی پوسٹ میں کہا "الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ مختلف ریاستوں کی ووٹرلسٹ ناقص ہیں اور ان میں بے ضابطگیوں کی بھرمار ہے، جبکہ اسی کی بنیاد پر بمشکل ایک سال پہلے یعنی 2024 میں عام انتخابات ہوئے تھے۔ اگر واقعی ایسا ہے، اور اگر مرکزی حکومت الیکشن کمیشن کے جائزے سے اتفاق کرتی ہے، تو لوک سبھا کو فوری طور پر تحلیل کر کے اس سمت میں پہلا قدم اٹھانا چاہیے۔ اگر

کوئی واقعی ایس آئی آر کے خیال کی حمایت کرتا ہے، تو اس ملک کے لوگوں کو الیکشن کمیشن کے اپنے بیان کے مطابق دھوکہ دیا گیا ہے۔" انہوں نے الیکشن کمیشن پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ ایس آئی آر کی کارروائی کو پورے ملک میں یکساں طور پر نافذ کیا جائے۔ اس کے علاوہ، اگر نیا چیف الیکشن کمشنر واقعی اتنا ہی قابل ہے جیسا کہ دعویٰ کیا گیا ہے، تو ایس آئی آر کو صرف انتخابات والی ریاستوں میں کرنے کے بجائے پورے ملک میں لاگو کیا جانا چاہیے۔ قبل ازیں، مسٹر ابھیشیک بنرجی نے کہا تھا کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے تجویز کردہ ایس آئی آر تبھی معنی خیز ہوگا جب یہ موجودہ پارلیمنٹ کی تحلیل کے ساتھ ہو۔ اگر اب ووٹرلسٹ میں بے ضابطگیوں کا اعتراف کیا جا رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات فرضی اعداد وشمار کی بنیاد پر کرائے گئے تھے، لہٰذا موجودہ پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا جانا چاہیے اور چونکہ وزیر اعظم اور مرکزی وزیر داخلہ اس چھیڑ چھاڑ کی بنیاد پر منتخب ہوئے تھے، اس لیے انہیں بھی مستعفی ہو جانا چاہیے۔

ہری دوار سے دہلی جا رہی کار میں ہائیوے پر پتنجلی یوگا پیٹ کے پاس اچانک آگ لگ گئی، ڈرائیور اور کار سوار خاتون نے کود کر جان بچائی۔

روزنامہ
صحافت

وردی میں لادین

پاکستان کے آرمی چیف جنرل عاصم منیر کی جانب سے بھارت کو امریکی سرزمین سے جوہری دھمکی پر بھارت نے اسے منیر کی ڈھٹائی قرار دیتے ہوئے یاد دلایا ہے کہ بھارت ایٹمی جنگ کے نام پر پاکستان کی بلیک میلنگ کو پہلے ہی مسترد کر چکا ہے۔ دوسری جانب امریکی وزارت دفاع (پینٹاگون) کے ایک سابق اہلکار مائیکل سبین نے کہا ہے کہ منیر کے جوہری دھمکی دینے والے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان ایک فسادی قوم کی طرح برتاؤ کر رہا ہے۔ روبن نے منیر کے بیان کا موازنہ دہشت گرد تنظیم آئی ایس اور اسامہ بن لادن کے خطرناک بیانات سے کیا ہے اور منیر کو اسامہ بن لادن کا سوٹ پہنے ہوئے بتایا ہے۔ گزشتہ ہفتے امریکا کے شہر تمپا میں امریکی فوجی حکام سے ملاقات کے دوران منیر نے کہا تھا کہ پاکستان کے پاس جوہری ہتھیار ہیں اور اگر پاکستان ڈوب گیا تو اس سے آدھی دنیا ڈوب جائے گی۔ اس بیان کو مکمل طور پر ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے مائیکل روبن نے کہا کہ ایسے بیان کے بعد منیر کو امریکہ سے نکال دینا چاہیے تھا۔ ویسے بھی جنرل منیر کو بھول جانا چاہیے کہ جب پاکستانی فوج کو کارگل کی جنگ میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا تھا تب بھی اس کے پاس جوہری ہتھیار موجود تھے اور حال ہی میں بھارت کے شروع کیے گئے آپریشن سندور کے دوران بھی اس کے پاس یہ ذخیرہ موجود تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ آپریشن سندور کے بعد سے پاکستان کی عسکری اور سیاسی قیادت کے درمیان عوام کے سامنے اپنی افادیت ثابت کرنے کا مقابلہ جاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک پیشہ ور جنرل کے بجائے وہ ایک بنیاد پرست مولانا کی زبان بولتے نظر آتے ہیں جب کہ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ بلاول بھٹو دریائے سندھ کے پانی کے لیے بھارت سے جنگ لڑنے کی بات کرتے رہتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جنرل منیر دو ماہ کے اندر دوسری مرتبہ امریکہ پہنچے ہیں۔ اپنے آخری دورے میں وہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے مہمان تھے جو ایک حیران کن واقعہ تھا کیونکہ اس سے قبل کسی امریکی صدر نے کسی فوجی افسر کے لیے ضیافت کا اہتمام نہیں کیا تھا جب تک وہ سربراہ مملکت یا حکومت کا سربراہ نہ ہو۔ دوسرے دورے میں پاکستانی امریکی عوام سے خطاب کے علاوہ منیر نے امریکی فوجی حکام اور سیاسی رہنماؤں سے بھی ملاقات کی۔ ویسے بھی ماضی قریب میں پاکستان کے حوالے سے امریکہ کے رویے میں تبدیلی صاف نظر آ رہی ہے۔ غور طلب ہے کہ جنرل عاصم منیر بھی امن کے نوبل انعام کے خواہشمند ڈونالڈ ٹرمپ کو یہ اعزاز دینے کے حامی ہیں۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ امریکہ ان ممالک اور ان کے لیڈروں کے لیے بہت نرم ہو جاتا ہے جو ان کی چاپلوسی کرتے ہیں یا انہیں مہنگے تحائف دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان بڑھتی ہوئی قربتیں، پاکستان اور ایران کے درمیان حالیہ معاہدوں اور چین کے ساتھ پاکستان کی سدا بہار دوستی نے منیر کے حوصلے بلند کر دیئے ہیں۔ لگتا ہے وہ حد سے زیادہ اعتماد کا شکار ہیں۔ لیکن منیر کو یاد رکھنا چاہیے کہ ماضی میں امریکہ کی حمایت اور مدد کے باوجود بھارت کئی بار اس ملک کو شکست دے چکا ہے۔ پھر آرمی چیف کی ایسی بے تکی باتیں کرنا اس کی کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ ایک سپاہی کی صلاحیت محاذ جنگ پر نظر آتی ہے، خالی خولی دھمکیوں اور بیان بازی میں نہیں۔

”حق و باطل کا معرکہ“

سیّد اقبال حیدر، جرمنی

نور و ظلمت کی جنگ اندھیرے اور اجالے کی لڑائی نہایت قدیم ہے۔ تاریکی ہمیشہ روشنی سے برسرِ پیکار رہتی ہے اور اس نے ہر عہد میں یہی چاہا کہ لوگ صراط مستقیم سے بھٹکتے رہیں۔ باطل پرستوں کی یہی کوشش رہی کہ اندھیرا پھیلا رہے تاکہ راستہ چلنے والے صحیح منزل کا تعین نہ کر سکیں لیکن تاریخ گواہ ہے کہ حق پسند ہمیشہ ان تاریکیوں پر قابو پا کر راہوں کو منور کرتے اور منزل کا پتہ دیتے گئے۔ جس طرح اندھیروں کی شکست خود سورج کا وجود ہے اس طرح سے باطل کی ناکامی حق کے نمائندے کی حیات ہے۔ وہ اٹھتا ہے تو بقائے حق کے لئے وہ بیٹھتا ہے تو بقائے صداقت کے لئے وہ خاموش رہتا ہے تو رضائے رب کے واسطے وہ کلام کرتا ہے تو حصول مرضی معبود کے لئے وہ صلح کرتا ہے تو حق کا اشارہ پا کر، وہ جنگ کرتا ہے ظلمت دور کرنے کے لئے غرض یہ کہ ہادئ برحق کا اپنے خدا سے ایک ایسا گہرا اور مستقل ربط ہوتا ہے کہ جو اس کو دنیا کے دوسرے انسانوں سے مختلف بنا دیتا ہے۔ خدا والوں کی راہ میں حائل قوتیں کبھی اس بات کو پسند نہیں کرتیں کہ اس قدر اجالا پھیل جائے کہ عبدیت کی راہیں صاف نظر آئیں اور بندگی کے جادے پر چلنے کی لوگ تمنا کرنے لگیں۔ اب یہ طاقتیں چاہے کسی ملوکیت یا نظام حکومت کی شکل میں ہوں یا نظریہ اور فلسفہ کی صورت میں۔ یہی وہ مرحلہ ہے جہاں پر ہزار احتیاط کے باوجود تصادم ناگزیر ہو جاتا اور آخر میں اہلِ حق قربانی کی راہ اختیار کر کے باطل کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

آدمؑ سے خاتمؐ تک کے واقعات شاہد ہیں کہ کس طرح خدا کے برگزیدہ بندوں نے اپنی قربانیاں دے کر حق کے پرچم کو سربلند کیا اور باطل کو رسوا کیا۔ خود حضور سرور کائناتؐ کے زمانے میں ظلمت نے کتنے مورچے بدلے لیکن ہر موقع پر اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ تعلیمات پیغمبر اسلام نے کونین میں اجالا پھیلا دیا لیکن ۶۱ ہجری میں ایک مرتبہ پھر بلا کا رن پڑا جب یزید نے نورِ اوّل کے لختِ جگر حسینؑ ابنِ علیؑ سے بیعت طلب کی۔ یہی وہ منزل تھی جہاں حسینؑ پیکرِ نور بن کر سامنے آئے اور یزید کے سارے منصوبوں کو ابوتراب کے وارث نے خاک میں ملا دیا۔

آدمؑ سے خاتمؐ تک کے واقعات شاہد ہیں کہ کس طرح خدا کے برگزیدہ بندوں نے اپنی قربانیاں دے کر حق کے پرچم کو سربلند کیا اور باطل کو رسوا کیا۔ خود حضور سرورِ کائناتؐ کے زمانے میں ظلمت نے کتنے مورچے بدلے لیکن ہر موقع پر اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ تعلیمات پیغمبر اسلام نے کونین میں اجالا پھیلا دیا لیکن ۶۱ ہجری میں ایک مرتبہ پھر بلا کا رن پڑا جب یزید نے نورِ اوّل کے لختِ جگر حسینؑ ابنِ علیؑ سے بیعت طلب کی۔ یہی وہ منزل تھی جہاں حسینؑ پیکرِ نور بن کر سامنے آئے اور یزید کے سارے منصوبوں کو ابوتراب کے وارث نے خاک میں ملا دیا۔

بیعت کا سوال ایک سے نہ تھا بلکہ اس پورے نظام حق سے تھا جس کی نمائندگی حسینؑ کر رہے تھے۔ سوال بیعت تصادم کو ناگزیر بنانے کا فقط ایک بہانہ تھا لیکن حسینؑ ابنِ علیؑ نے قربانی کی راہ اختیار کر کے جبر کا مقابلہ صبر سے اور ظلم و ستم کا مقابلہ اپنے شکر کے سجدوں سے کیا۔ نبیؐ کے نواسے نے اپنے طرزِ عمل سے یزید کی اس خواہش کو ناکام بنا دیا کہ کربلا کی لڑائی کو اقتدار پرستی یا ہوس ملک گیری کا نام دیا جائے۔ مدینہ سے کربلا تک ہر ہر منزل پر وضاحت کے ساتھ حسینؑ اس بات کا اعلان کرتے گئے کہ جسے نیزوں اور سنانوں کا مقابلہ کرنا ہو جو تیروں اور تلواروں پر صبر کر سکتا ہو وہی میرے ساتھ رہے ورنہ واپس چلا جائے اور مجھے اس پر کوئی شکوہ بھی نہ ہوگا۔ اس اعلان کا مقصد بالکل واضح ہے اور وہ یہ کہ حسینؑ بتانا چاہتے تھے کہ یہ جنگ کسی مملکت کو نہیں بلکہ ایک عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ ہم اپنی قربانی پیش کرنے جا رہے ہیں لہذا وہی ساتھ رہے جو موت پر بخوبی راضی ہو۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہ موت ہی حیات جاوید بن جائے، گلے کٹتے رہیں اور سلسلۂ حیات منقطع نہ ہو۔ ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کا سویرا ہوا تو دنیا میں ہر طرف اندھیرا تھا، ہر سمت تاریکی تھی، ظلم و استبداد، وحشت و بربریت اپنے عروج کو پہنچ چکے تھے۔ اہلِ باطل کی کثرت نے یہ سمجھ لیا تھا کہ شمع حق کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیں گے۔ دریا پر قبضہ کرنے والوں کو یہ گمان تھا کہ ساقئ کوثر کی اولاد پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر جائے گی لیکن یزیدی فوج کا ایک جرنیل حُر اس حقیقت کو سمجھ چکا تھا کہ چراغ ہدایت انھیں خیموں میں روشن ہے جن سے رات بھر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی رہیں ہیں اور آب حیات پیاسوں ہی کے قبضے میں ہے۔ یہی وہ احساس ہے جو حُر کو حسینؑ کے قدموں تک لے آیا درحقیقت حُر کی آمد ظلم پر مظلومیت کی فتح کا زبردست اعلان ہے۔

بقائے دین کے لئے قربانیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ سینے نیزوں سے چھلنی ہوئے ننھے گلے تیروں کا نشانہ بنے پھول سے بدن گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال ہوئے گلوں پر خنجر چلے، اصحاب و انصار خون میں نہائے بنی ہاشم کے جوانوں کا لہو تلواروں میں تقسیم ہوا، عقیل و جعفر کی اولاد بے سر ہوئی، فرزندانِ علیؑ کو بے دردی سے ذبح کیا گیا گھر لٹتا رہا مگر روشنی پھیلتی رہی تاریکی دور ہوتی گئی یہاں تک کہ جب کوئی نہ رہا خیمے خالی ہو چکے گودیاں اجڑ گئیں تو خود امام عالی مقام میدان میں آئے اندھیروں نے بھرپور حملہ کیا ہر طرف سے حسینؑ کو گھیر لیا گیا لیکن ہاتھ کچھ نہ آیا۔ عصر کا ہنگام گزرا۔ کربلا کے بن میں شام ہونے لگی تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ایک طرف سورج گوشۂ مغرب میں اپنا چہرہ چھپا رہا ہے اور دوسری طرف سرِ حسینؑ نوک نیزہ پر آفتابِ شہادت بن کر بلند ہوتے ہوئے ظلمت پر نور کی دائمی فتح کا اعلان کر رہا ہے۔

□□□

امام حسین علیہ السلام کی جاودانی تحریک

ڈاکٹر شجاعت حسین

گزشتہ سے پیوستہ

امام حسین علیہ السلام کی تحریک میں شامل جانباز تیر، تلوار اور نیزوں کے سامنے اپنے سینے پیش کرتے تھے۔ ان میں موت کا کوئی خوف نہیں تھا۔ امام حسین علیہ السلام کی تحریک کو جاویداں و دائمی ہونے کی یہی سب سے اہم وجہ تھی۔ یہی وجہ بھی ہے، جس کے سبب یہ قربانی و تحریک لوگوں کی زبان پر رہا۔ زمانہ اس طرح سے قربانی پیش کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے ہٹ کر ایک بلند مقصد اور ہدف کے لیے ثابت قدم رہے اور انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

7- امام حسین علیہ السلام کے اہل بیت:
اگر امام حسین علیہ السلام کے گھر والے نہ ہوتے تو معرکہ کربلا کے واقعات اور اس میں پیش آنے والے مصائب کا کوئی خاص اثر نہ ہوتا اور یہ عظیم سانحہ کربلا کی زمین اور یوم عاشورہ ہی اپنی موت مر گیا ہوتا۔

شہادتیں پیش کرنے کے بعد جنھوں نے کربلا سے کوفہ و شام اور یزید لعنت اللہ کے دربار میں خطبات، احتجاج اور دشمنوں و جاہلوں سے کئے گئے مناظرات کے جو مثبت اثرات نمودار ہوئے، وہ نہیں ہو پاتے۔

8- مجالس حسین:
حسینی تحریک کی جاودانی و آفاقیت میں مجالس کا بہت اہم کردار رہا ہے کیونکہ یہ پورا سال منعقد کی جاتی ہیں خصوصاً محرم اور صفر کے ایام میں۔ یہ مجالس، وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوتی ہیں اور مومنین و مومنات کو اسلامی تعلیمات، احکام اور قرآن کریم کے مفاہیم کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور انہیں دینی و دنیوی ضروریات کے مطابق دوسرے علوم اور مفاہیم سے آگاہ کرتی ہیں اور یہی مجالس تحریک حسینی کے اہداف اور روز عاشور کے واقعات اور مصائب سے بھی آگاہی فراہم کرتی ہیں۔ اور یہ سارے پیغامات ایک نسل سے دوسری نسل تک ان مجالس کے ذریعے منتقل ہوتی ہیں۔ یہ امر قابل قبول ہے کہ تحریک حسینی کے زندہ جاوید ہونے کی ایک بڑی اور اہم وجہ مجالس ہیں۔ ائمہ معصومین علیہم السلام نے ایسی مجالس کے انعقاد پر بہت زیادہ تاکید کی ہے اور انہیں بہترین طریقے سے برپا کرنے کی ہدایت کی ہے:

ارشاد ذوالجلال ہے مرتا نہیں شہید
زندہ رہے گا نام ہمیشہ حسین کا

اپنے کردار و عمل سے فتح و شکست کے مروجہ اصول تبدیل کر دینے والے حسین ابن علی کی بارگاہ میں محبتوں، عقیدتوں اور چاہتوں کا نذرانہ بڑے پرتپاک سے پیش کیا جا رہا ہے۔ یا حسین! یا حسین! کہہ کر سینہ زنی کرنے والے عزاداران سید الشہداء والہانہ محبتوں و مودتوں کا اظہار کیا جاتا ہے جنہوں نے گل ہوتے مناظر کو اپنے لہو سے روشن کر دیا۔ اور یہ بھی تحریر کر دیا جائے کہ سید الشہداء کی یاد میں خوش گفتار اور خوش رفتار کے قلم سے ٹپکنے والے آنسوؤں کا مجموعہ ہے۔ رنج و ملال میں ڈوبی، محبت و عقیدت میں بھیگی، تحقیق و تفتیش میں لپٹا یہ مضمون شہدائے کربلا سے محبت کرنے والوں کے لیے معمولی سا ہدف و ہدایت جیسا تبرک ہے۔

امام حسین علیہ السلام کی تحریک سے وابستہ عزادار ہمیشہ تحریک کی حرارت، ہر حالت میں باقی رکھیں گے۔ یہ عہد رہے گا کہ اس روشن چراغ کو سلامت اور خود کو پیروکار بنائے رکھیں گے اور تاحیات شوق شہادت کے جذبے کو برقرار رکھیں گے۔ امام حسین علیہ السلام نے جو تحریک جس نظریہ اور مقاصد سے شروع کی تھی، شہادت پیش کر کربلا کو آباد کیا تھا وہ امتحان تو اب بھی جاری ہے، مقامی طور پر اور بین الاقوامی سطح پر بھی۔ وقت و مقصد آج بھی حسین علیہ السلام کی تلاش میں ہے۔ مگر حجازی کے کارواں میں کوئی حسین دکھائی نہیں دیتا، بصری میں دکھائی نہیں دیتا اور کوفیوں میں بھی نظر نہیں آتا۔ لشکر یزید میں کھڑے ہزاروں حر آج بھی اپنے حسین کی راہیں تک رہے ہیں۔ تحریک حسین میں لاکھوں شامل ہیں لیکن فقدان کردار و عمل ہے۔ ھل من کی صدا کان تک پہنچی ہے لیکن دل میں مقام حاصل نہیں کر سکا ہے۔ امام حسین علیہ السلام کی تحریک اور پیغام پر عمل کرنے والوں کا دل شفاف، دماغ روشن اور ضمیر زندہ رہتا ہے۔ وہ اپنے راستوں میں آنے والے آگ کے دریاؤں میں ڈوب کر خورشید ابھرنے اور راستہ بنانے کا ہنر جانتے ہیں:

اس کو ملے گی منزل مقصود بالیقیں
کر لے جو اختیار طریقہ حسین کا

اربعین کی عظیم تحریک، تحریک امام حسین ع کو عام کرتی ہے۔ اربعین کیا ہے؟ اربعین جسے چہلم بھی کہا جاتا ہے، ایک اہم مذہبی فریضہ ہے جو واقعہ کربلا میں شہادت پانے والے امام حسین علیہ السلام اور آپ کے رفقاء کی یاد میں انجام دیا جاتا ہے۔ یہ واقعہ عاشورہ کے چالیسویں ان ہوتا ہے۔ اور اس میں بڑی تعداد میں تمام مزاہب کے لوگ نجف اشرف سے کربلا کا پیدل سفر کرتے ہیں جسے ”پیادہ روی“ کہا جاتا ہے۔ یہ ظلم کے خلاف عالمی صدائے احتجاج ہے۔ یہ خود سازی، حق کا آواز، بیداری، وفاداری، اسلحہ بصیرت اور ظلم کے انکار کا عالمی پیغام ہے۔ اربعین مارچ کا گلوبلائزیشن ہونا ہی بتاتا ہے کہ تحریک امام حسین علیہ السلام زندہ جاوید ہے۔

○○○

ترنگا صرف پرچم نہیں، قربانیوں کا نشان ہے

مولانا عبداللطیف ندوی

ملک کی آزادی کوئی تاریخ کا قصہ یا محض نصاب تعلیم کی ایک شق نہیں، یہ ایک زندہ حقیقت ہے، ایک مسلسل ذمہ داری ہے، ایک ایسا عہد ہے جو ہمارے آباء و اجداد نے خون جگر سے لکھا تھا، اور جسے ہم نے تاریخ کے صفحات پر محفوظ تو رکھا مگر اپنی زندگی کے عمل میں کمزور پڑ گئے۔ آج اگر ہم ۱۵ اگست کو یوم آزادی کی حیثیت سے مناتے ہیں تو یہ محض ایک سالانہ تقریب یا رسم نہیں ہونی چاہیے، بلکہ یہ ایک یاد دہانی ہے — اس قربانی کی، اس بیداری کی، اس حوصلے اور جواں مردی کی جو آزادی کے لیے ہمارے اسلاف نے دکھائی۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے ان قربانیوں کے مقاصد کو محفوظ رکھا؟ کیا ہم نے آزادی کے اس احساس کو اپنے دل و دماغ میں زندہ رکھا؟ یا ہم نے صرف ”آزاد“ کہلوانے پر اکتفا کر لیا؟ آزادی کا مفہوم صرف بیرونی غلبے سے نجات نہیں بلکہ یہ ذہنی، فکری، تعلیمی، ثقافتی اور اقتصادی خودمختاری کا بھی نام ہے۔ افسوس کہ آج ہم ان تمام میدانوں میں دوبارہ غلامی کی دہلیز پر کھڑے ہیں، لیکن اس بار زنجیر ہماری سوچ پر پڑی ہے، ہمارے نصاب پر، ہماری ترجیحات پر، اور ہماری بے خبری پر۔

ہمیں اپنے ماضی کی جھلک دیکھنے کے لیے بہت دور نہیں جانا پڑتا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی، جسے برطانوی تاریخ دان ”غدر“ اور ہم ”پہلی آزادی کی جنگ“ کہتے ہیں، درحقیقت ایک ایسی عوامی تحریک تھی جس میں مذہب، فرقہ، ذات پات، علاقہ — سب کچھ پیچھے رہ گیا، صرف ایک بات سامنے آئی: ”ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں“۔ مگر اس تحریک کا اصل علمی، فکری اور تنظیمی مرکز وہی تھا جس نے ہندوستان کی مسلم ذہنیت کو علوم و فنون سے سینچا تھا — دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل۔ یہاں کے علماء نہ صرف منبر و محراب کے امین تھے بلکہ میدانِ عمل کے رہنما بھی تھے۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا عبدالحلیم شرر، اور ان جیسے سیکڑوں علماء نے آزادی کے حق میں رائے عامہ ہموار کی، پالیسی سازی میں مشورے دیے، اور جہاں موقع ملا، وہاں مادی طور پر بھی انگریزوں کی مخالفت میں سینہ سپر ہو گئے۔

فرنگی محل کے انقلابی مزاج کو کبھی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ آزادی کی تحریک میں یہاں کا کردار کسی مکتبِ فکر سے کم نہیں۔ اور یہ کوئی وقتی یا محدود اثر رکھنے والی قیادت نہیں تھی بلکہ دل و دماغ کو جھنجھوڑ دینے والی آواز تھی۔ اس کی گونج دہلی سے لے کر دکن تک اور بنگال سے پنجاب تک سنائی دی۔ آج یہ سوال ہم سب کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ کیا ہم نے اپنی نئی نسل کو ان اسلاف سے روشناس کرایا؟ کیا ہم نے ان کے کارناموں کو صرف کتابوں میں دفن کر دیا یا اسے زندہ رکھنے کی بھی کوئی تدبیر سوچی؟ کیا ہم نے آزادی کا مطلب صرف ہر سال ترنگا لہرا دینا سمجھ لیا یا اس کے پیچھے کارفرما تاریخ کو سمجھنے کی زحمت کی؟ نصابِ تعلیم سے لے کر ذرائع ابلاغ تک، ہماری بے حسی کا شکار ہیں۔

فرنگی محل کے انقلابی مزاج کو کبھی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ آزادی کی تحریک میں یہاں کا کردار کسی مکتبِ فکر سے کم نہیں۔ اور یہ کوئی وقتی یا محدود اثر رکھنے والی قیادت نہیں تھی بلکہ دل و دماغ کو جھنجھوڑ دینے والی آواز تھی۔ اس کی گونج دہلی سے لے کر دکن تک اور بنگال سے پنجاب تک سنائی دی۔ آج یہ سوال ہم سب کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ کیا ہم نے اپنی نئی نسل کو ان اسلاف سے روشناس کرایا؟ کیا ہم نے ان کے کارناموں کو صرف کتابوں میں دفن کر دیا یا اسے زندہ رکھنے کی بھی کوئی تدبیر سوچی؟ کیا ہم نے آزادی کا مطلب صرف ہر سال ترنگا لہرا دینا سمجھ لیا یا اس کے پیچھے کارفرما تاریخ کو سمجھنے کی زحمت کی؟ نصابِ تعلیم سے لے کر ذرائع ابلاغ تک، ہماری بے حسی کا شکار ہیں۔

کسی اسکول کے طالب علم سے پوچھ لیجیے کہ جنگِ آزادی میں مسلمانوں کا کردار کیا رہا؟ شاید چند مشہور نام لے پائے، باقی تاریخ اس کے لیے اجنبی ہو گی۔ یہ اسی وقت ممکن ہوا جب آزادی کے بعد تعلیم کو سیاسی نظریات کے مطابق ڈھالا گیا، اور ان لوگوں کو نصاب سے حذف کر دیا گیا جنہوں نے زمین پر چل کر انقلاب کی بنیاد رکھی تھی۔

کیا ہمیں یاد ہے کہ شاہ ولی اللہ دہلوی کے جانشین شاہ عبدالعزیز نے انگریزوں کے ہندوستان پر تسلط کے بعد سب سے پہلے فتویٰ دیا کہ یہ سرزمین دارالحرب ہو چکی ہے، اور انگریزوں سے جنگ فرض ہو چکی ہے؟ کیا ہم نے کبھی اپنی اولاد کو بتایا کہ یہی وہ فتویٰ تھا جس نے سید احمد شہید اور ان کے رفقاء کو اس مہم پر روانہ کیا جو بالاکوٹ میں ان کی شہادت پر منتج ہوئی؟ کیا ہم نے کبھی سنجیدگی سے یہ جاننے کی کوشش کی کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی جیسے لوگ صرف دینی مدرسوں کے بانی نہیں، بلکہ آزادی کے مجاہد بھی تھے؟ کیا ہم نے کبھی اپنے بچوں کو بتایا کہ علی وردی خان، سراج الدولہ، ٹیپو سلطان اور نواب اودھ جیسے حکمران محض علاقائی سیاست دان نہیں تھے بلکہ وہ انگریزوں کی سازشوں کے سامنے بند باندھنے والے لوگ تھے؟ اور کیا ہمیں یاد ہے کہ ان سب کے بعد جب آزادی کی آخری جنگ لڑی جا رہی تھی، تب بھی علماء کرام اور دینی ادارے پیش پیش تھے۔ نہ صرف عمل میں، بلکہ رہنمائی میں بھی۔

آج اگر ہم صرف ۱۵ اگست کو پرچم کشائی کر کے، قومی ترانہ پڑھ کر، اور کچھ نعرے لگا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے آزادی کا حق ادا کر دیا، تو ہمیں اپنے فہمِ آزادی پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔ آزادی کا حق ادا تب ہوتا ہے جب ہم خود مختار قوم بنیں، جب ہماری نسلیں اپنی شناخت سے باخبر ہوں، جب ہماری زبان، ہمارے رسم و رواج، ہماری تاریخ اور ہماری تہذیب زندہ ہو، جب ہم اپنی فکر کو دوسروں کے مفادات کے تابع نہ کریں، جب ہم اقتصادی، تعلیمی، سائنسی، فکری اور ثقافتی میدانوں میں آگے بڑھیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آزادی کا جشن منانے کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت کا عزم بھی کریں۔ آزادی کو محفوظ رکھنا صرف بارڈر پر تعینات فوجی کی ذمہ داری نہیں، یہ ہر استاد، ہر طالب علم، ہر والدین، ہر تاجر، ہر قلمکار، ہر دینی ادارہ اور ہر سیاسی و سماجی کارکن کی ذمہ داری ہے۔

یاد رکھیے! وہ آزادی جس کی خوشبو ۱۹۴۷ء میں محسوس کی گئی تھی، اگر ہم نے اسے برقرار نہ رکھا تو وہ صرف ایک تاریخ بن کر رہ جائے گی۔ آزادی کو بچانے کے لیے ہمیں بیدار قوم بننا ہوگا۔ اپنی تاریخ کو اپنے نصاب میں جگہ دینی ہوگی، اپنے اکابر کے افکار و خدمات کو نئی نسل تک پہنچانا ہوگا۔ جو قوم اپنے ماضی کو بھول جائے، اس کا مستقبل بھی دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ ہم اپنے اندر علمی اور فکری خودمختاری پیدا کریں۔ تعلیمی ادارے صرف ملازمت کے حصول کے مراکز نہ ہوں، بلکہ وہ کردار سازی، حب الوطنی اور سماجی شعور کے مراکز بنیں۔ ہمیں اپنے مدرسوں، اپنے اسکولوں اور اپنے کالجوں میں ایک نیا جذبہ پیدا کرنا ہوگا — وہی جذبہ جو دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل کی بنیادوں میں پیوست ہے، وہی روح جو علماء کرام کے دلوں سے نکل کر میدانِ کارزار تک پہنچی تھی۔

آج اگر مولانا عبدالباری فرنگی محلی جیسا کوئی مردِ مجاہد ہمارے درمیان نہیں تو کیا ہم ان کی فکر کو نہیں زندہ رکھ سکتے؟ اگر حضرت شاہ عبدالعزیز کی آواز ہمارے کانوں میں نہیں گونج رہی، تو کیا ہم ان کا پیغام اپنے عمل سے عام نہیں کر سکتے؟ اگر سید احمد شہید اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے نقشِ قدم ہمارے سامنے نہیں، تو کیا ہم ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا ارادہ بھی نہیں کر سکتے؟ یہی وہ وقت ہے جب ہمیں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف بھی کرنا ہے اور اپنی سمت کا تعین بھی۔ یہ ۱۵ اگست صرف ماضی کے جشن کا دن نہ ہو، بلکہ آئندہ نسلوں کی رہنمائی کا دن بنے۔ یہ دن ہمارے دل میں یہ احساس پیدا کرے کہ آزادی صرف نعمت نہیں، امانت بھی ہے، اور اس امانت کا حق ادا کرنا ہمارے خون میں شامل ہونا چاہیے۔

ہم سب مل کر عہد کریں کہ آزادی کی روح کو کبھی مرنے نہیں دیں گے، اپنے اسلاف کو بھولنے نہیں دیں گے، اپنی نسلوں کو مایوس نہیں ہونے دیں گے، اور اپنے ملک کو خواب گاہوں سے نکال کر تعبیر کی راہ پر ڈالیں گے۔ یہی آزادی کا اصل مطلب ہے — اور یہی ہمارا قومی فریضہ بھی۔

☆☆☆

ریگنگ ایک منفی اور غیر اخلاقی عمل ہے: ڈاکٹر ممتا شکلا
لینگوئج یونیورسٹی نے اینٹی ریگنگ ہفتہ کے تقریری مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ : خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں اینٹی ریگنگ ہفتہ کے تحت طلبہ پر ریگنگ کے منفی اثرات کے موضوع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت ڈاکٹر ممتا شکلا نے کی اور اینٹی ریگنگ ہفتہ کے تحت منعقدہ تقریری مقابلے میں صدر اجلاس ڈاکٹر ممتا شکلا نے اپنے خطاب میں ریگنگ کے معاشرتی، تعلیمی اور نفسیاتی نقصانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ریگنگ ایک منفی اور غیر اخلاقی عمل ہے جو نہ صرف طلبہ کی خود اعتمادی کو مجروح کرتا ہے بلکہ ان کی ذہنی صحت پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں متاثرہ طلبہ خوف، اضطراب اور تنہائی کا شکار ہو سکتے ہیں جو ان کے تعلیمی سفر میں رکاوٹ بنتا ہے۔ ڈاکٹر ممتا شکلا نے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹی کا مقصد ایک محفوظ، خوشگوار اور معاون تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہےجہاں ہر طالب علم عزت و احترام کے ساتھ اپنی تعلیم جاری رکھ سکے۔ اس تقریری مقابلے میں

امن کمار ترپاٹھی ،ہنندنی شرما، اویشکر یادو ،ساکشی،محمد فراز، ویبھو شکلا، شیکھر کمار اوستھی ،محمد ارشد، محمد ولی اور انش جیسوال کے علاوہ دیگر طلبہ نے بھی حصہ لیا اور اس اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اینٹی ریگنگ پروگرام کے اختتامی موقع پر چیف پراکٹر ڈاکٹر نیرج شکلا نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمام مقررین نے موضوع کے حوالے سے نہایت جامع اور مثبت خیالات پیش کیے ہیں، جو لائق تحسین ہیں۔ تاہم ضروری یہ ہے کہ یہ خیالات صرف تقریروں اور باتوں تک محدود نہ رہیں بلکہ آپ کی عملی زندگی اور شخصیت کا مستقل حصہ بن جائیں۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ اینٹی ریگنگ کے اصول اور اقدار کو محض مہم یا پروگرام تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ تعلیمی ماحول میں باہمی احترام، بھائی چارہ اور ذمہ دارانہ رویے کو روزمرہ کے معمولات کا حصہ بنایا جائے۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے رویے اور کردار سے یہ ثابت کریں کہ وہ ایک محفوظ، خوشگوار اور مثبت تعلیمی ماحول کے قیام میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر آر کے ترپاٹھی، ڈاکٹر آرادھنا آستھانا اور ڈاکٹر شان فاطمہ کے علاوہ دیگر شعبہ جات کے طلبہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

جی ایف کالج کے طلباء نے ترنگا ریلی نکالی

شاہجہانپور: جی ایف کالج کی نیشنل سروس اسکیم اور این سی سی کے زیر اہتمام ترنگا ریلی نکالی گئی۔ ترنگا ریلی کالج گیٹ سے شروع ہوئی اور املی روڈ، آفیسر کالونی اور سینٹ اینڈ ایس این انٹر کالج سے ہوتی ہوئی کالج پر اختتام پذیر ہوئی۔ ترنگا ریلی کالج کے پرنسپل پروفیسر محسن حسن خان کی رہنمائی میں اور این سی سی انچارج ڈاکٹر عمران خان، این ایس ایس پروگرام آفیسر ڈاکٹر سمن زہرہ زیدی، ڈاکٹر رضا رسول اور ڈاکٹر نظام الدین خان کی نگرانی میں نکالی گئی۔

اس موقع پر پروفیسر فیاض احمد، پروفیسر مجیب الدین، ڈاکٹر کامران خان، ڈاکٹر محمد کاشف نعیم وغیرہ موجود تھے۔ طلباء میں شیلیندر، وویک، نتیش، گوری، پرینکا، شیوانگی وغیرہ نے بھارت ماتا کی جئے کے نعرے لگاتے ہوئے جوش و خروش سے ریلی میں حصہ لیا۔

درس قرآن آج

لکھنؤ : (پریس ریلیز) آج بتاریخ 14 اگست بروز جمعرات بعد نماز عشاء رہائش گاہ الحاج مبلغ محمد نور اللہ صدیقی (جانشین مولانا صوفی انعام اللہ صدیقیؒ) 262/53 ملحق شاہراہ عام پر کٹرہ اعظم بیگ، نز دلال مسجد بلوچ پورہ روڈ لکھنؤ میں مولانا مفتی افضال الرحمٰن قاسمی خادم مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن، لکھنؤ کا انشاء اللہ درس قرآن ہوگا۔

مولانا فاخر میاں فرنگی محلی کا سالانہ عرس

لکھنؤ : حضرت مولانا محمد فاخر میاں فرنگی محلی کے سالانہ عرس کے سلسلے میں بروز جمعہ 15 اگست، آستانہ نعیمیہ فرنگی محل چوک میں فجر بعد سے قرآن خوانی اور دس بجے قل ہوگا۔ اور اسی روز درگاہ انتظامیہ باغ مولوی انوار رکاب گنج میں بعد عصر قرآنی خوانی اور بعد مغرب قل ہوگا۔

چہلم کا جلوس 15 اگست کو

لکھنؤ : (نامہ نگار) حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کے، چہلم کی یاد میں آئندہ 15 تاریخ جمعہ کو۔ وکٹوریہ اسٹریٹ واقع ناظم صاحب کے امام باڑے سے برآمد ہوگا چہلم کا جلوس۔ ظہر کی نماز کے بعد برآمد ہونے والے جلوس سے، پہلے امام باڑے میں ایک مجلس منعقد ہوگی۔ اُس کے بعد جلوس اپنے طے شدہ راستوں شیعہ پی جی کالج، مفیر تراہا، چڑیا بازار، نخاس کراسنگ، ٹوریا گنج، بلوچ پورا چوراہا، سٹی انٹر کالج، حیدر گنج چوراہا، بلاقی اڈا، ایورا ریڈی سے ہوتا ہوا کربلا تالکٹورا جا کر اختتام پذیر ہوگا۔

اسکول کے بچوں نے ماں تجھے سلام ترنگا یاترا نکالی

شاہجہانپور: پرائمری اسکول نیواری میں حب الوطنی کے جوش و جذبے کے ساتھ ماں تجھے سلام ترنگا یاترا نکالی گئی۔ حب الوطنی سے بھرپور اس ترنگا یاترا میں اسکولی بچے پرجوش نعرے لگاتے ہوئے علاقے کے کئی حصوں سے گزرے۔ ترنگا یاترا کی قیادت اسکول کی ہیڈ ٹیچر روفیہ خان نے کی۔

اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کا فخر، ترنگا ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم تمام ہم وطنوں کو متحد ہو کر ملک کی خدمت کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ پروگرام میں سکول کا پورا اسٹاف موجود تھا۔

رہبر تابانی نے پوری زندگی علم و ادب کی خدمت کی: مولانا شکیل احمد ندوی
مدد فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام تقریب میں کئی شخصیات ایوارڈ سے سرفراز

دریاباد، بارہ بنکی : دریاباد ایک نہایت زرخیز اور تاریخی شہر ہے، اس سرزمین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں ایک ایسی عظیم المرتبت شخصیت نے جنم لیا جس کی علمی، فکری اور دینی خدمات نہ صرف برصغیر بلکہ بیرونِ ممالک میں بھی پہچانی جاتی ہیں، یہ شخصیت کوئی اور نہیں بلکہ مولانا عبد الماجد دریابادیؒ ہیں جنہیں دنیا ایک بلند پایہ مفکر، مفسر اور مایہ ناز ادیب کی حیثیت سے جانتی ہے مذکورہ خیالات کا اظہار مدد فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام رہبر تابانی دریابادی کی یاد میں صابر میموریل جونیئر ہائی اسکول میں منعقد اعزازی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر تقریب ڈاکٹر انور حسین خاں نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ رہبر صاحب آج ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کی ادبی خدمات آج بھی ہمارے درمیان زندہ و تابندہ ہیں۔ جاوید اختر علی آبادی مقیم حال دبئی نے کہا کہ رہبر تابانی کے افکار و نظریات پر تحقیق کی جائے، ان کے کام کو ادارتی سطح پر فروغ دیا جائے، اور نئی نسل کو ان کے ادبی ورثے سے روشناس کرایا جائے تاکہ اردو ادب کی یہ روشن روایت آئندہ نسلوں تک منتقل ہو سکے۔ نور عین عالم نواب نے کہا کہ استاد رہبر تابانی مرحوم ایک نہایت سادہ، متواضع اور باوقار شخصیت کے حامل تھے۔ تقویٰ، پرہیزگاری اور خدا خوفی میں ان کا مقام بہت بلند تھا ان کی زندگی سادگی، خلوص اور دین داری کا عملی نمونہ تھی۔ مولانا شکیل احمد ندوی استاذ مدرسہ معین الاسلام دریاباد نے کہا کہ رہبر تابانی کی شخصیت علمی، ادبی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں انھوں نے اپنی پوری زندگی علم و ادب کی خدمت کرتے ہوئے گزاری، وہ ایک باکمال شاعر تھے ان کی شاعری میں زندگی کی حقیقت بیانی اور مسائل انسانی کی سچی ترجمانی ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ رہبر صاحب کو زبان و بیان پر بڑی قدرت تھی، ان کے کلام میں سلاست و روانی کے ساتھ معانی کی وسعت و گہرائی بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے انکی فنی عظمت و بلندی کا اعتراف ان کے معاصرین کو ہمیشہ رہا ہے۔ علاوہ ازیں

طارق شربتی ردولی و شارق شاکری نے بھی خطاب کیا۔ اس دوران جاوید اختر علی آبادی، ڈاکٹر خلیل حسن لکھنؤ، نور عین عالم نواب، جمیل ملک صحافی، مجی ب بیگ، انجینئر ناصر ندوی، ڈاکٹر شکیل احمد خاں سی ایچ سی متھرا نگر کو انکی دینی، ادبی و سماجی خدمات کے اعتراف میں رہبر تابانی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ تقریب میں بطور خاص مولانا فیضان ندوی، مولانا عقیل احمد ندوی، متین احمد خاں، عمران علی آبادی، شبیر دریابادی، جنید علی آبادی، طارق انصاری، چودھری ارحم محمود احمد، شکیل حقانی، اسرار احمد موجود رہے۔ آخر میں اسکول کے پرنسپل و صدر فاؤنڈیشن سید عبد المجیب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

ضلع مجسٹریٹ نے لیا اسکیموں و ترقیاتی کاموں کا جائزہ

شاہجہانپور : ضلع مجسٹریٹ دھرمیندر پرتاپ سنگھ کی صدارت میں وکاس بھون آڈیٹوریم میں سی ایم ڈیش بورڈ پر حاصل کردہ گریڈ اور درجہ بندی اور ترقیاتی اور تعمیراتی کاموں کے منصوبوں کے بارے میں ایک جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام جاری اسکیموں اور تعمیراتی کاموں پر حاصل کردہ نشانات کے بارے میں جانکاری لی اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ جائزہ کے دوران، ضلع مجسٹریٹ نے سی ایم ڈیش بورڈ پر دکھائے گئے نمبروں اور گریڈنگ کی بنیاد پر ترقیاتی کاموں/تعمیراتی کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے سی ایم ڈیش بورڈ کی پیشرفت رپورٹ میں ناقص زمرہ ظاہر کرنے والے اشاریوں سے متعلق محکموں اور کاموں کے سربراہوں کو ہدایت کی کہ وہ کاموں/منصوبوں میں معیاری پیشرفت لا کر بہتر کارکردگی دکھائیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے محکمہ ماہی پروری میں متسیہ سمپدا یوجنا سے متعلق زیر التواء درخواستوں کی وجہ سے صفر نمبر حاصل کرنے پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر ماہی پروری کو ہدایت دی کہ وہ منفی داخلہ دیں۔ انہوں نے سخت ہدایات دیں کہ کوئی بھی درخواست زیر التوا نہ رہے۔ اس ماہ میں رینک بہتر نہ ہونے کی صورت میں معطلی کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ نیشنل رورل لائیولی ہڈ مشن (NRLM) اور فیملی آئی ڈی کی کم ترقی اور رینک کی وجہ سے، ضلع مجسٹریٹ نے NRLM میں زیادہ سے زیادہ قرض کی درخواستوں کو منظور کرنے اور تقسیم کرنے کے لیے بینکوں کے ساتھ تال میل قائم کرنے کی ہدایت کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بلاک مرزا پور اور کلاں میں فیملی آئی ڈی بنانے میں کم سے کم پیش رفت پر برہمی کا اظہار کیا۔

مدرسہ نور الہدیٰ کے طلباء نے نکالی ترنگا یاترا

شاہجہاں پور: (پی این ایس) پروگرام 'ہر گھر ترنگا، گھر گھر ترنگا' کے تحت آج مدرسہ نور الہدیٰ بجلی پورہ کے طلباء کی جانب سے ایک عظیم الشان ترنگا یاترا نکالی گئی۔ یاترا کا افتتاح نعرے لگائے اور حب الوطنی کے جذبے سے ماحول کو خوشگوار بنا دیا۔ اس موقع پر موجود لوگوں نے جدوجہد آزادی کے عظیم شہداء کو یاد کیا اور ان کے نظریات پر چلنے کا عہد کیا۔ ترنگا یاترا

ضلع اقلیتی بہبود افسر روہت کمار سنگھ، کونسلر ڈاکٹر محسن اور رضی احمد، پرنسپل اقبال حسین عرف پھول میاں اور سماجی کارکن شاہد خان نے مشترکہ طور پر آسمان میں غبارے چھوڑ کر کیا۔ طلباء نے ہاتھوں میں ترنگا لے کر پرجوش مدرسہ سے شروع ہوئی اور پورے علاقے کا چکر لگانے کے بعد مدرسہ پر اختتام پذیر ہوئی۔ ترنگا یاترا میں ساجد علی خان، ممنون خان، سید شارق علی، ظہور احمد، محمد زاہد، کامران حسین، حیدر علی، معین خان وغیرہ موجود تھے۔

روضہ کاظمین میں انچارج کی بے ضابطگیاں عروج پر

لکھنؤ : (نامہ نگار) روضہ کاظمین کے لاپرواہ انچارج کی عدم توجہی کے باعث روضہ کاظمین میں بے شمار بے ضابطگیاں عروج پر ہیں۔ انچارج اعجاز ان مسائل پر توجہ نہیں دے رہے ہیں۔

انجمن کے چائے خانہ کی زمین پر، گزشتہ کئی ماہ سے نالہ کھودا ہوا پڑا ہے۔ انچارج کی لاپروائی کے سبب نالے کی مرمت نہیں کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بارش کے موسم میں کوئی حادثہ پیش آ سکتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ روضہ اور مسجد کے لاؤڈ سپیکر بھی خراب ہیں۔ جس کی وجہ سے مسجد کوفہ میں اذان اور روضہ میں مائیک کے ذریعے مجالس ہونے میں پریشانی ہوتی ہے۔ ذرائع کے مطابق جیٹ پمپ بھی کئی دنوں سے خراب ہے۔ ان ضابطگیوں کی وجہ سے مقامی لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

ڈی ایم نے لیا محکموں کی کارکردگی کا جائزہ

بہرائچ: نیتی آیوگ کی طرف سے خواہشمند اضلاع کے لیے مقرر کردہ اشاریوں کا جائزہ لینے کے لیے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقدہ میڈم، بچوں کو صحت مند بچوں کے زمرے میں لانے کے لیے ان کی شناخت، فہرست اور ٹریک اور ان کی پیروی کی جانی چاہیے۔

میٹنگ کے دوران، ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی نے صحت اور غذائیت کے اشارے کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت دی کہ آشا کے حساب سے پیش رفت کا جائزہ لیا جائے۔ غیر فعال اور کم ترقی یافتہ امیدیں کی نشاندہی کی جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ڈی ایم نے ہدایت دی کہ وی ایچ ایس این ڈی سیشن معیارات کے مطابق منعقد کیے جائیں اور تمام لاجسٹکس کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ ڈی ایم نے کہا کہ تمام سپروائزری افسران کو وی ایچ ایس این ڈی سیشن کا دورہ کرنا چاہئے اور اگر سیشن میں کوئی کوتاہی پائی جاتی ہے تو انہیں بہتر کیا جائے۔ سیم تعلیم کا جائزہ لیتے ہوئے، ڈی ایم نے ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر کو بلاک وار سیکنڈری اسکولوں کی فہرست تیار کرنے اور ڈیٹا درآمد کرنے کی ہدایت کی۔ جن اسکولوں میں آٹھویں جماعت پاس کرنے والے طلباء نے داخلہ لیا ہے ان کی تفصیلات رکھی جائیں اور جو بچے رہ گئے ہیں انہیں بھی داخلہ دیا جائے۔ آئی سی ڈی ایس ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ 11 سے 14 سال کی عمر کی لڑکیوں کی نشاندہی کریں جو اسکول نہیں جاتیں اور انہیں اسکولوں میں داخل کروائیں اور لڑکیوں کو حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں کا احاطہ بھی کریں۔

سڑک حادثے میں سگے بھائیوں کی موت

بارہ بنکی : (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بارہ بنکی کے محمد پور کھالا علاقے میں ٹرک کی زد میں آنے سے بائیک سوار دو سگے بھائیوں کی موت ہوگئی۔ پولیس ذرائع نے بدھ کو بتایا کہ محمد پور کھالا تھانہ علاقہ کے سکوہنا گاؤں کے رہنے والے سریش چندر کے چھ بیٹوں میں سے انشو (36) سب سے بڑا اور وجے کمار (16) سب سے چھوٹا تھا۔ دونوں لکھنؤ کے اوناری بہٹا میں ٹریکٹر ڈرائیور کے طور پر کام کرتے تھے۔ انشو اور وجے تقریباً ایک سال سے وہاں رہ رہے تھے۔ دونوں رکشا بندھن کے موقع پر اپنے گاؤں آئے تھے۔ یہ حادثہ منگل کی دیر شام لکھنؤ جاتے ہوئے ماتی گاؤں کے قریب پیش آیا۔ پولیس اسٹیشن انچارج اجے ترپاٹھی نے بتایا کہ حادثے کے بعد ٹرک ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا۔

جشنِ آزادی کے موقع پر مشاعرہ اور کوی سمّیلن

لکھنؤ : مولانا محمد علی جوہر فاؤنڈیشن اور امین سلونوی میموریل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام جشنِ آزادی کے موقع پر ایک مشاعرہ اور کوی سمیلن بمقام مولانا محمد علی جوہر فاؤنڈیشن ہال امین آباد میں ہوا جس کی صدارت رحمت لکھنوی اور نظامت آفتاب اثر ٹانڈوی نے کی۔ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ایم، اے، حبیب ایڈوکیٹ شریک محفل رہے۔

مقرر خصوصی کے طور پر سینئر سوشلسٹ رہنما اور اتر پردیش مسلم سماج کے صدر ایم، اے حبیب ایڈوکیٹ نے کہا وطن عزیز کی آزادی کے لئے اپنا سب کچھ لٹانے والے علماؤں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا بھارت میں انھیں بزرگوں کی قربانیوں کا ثمرہ ہے جو آج ہم ایک آزاد ملک کے شہری کی حیثیت سے اپنے دستور اساس کے نافض ہونے کی سالگرہ کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ اپنی صدارتی تقریر میں رحمت لکھنوی نے اس پروگرام سے تعلق بتاتے ہوئے کہا کہ اس میں میں تب سے شرکت کر رہا ہوں جب میں شاعر بھی نہیں تھا۔ مگر دعا کیا کرتا تھا کبھی مجھے بھی اس میں شرکت کا موقع ملے۔ اللہ نے میری مراد پوری کی اور میں ۱۹۹۲ء میں پہلی بار بحیثیت شاعر اس میں شامل ہوا۔ اور آج تک ہوں۔ امین سلونوی میموریل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے جنرل سکریٹری اور حسین امین مرحوم کے داماد محمد وقار احسن نے کہا کہ ان کے بعد میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں اور آپ لوگوں کے تعاون سے پروگرام کا انعقاد کرتا رہتا ہوں۔ جن شاعروں نے شرکت کی ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ رحمت لکھنوی، آفتاب اثر ٹانڈوی، ڈاکٹر ہارون رشید، عرفان لکھنوی، سلیم تابش، نصیر احمد نصیر، بشارت لکھنوی، رضوان احمد فاروقی، ارشد طالب، ابرار صارم لکھنوی، مزاحیہ شاعر گوگل ہندوستانی، عمر شریف مہوی، ڈاکٹر منصور حسن خاں، محمد علی علوی، ثاقب لکھنوی، کمال ادیب، عامر لکھنوی شرکاء شیخ فراست حسین، سیّد جاوید ہاشمی، نجم احسن، بلال احسن، یامین احسن، فیاض انصاری، شاداب انصاری، حافظ محمد نوشاد، محمد دلشاد آشو، قمر سیتاپوری، سلیم تابش، عتیق ارحم۔ آخر میں آفتاب اثر ٹانڈوی نے شعراء و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

مدارس اسلامیہ نے جنگ آزادی میں اہم رول ادا کیا: مولانا خالد رشید
سہ روزہ جشن آزادی کے تحت قومی پرچم پینٹنگ مقابلہ

لکھنؤ: (پی این ایس) ملک عزیز کو غیر ملکی قبضے سے آزاد کرانے میں مجاہدین آزادی کی قربانیاں نا قابل فراموش ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ انہیں یاد رکھیں۔ آج یہ مقابلے ان کو یاد کرنے کی کوشش ہیں۔ ملک کی آزادی کی حفاظت نئی نسل کی ذمہ داری ہے۔ اس طرح کی تقریبات کا مقصد نسل نو اور طلبہ کو اپنے اسلاف کے درخشاں کارناموں سے واقف کرانا ہے۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی ناظم دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل نے کیا۔ وہ آج دارالعلوم فرنگی محل میں وطن عزیز کی آزادی کی تقریبات کے سلسلے میں طلبہ کے مابین قومی پرچم (ترنگا) پینٹنگ مقابلے کے بعد طلبائے عزیز کو خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے کہا کہ اپنے ہی جیسے انسان کو غلام بنانے والا سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔ اسلام انسان کی غلامی کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ اسلام کی اس واضح ہدایت پر عمل کرتے ہوئے علمائے کرام نے برطانوی اقتدار

کا مقابلہ ہر قدم پر کیا اور ملک کو ان کے پنجۂ ستم سے آزاد کرانے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں اپنی جانوں کا نذرانہ خوشی خوشی پیش کیا۔ انگریزوں نے علمائے کرام کو خاموش کرانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ انہوں نے کہا کہ مداراس اسلامیہ نے جنگ آزادی میں قائدانہ رول ادا کیا۔ انگریزوں نے جب ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے ہندو مسلم کو آپس میں لڑانے کی ناکام کوشش کی تو علمائے فرنگی محل نے ہندو مسلم اتحاد کا نعرہ دیا اور مہاتما گاندھی نے فرنگی محل آکر انگریز ظالم سے وطن عزیز کو آزاد کرنے کے لیے حکمت عملی تیار کی۔ بالآخر ملک انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہوا۔ ان مقابلوں میں دارالعلوم اور شاہین اکیڈمی کے طلبہ وطالبات نے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ انہوں نے جنگ آزادی کے متعلق سوالات کے جوابات بڑے اچھے انداز میں دیے۔ قومی پرچم پینٹنگ مقابلے میں سینیر گروپ سے ارحم علی اول، طیب عزیز دوم، طاہر حسن سوم اور جونیر گروپ سے محمد الیاس اول، محمد ارمان دوم، محمد فیضان سوم انعام کے مستحق قرار پائے۔

رضوان سعید ایک فطری شاعر تھے: ڈاکٹر شاہنواز عالم

سلطانپور : رضوان سعید ایک ایسے شاعر تھے جنھوں نے فطری انداز میں انسانی احساسات وجذبات کی ترجمانی بخوبی کی ہے۔ ان کے یہاں شعری اوصاف کی مختلف جہتوں کا نظارہ بخوبی دیکھنے کو ملتا ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار ڈاکٹر شاہنواز عالم اسسٹنٹ پروفیسر اردو نے گزشتہ شب محلّہ گبھڑیہ واقع

ماسٹر جلال الدین کی قیام گاہ پر ضلع کے معروف شاعر رضوان سعید کی یاد میں منعقدہ ایک مشاعرے میں بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ڈاکٹر شاہنواز عالم نے کہا کہ رضوان سعید کی شاعری کا مطالعہ کرتے وقت زندگی کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ ناقد اور نثر نگار کمل نین پانڈے نے رضوان سعید کے شاعرانہ اوصاف پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رضوان سعید ایک ایسے شاعر تھے جن کے دروازے زندگی رقصاں نظر آتی ہے اگر انکو تلسی و میر سے جوڑا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ اس کے بعد مشاعرہ ہوا جسکی صدارت سماجوادی لیڈر محمد رضوان عرف پپونے کی اور نظامت کے فرائض حافظ حبیب احمد و عامل سلطانپوری نے انجام دیئے۔ مشاعرے کا آغاز عظمت سلطانپوری کی نعت سے ہوا اس مشاعرے میں حبیب اجملی ، ڈی ایم مصرا، مولانا عالم ندوی، ڈاکٹر شاہنواز عالم، ڈاکٹر منان سلطانپوری، ڈاکٹر وجہ القمر، عاقل سلطانپوری، الف سین قادری ، احمد نیاز رزاقی الہ آبادی، لئیق اثر، ظہیر احمد، عظمت سلطانپوری اور یوسف اجھوی نے اپنے کلام پڑھے۔ حبیب اجملی نے رضوان سعید کی اردو غزل اور ہندی کے کئی قطعات پیش کئے۔ ماسٹر جلال الدین نے آخر میں سب کا شکریہ ادا کیا۔

بہرائچ: ضلع مجسٹریٹ نے لیا فیملی آئی ڈی کا جائزہ

بہرائچ : (نامہ نگار) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی نے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں فیملی آئی ڈی کا جائزہ لیتے ہوئے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ ایسے محکموں کے ساتھ ہفتہ وار علیحدہ میٹنگ کریں جن میں افسران اور ملازمین کی بڑی تعداد موجود ہو تاکہ تمام افسران اور ملازمین کو ان کی فیملی آئی ڈی بنانے کی ترغیب دی جاسکے۔ میٹنگ میں عملی طور پر شریک ہونے والے ایس

ڈی ایم اور بی ڈی او کو بھی ہدایت دی گئی کہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے فیملی آئی ڈی بنانے کے لیے خصوصی کوششیں کریں تاکہ ضلع کے لیے مقرر کردہ ہدف وقت پر پورا ہو سکے۔ قابل ذکر ہے کہ ایسے خاندان جو نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ کے تحت نہیں آتے اور راشن کارڈ کے اہل نہیں ہیں، انہیں فیملی آئی ڈی پورٹل ''فیملی آئی ڈی'' ڈاٹ اپ ڈاٹ گورنمنٹ ڈاٹ ان کے ذریعے فیملی آئی ڈی فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ فیملی آئی ڈی لوگوں کے لیے مستقبل میں سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ ریاست میں رہنے والے خاندان جو سرکاری اسکیموں کا فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں وہ بھی رضا کارانہ طور پر فیملی آئی ڈی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ فیملی آئی ڈی بنانے کا عمل بہت آسان اور آسان ہے۔ دلچسپی رکھنے والے افراد گھر بیٹھے فیملی آئی ڈی بنا سکتے ہیں۔ فیملی آئی ڈی کے لیے درخواست دینے کے لیے دلچسپی رکھنے والے شخص کو فیملی آئی ڈی پورٹل ڈاٹ اپ ڈاٹ گورنمنٹ ڈاٹ ان پر کلک کرنا ہوگا۔ کلک کرنے کے بعد، جو صفحہ کھلتا ہے اس پر نام، آدھار سے منسلک موبائل نمبر، رہائش اور دیگر ذاتی معلومات بھریں اور اسے جمع کروائیں، آپ کو اپنے موبائل پر ایک او ٹی پی موصول ہوگا۔ جیسے ہی آپ او ٹی پی جمع کریں گے، متعلقہ خاندان پورٹل پر رجسٹر ہو جائے گا۔ حکومت کی طرف سے دیے گئے نظام کے مطابق شہری علاقوں کے لیے آن لائن درخواستیں متعلقہ ایس ڈی ایم تک پہنچیں گی اور دیہی علاقوں کے لیے دی گئی درخواستیں متعلقہ بی ڈی او کے پاس تحقیقات کے لیے پہنچیں گی۔

45 سال گزرنے کے بعد بھی مظلوموں کو نہیں ملا انصاف

مرادآباد عیدگاہ سانحہ کی برسی پر مسلم لیگ نے کیا احتجاج، مسجد خواجہ مصطفیٰ صاحب میں ہوئی دعا

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ۱۳/اگست ۱۹۸۰ مرادآباد عیدگاہ سانحہ کی ۴۵ ویں برسی پر انڈین یونین مسلم لیگ نے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی کلکٹریٹ میں احتجاج کیا اور فائرنگ کے شہداء کے لئے انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے صدر جمہوریہ ہند کو بذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مرادآباد ایک میمورنڈم ارسال کیا۔ علاوہ ازیں مسجد حضرت خواجہ مصطفیٰ صاحب واقع مغلپورہ دوئم میں عیدگاہ کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انکے بلند درجات کی دعا کی گئی۔ صدر جمہوریہ ہند کو بھیجے گئے مکتوب میں کہا گیا کہ مرادآباد عیدگاہ میں فائرنگ کے واقعے سینکڑوں بے گناہ افراد عیدگاہ میں نماز ادا کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے جس میں معصوم بچے بھی شامل تھے۔ یہ فرقہ وارانہ فساد نہیں تھا بلکہ پولس و انتظامیہ کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف ایک منصوبہ بند جابرانہ کارروائی تھی۔ عیدگاہ فائرنگ کے اس واقعے کی تحقیقات کے لیے جسٹس ایم پی سکسینہ کمیشن بنایا گیا تھا جس کی رپورٹ کو یو پی حکومت نے چالیس سال بعد ایوان میں پیش کیا جس میں انتظامیہ اور پولیس کو کلین چٹ دیدی گئی جبکہ مسلم لیگ کے ڈاکٹر شمیم احمد خان کو ملزم بنایا گیا۔ یہ رپورٹ مکمل طور پر غلط ہے اور اصل مجرموں پولیس و انتظامیہ کو بچانے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ مسلم لیگ اس رپورٹ کو رد کرتی ہے۔ ۴۵ سال گذرنے کے بعد بھی ان مظلوموں کو انصاف نہیں ملا۔ نہ تو فائرنگ کے مجرموں کو سزا دی گئی اور نہ ہی شہداء کے ورثاء کو کوئی معاوضہ دیا گیا۔ یہ ایک دستوری اور جمہوری ملک کے لیے انتہائی شرمناک صورتحال ہے۔ صرف مرادآباد ہی نہیں بلکہ سن ۱۹۷۶ کے مظفر نگر نس بندی واقعے سن ۱۹۸۷ کے میرٹھ ملیانہ ہاشم پورہ واقعے کے متاثرین کو بھی آج تک کوئی انصاف نہیں ملا۔ اس معاملے میں حکومت ہند کی وزارت داخلہ نے اتر پردیش حکومت کو کارروائی کرنے کی ہدایت دی تھی جس پر اتر پردیش حکومت نے ڈائریکٹر اقلیتی بہبود کو لکھا۔ بعد میں سرکار نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مرادآباد اور ایس ایس پی مرادآباد کو ضروری کارروائی کے لئے لکھا۔ لیکن اب تک اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ کہا گیا کہ مسلم لیگ حکومت کی جانب سے مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے خلاف احتجاج کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ مرادآباد عیدگاہ فائرنگ کے واقعے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کی جائے۔ فائرنگ کے مجرموں کی نشاندھی کر کے مقدمہ قائم کر کارروائی کی جائے۔ شہداء کے ورثاء کو مناسب معاوضہ ادا کیا جائے۔ احتجاج میں قومی نائب صدر کوثر حیات خاں، ضلع صدر عشرت حسین ایڈووکیٹ، شہر صدر محمد اسرار، شہر جنرل سکریٹری جمال عالم، سید غالب علی، سبط نبی اشرفی، تنویر احمد وغیرہ شامل رہے۔ دوسری جانب مسجد حضرت خواجہ مصطفیٰ صاحب واقع مغلپورہ دوئم میں عیدگاہ کے شہداء کو یاد کرتے ہوئے کہا گیا کہ آج کے ہی دن بدھ کے روز ۱۳/اگست ۱۹۸۰ مرادآباد عیدگاہ سانحہ پیش آیا۔ اس فائرنگ میں سینکڑوں بے گناہ افراد عیدگاہ میں نماز ادا کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے جس میں معصوم بچے بھی شامل تھے۔ شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انکے بلند درجات کے لئے دعا کی گئی۔ مولانا اختر الاسلام نے دعا کرائی۔ اس دوران مسجد ہذا کے متولی راحت خان، مفتی محمد عفان قاسمی، کوثر خان، مولانا محمد رہبر، خرم مرزا و دیگر افراد نے شرکت کی۔

کلکٹریٹ سے وکاس بھون تک نکالی بیداری ریلی

ہر گھر ترنگا ابھیان کے تحت، ڈی ایم نے بائک/سائیکل ریلی کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) حکومت کی ہدایات کے مطابق ضلع میں ہر گھر ترنگا ابھیان کے تحت روزانہ پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انوج سنگھ نے کلکٹریٹ کے احاطے سے بائک/سائیکل ریلی کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ ریلی کلکٹریٹ سے شروع ہو کر وکاس بھون کے احاطے میں اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی میں پی آر ڈی کے جوانوں، کھلاڑیوں، ہوم گارڈز، این سی سی اسکاؤٹ گائیڈز وغیرہ نے حصہ لیا۔ ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ نے کہا کہ ہر گھر ترنگا ابھیان کے تحت 13 سے 15 اگست 2025 کے درمیان بڑے پیمانے پر مختلف قسم کے پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ان پروگراموں کا بنیادی مقصد ضلع کے باشندوں کو بڑے پیمانے پر اس مہم کے ساتھ جوڑنا اور عوامی سطح پر اس بات کو یقینی بنانا ہے۔

اس موقع پر پروجیکٹ ڈائرکٹر ڈی آر ڈی اے نرل دویدی، ڈسٹرکٹ یوتھ ویلفیئر آفیسر جتن راٹھی، ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر سنیل کمار وغیرہ موجود ہے۔

ایس پی لیڈران نے بدعنوانی پر بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا

ضلع سماج وادی پارٹی کی میٹنگ کا ضلع دفتر چکر کی ملک پر انعقاد

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ضلع سماج وادی پارٹی کی ایک میٹنگ سماج وادی پارٹی کے ضلع دفتر چکر کی ملک میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں کہا گیا کہ بی جے پی 'حق ماری اور متماری' سے جمہوریت کو ختم کرنے کی جو سازش رچ رہی ہے، ہم سب مل کر اس کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ضلع صدر جیویر سنگھ یادو نے سماج وادی پارٹی کے ضلع دفتر میں منعقدہ ماہانہ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی بعض اوقات کچھ لوگوں کی ملی بھگت سے اپنے حامیوں کے نام فرضی ووٹروں کے طور پر شامل کرتی ہے۔ بی جے پی بعض اوقات حکمران ذات کے عہدیداروں کے ساتھ مل کر اپنے مخالفین کے ووٹروں کے نام حذف کر دیتی ہے۔ بی جے پی اپنے منتخب لوگوں کو بوتھ پر کھڑا کرتی ہے اور انہیں جعلی ووٹ ڈالنے کا 'ٹارگٹ' دیتی ہے۔ بعض اوقات لوگوں کو بندوق تان کر ووٹ دینے سے روکتی ہے اور اپنے حامیوں کو ایک سے زیادہ ووٹ ڈالنے کے لیے حاصل کرتی ہے۔ بی جے پی اپنے حامیوں کے لیے جعلی آئی ڈی بناتی ہے اور اپنے لیے جعلی ووٹ ڈالتی ہے۔ کبھی کبھی طاقت کا استعمال کر کے ای وی ایم کو بدل دیتی ہے۔ عوام اب بی جے پی کی اس چال کو سمجھ چکے ہیں۔ اب عوام نہ تو ایسی حرکتوں میں پھنسیں گے اور نہ ہی ان واقعات سے گمراہ ہوں گے۔ ماہانہ میٹنگ میں لکھن سنگھ سینی، اطہر حسین انصاری، فرقان علی ناظم سیفی، جی منو قریشی، شیری گل، فراست حسین گاما، دھرمیندر یادو، وید پرکاش سینی، پردیپ پشپاکر، پردیپ یباشاکر، دھرمیندر یادو اور دیگر نے شرکت کی۔ جنے کمار پرجاپتی، حسنین اختر، انیس الدین کاتب وغیرہ نے خطاب کیا۔ دانش مرزا، بلکیشن شرما، سردار سنگھ پال، شنکر لال سینی، صغیر احمد، شریف سلمانی، ظاہر عالم، صغیر احمد گووند پرجاپتی، جنیل عابدین، محمد ذاکر، جنید اشرفی، وریندر پرساد، راجیو یادو، رمیش سینی، باجد ملک، الیاس، پریمپال وغیرہ شامل رہے۔

رام گنگا میں ڈوبنے والے سپاہی کی لعش 24 گھنٹے بعد ملی

پولیس لائنز میں پولیس افسران نے خراج عقیدت پیش کیا، اہل خانہ کا رو رو کر برا حال

متوفی کانسٹبل مونو کی آخری رسومات میں ارتھی کو کاندھا دیتے ڈی آئی جی، ایس ایس پی و دیگر

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) رام گنگا سیلاب میں بہہ جانے والے سپاہی مونو کی لعش 24 گھنٹے بعد رام گنگا ندی میں ملی۔ سپاہی کی لعش سیلاب میں دلدل میں دھنس گئی تھی۔ لعش جائے وقوعہ سے 50 میٹر کے فاصلے پر ملی۔ پوسٹ مارٹم کے بعد لعش کو پولس لائن لایا گیا، جہاں ڈی آئی جی منیراج جی اور ایس ایس پی ستپال انٹل سمیت دیگر پولیس افسران نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ سپاہی مونو مرادآباد کے ڈلاری پولیس اسٹیشن میں تعینات تھے۔ مونو پیر۔منگل کی رات تقریباً 2.30 بجے رام گنگا کے سیلاب میں بہہ گئے تھے۔ یہ حادثہ مرادآباد کے ڈلاری تھانہ علاقے کے چٹکلی گاؤں کے قریب پیش آیا۔ حادثے کے وقت سپاہی مونو گشت پر تھے۔ ماہی گیروں کا جال سڑک پر پڑا دیکھ کر مونو یہ سوچ کر اپنے پیروں سے ہٹانے لگا کہ کہیں کوئی راہگیر جال میں پھنس کر سیلاب میں بہہ جائے۔ لیکن اس کوشش میں ماہی گیری کا جال سپاہی مونو کی ٹانگ میں پھنس گیا اور وہ سیلاب کے تیز بہاؤ میں بہہ گئے۔ حادثے کے بعد سے غوطہ خور اور پولیس کی ٹیمیں مسلسل سپاہی مونو کی تلاش کر رہی تھیں۔ ڈی آئی جی منیراج جی اور ایس ایس پی ستپال انٹیل موقع پر رہے اور اس ریسکیو آپریشن کی نگرانی کی۔ بدھ کو مونو کی لعش جائے حادثہ سے تقریباً 50 میٹر دور ملی۔ مونو کی لاش سیلاب زدہ علاقے میں ایک کھائی میں دلدل میں دب گئی۔ پانی کے تیز بہاؤ نے اسے گہرائیوں میں کھینچ لیا تھا۔ متوفی سپاہی مونو کمار ولد چندر سین آبائی طور پر موضع بھیٹا حاجی پور تھانہ لونی بارڈر ضلع غازی آباد کے ساکن تھے۔ وہ یو پی پولیس میں ۱۱ جولائی ۲۰۱۸ میں کانسٹبل کے عہدے پر بھرتی ہوئے تھے۔ مونو کمار کی اچانک موت سے انکے گھر میں کہرام مچا ہوا ہے۔ اہل خانہ کا رو رو کر برا حال تھا۔

ایم ایم سکول کے بچوں نے ترنگا ریلی نکالی

دیوبند (عارف عثمانی) آزادی مہوتسو کے موقع پر ایم ایم پبلک اسکول میں طلباء نے ترنگا ریلی نکالی۔ طلباء نے ہاتھوں میں پرچم اٹھائے حب الوطنی کے نعرے بلند کئے۔ محلہ خانقاہ میں واقع سکول میں ترنگا ریلی کا افتتاح مجلس اتحاد ملت کے قومی سکریٹری اطہر عثمانی نے کیا۔ یہ ریلی اسکول سے شروع ہوئی اور خانقاہ چوک، قاسم پورہ مارگ، دارالعلوم وقف، شیخ الہند کالونی سے ہوتی ہوئی اسکول کے احاطے میں اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر اطہر عثمانی نے بچوں کو آزادی کی اہمیت بتائی۔ اس موقع پر پرنسپل عفت فاطمہ، ٹیچر نشاط فاطمہ، خورشیدہ خاتون وغیرہ موجود تھیں۔

دارالعلوم امدادیہ گڑھی میں جمعیۃ علماء ہریانہ پنجاب کا عاملہ کا اجلاس منعقد

حافظ مطلوب حسن نے ضابطہ انتخاب جو جمعیۃ علماء ہند کے دستور کی دفعات کی روشنی میں ہے اسے پڑھ کر سنایا

دیوبند عارف عثمانی) یمنا نگر کے دارالعلوم امدادیہ گڑھی میں مولانا علی حسن مظاہری صدر جمعیۃ علماء ہریانہ پنجاب ہماچل چنڈی گڑھ کی صدارت میں عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا، تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کی آغاز ہوا، ناظم اجلاس مولانا عبداللہ خالد قاسمی خیرآبادی ناظم تنظیم جمعیۃ علماء ہریانہ پنجاب ہماچل چنڈی گڑھ نے سابقہ کارروائی سنائی اور تمام ارکان عاملہ و مدعوئین خصوصی نے اس کی توثیق کی۔

جمعیۃ علماء ہریانہ پنجاب ہماچل چنڈی گڑھ کے نائب خزانچی حافظ مطلوب حسن نے ضابطہ انتخاب جو جمعیۃ علماء ہند کے دستور کی دفعات کی روشنی میں ہے اسے پڑھ کر سنایا۔ ایجنڈہ کے مطابق نئے ٹرم کے لیے تینوں صوبوں کے اضلاع کے انتخاب کے لیے آبزرور اور تاریخ کی تعیین اتفاق رائے سے کی گئی اور یہ بھی طے ہوا کہ میوات کے اضلاع کے انتخاب کے لیے ناظم جمعیۃ علماء ہریانہ پنجاب ہماچل چنڈی گڑھ مولانا یحییٰ کریمی سے درخواست کی جائے کہ اس کا مکمل نظام بنا کر یہ انتخابی عمل ماہ ستمبر میں پورا کر لیں۔ صوبائی انتخاب کے لیے جگہ کی تعیین کی بابت یہ طے پایا کہ انتخابی اجلاس دارالعلوم امدادیہ گڑھی یمنا نگر میں رکھا جائے اور دہلی دفتر کو ارکان عاملہ کی اس تجویز کی اطلاع اس صراحت کے ساتھ کر دی جائے کہ ذمہ داران جمعیۃ علماء ہند اس سلسلہ میں ستمبر کے آخری عشرہ کی جو تاریخ اور جگہ متعین فرمائیں وہ ہم سب کو منظور ہوگا۔ عاملہ کی اس میٹنگ میں مولانا محمد اکرام پپلی مزرعہ، مولانا محمد عالم ہماچل مولانا حکیم الدین ہماچل، منشی مہدی حسن، حافظ گلزار احمد، حافظ لیاقت، مولانا شریف احمد پپلی مزرعہ، مولانا مہتاب عالم صوابڑی، مولانا سلیم احمد گڑگاؤں، مولانا عبدالمجید میوات، مولانا علی حسن کاسلی، مولانا عبدالستار طاہر پور، چودھری محمد ایوب چیرمین بلاسپور، مولانا محمد عارف گڑھی جلالپور، مولانا رضوان گڑھی جلالپور اور حافظ محمد احمد رشید یمنا نگر وغیرہ خاص طور پر شریک رہے۔

جامعہ رحمت گھگرولی میں منعقد ہوگا رابطہ مدارس شاخ مغربی یوپی زون کی مجلس عمومی کا اجلاس

دیوبند (عارف عثمانی) رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند شاخ مغربی یوپی زون نمبر 3 کا تیسرا اجلاس مجلس عمومی 17 اگست 2025ء بروز اتوار، جامعہ رحمت (عربک کالج) گھگرولی میں منعقد کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں دونوں اضلاع، سہارن پور وشاملی، کے تمام مربوط مدارس کے ذمہ داران و ارباب حل وعقد شریک ہوں گے۔ اجلاس میں مہمان خصوصی کے طور پر دارالعلوم دیوبند کے مہتمم وشیخ الحدیث وکل ہند صدر رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ مولانا مفتی ابوالقاسم شرکت کریں گے۔ اس موقع پر مدارس اسلامیہ کے تحفظ، ترقی، تعلیمی و تربیتی معیار کی بلندی، عصری چیلنجز کے مقابلے، اور باہمی رابطہ و ہم آہنگی کے فروغ جیسے اہم موضوعات زیر بحث آئیں گے، نیز ملت کے دینی و ملی مستقبل کے لیے گراں قدر تجاویز اور عملی فیصلے ان شاء اللہ طے پائیں گے۔ مولانا محمد عاقل قاسمی صدر رابطہ مدارس شاخ مغربی یوپی زون نمبر 3 نے تمام مربوط مدارس کے ذمہ داران سے اپیل کی ہے کہ وہ اجلاس میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں، اور مدارس اسلامیہ کی بقا و استحکام اور تعلیم و تربیت کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے پیش کی جانے والی تجاویز کو توجہ سے سنیں اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔

سکریٹری رابطہ مدارس شاخ مغربی یوپی زون نمبر 3 مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے اجلاس کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے زون کی مجلس عمومی کا تیسرا اجلاس ہے، جس کی میزبانی کا اعزاز اس بار جامعہ رحمت گھگرولی کے حصہ میں آیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اطلاع دراصل زون کے تمام ذمہ داران مدارس کے لیے باضابطہ دعوت نامہ بھی ہے، اس لیے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ حضرات اسے دعوتِ شمولیت سمجھ کر ضرور تشریف لائیں اور اجلاس کی افادیت میں اضافہ فرمائیں۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ اس اجلاس کے نتائج مدارس اسلامیہ کے تعلیمی و انتظامی ڈھانچے کو مزید مستحکم کرنے میں سنگِ میل ثابت ہوں گے۔

اے ایم یو میں یوم آزادی کی تقریبات: وکست بھارت یووا کنیکٹ، ہر گھر ترنگا مہم، ثقافتی پروگرام، شجرکاری اور حب الوطنی پر مبنی سرگرمیاں منعقد

علی گڑھ: (پریس ریلیز) علیگڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں ملک کے 79 ویں یوم آزادی سے قبل متعدد سرگرمیاں جوش و خروش کے ساتھ منعقد کی جا رہی ہیں جس میں وکست بھارت یووا کنیکٹ اور ہر گھر ترنگا جیسے قومی موضوعات کے تحت متعدد پروگرام شامل ہیں۔ یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات، اسکولوں اور ثقافتی اکائیوں کی جانب سے یہ سرگرمیاں منعقد کی گئیں، جن میں اساتذہ، طلبہ، اور عملہ کے اراکین نے بھرپور شرکت کی۔ کلچرل ایجوکیشن سینٹر (سی ای سی) میں 'وکست بھارت 2047 میں نوجوانوں کا کردار' موضوع پر ایک گروپ ڈسکشن منعقد کیا گیا، جسے یونیورسٹی ڈیبیٹنگ اینڈ لٹریری کلب اور کلب فار شارٹ ایوننگ کورسز نے مشترکہ طور پر ترتیب دیا تھا۔ ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی، پروفیسر محمد نوید خان اور پروفیسر نازیہ حسن نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں قابل تجدید توانائی، شجرکاری، دیہی ترقی، کم لاگت کی ہاؤسنگ، شمولیتی تعلیم، اور خواتین کو بااختیار بنانے جیسے موضوعات پر کام کرنے کی تلقین کی۔ سی ای سی کے اراکین نے بنیادی ڈھانچہ کی ترقی، خلائی تحقیق کی کامیابیاں، نئی تعلیمی پالیسی، تعلیم میں مصنوعی ذہانت کا کردار، یو پی آئی کے ذریعے مالی قیادت، اور ماحولیاتی آگہی جیسے اہم امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حکومت ہند کی اسکیموں جیسے بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ، دیہی رہائشی اسکیمیں، اور محروم طبقات کے لیے اقدامات بھی زیر بحث آئے۔ یہ سیشن مس آمنہ عاصم اور مس مدیحہ ناز کی نظامت میں مکمل ہوا۔ اختتام پر شرکاء کو سال 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے اختراع، کاروبار، اور بیداری سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کرنے کا حلف دلایا گیا۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کی پروفیسر نشاط نے دماغی صحت سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرتے ہوئے طلبہ کی کاؤنسلنگ کی اہمیت اجاگر کی۔ پروفیسر رفیع الدین اور ڈاکٹر نشید امتیاز نے ادارہ جاتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا، جبکہ ڈاکٹر سارہ جاوید نے پروگرام کی نظامت کی۔ نعرہ نویسی کے مقابلے میں شیرین بدرقہ، فِلزہ کاکل اور عارفہ شکیل بالترتیب اول، دوم اور سوم انعام حاصل کیا۔ شعبہ عمرانیات نے یوم آزادی کے موقع پر 'ایک درخت لگائیں، ایک مستقبل بنائیں' کے نعرے کے ساتھ شجرکاری مہم کا انعقاد کیا۔ اس کے بعد 'میرا ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کا تصور' موضوع پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ پروفیسر محمد اکرام نے خطاب کیا۔ ان کے ساتھ ہی 20 طلبہ نے معاشی ترقی، سماجی انصاف، ثقافتی تنوع اور پائیداری پر اظہارِ خیال کیا۔ تقریری مقابلے میں بدرعالم نے پہلا مقام اور سید علیہ فاطمہ نے دوسرا مقام حاصل کیا۔ فیکلٹی آف ایگریکلچرل سائنسز نے ہر گھر ترنگا مہم کے تحت ترنگا ریلی نکالی، جس کی قیادت ڈین پروفیسر رئیس اللہ خان نے کی۔ طلبہ، اساتذہ اور عملے نے جوش و خروش سے شرکت کی۔ یہ پروگرام پروفیسر اقبال احمد کی زیرنگرانی ترتیب دیا گیا جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج کے شعبہ فزیالوجی نے وکست بھارت ایٹ 2047 یووا کنیکٹ کے تحت شجرکاری مہم کا اہتمام کیا اور اشوک و گل مہر کے پودے لگائے گئے۔

پنجابی کے لئے شاہ مکھی اور گرمکھی دونوں رسم الخط مستعمل ہیں اور پنجابی کو کسی میں بھی کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا۔ نعرے بازوں اور سیاسی مفاد پرستوں کو زبان سے نہیں اپنے مفادات سے غرض ہوتی ہے کہ ایک صوبے کو زبان بلکہ لہجوں کی بنیاد پر تقسیم کر لو، اور کچھ نہیں تو ایک نئی اسمبلی، وزراء اور مشیروں کی جماعت کے علاوہ ایک وزیرِ اعلیٰ اور ایک گورنر کی جگہ تو بنے گی، کچھ نہ کچھ لے ہی مریں گے۔ متعدد زبانیں ایک ہی رسم الخط میں بھی ہو سکتی ہیں۔

اردو، پنجابی اور فارسی رسم الخط

اردو کی پیدائش اور اس کی تاریخ کے حوالے سے بہت زیادہ تحقیقاتی مواد بھی موجود ہے اور تجزیاتی بھی۔ اردو اور پنجابی لکھتے پڑھتے ایک عمر گزار لینے کے بعد ہماری یہ رائے پختہ سے پختہ تر ہو گئی ہے کہ اردو نے پنجابی کی کوکھ سے جنم لیا ہے، کوئی اس کو مانے یا نہ مانے۔ زبان کے پیدا ہونے میں کسی شہر کسی صوبے کی کوئی قید نہیں لگ سکتی۔ اردو کے لفظیاتی سرمائے اور جملے کی ساخت کا تجزیہ کریں تو پورے ہندوستان، ایران، عربستان سے کہیں زیادہ، اس کے خدوخال پنجابی زبان سے پیوستہ نظر آتے ہیں۔ پنجابی کے ساتھ ایک المیہ یہ بھی ہوا ہے کہ طالع آزماؤں نے اس کے علاقائی لہجوں کو لہجے ماننے کی بجائے الگ الگ زبانوں کی حیثیت دینے پر ساری توانائیاں صَرف کر دیں۔ اس کے باوجود پنجابی آج بھی ہزارہ سے بہاول پور اور دلی سے پشاور تک معروف اور مستعمل ہے، پنجابی کا کلاسیکی ورثہ اس امر کا شاہد ہے۔

پنجابی کے مختلف لہجوں اور املاء پر کام کرنے کے دوران ایک ایسا تجربہ بھی ہوا جس نے اس خیال اور یقین میں بدل دیا کہ پنجابی اردو کی ماں ہے۔ ذخیرۂ الفاظ کا جائزہ لینا ہو تو اردو کی کوئی سی ڈکشنری اٹھا لیجئے اور الف ممدودہ سے مطالعے کا آغاز کر دیجئے۔ اردو اور پنجابی کے اسماء میں کہیں کہیں لہجے کا فرق ضرور ہے، ذخیرۂ الفاظ میں اتنی سانجھ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اردو کے نین نقش، چال ڈھال، رنگ روپ سارا اپنی ماں پنجابی پر ہے۔ اتنا ضرور ہوا ہے کہ بیٹی کو زمانے کی ہوا لگ گئی اور وہ کچھ نکھر گئی ہے۔ عربی اور فارسی کا جتنا اثر اردو نے قبول کیا، کم و بیش اتنا ہی پنجابی نے بھی قبول کیا ہے۔ اردو نے افعال و مصادر کی ساخت میں بھی پنجابی کا سارا نظام اپنایا ہے، ضرب الامثال اور محاورے بھی اکثر پنجابی والے ہیں، اسماء تو ہیں ہی! زبان اور زبان کے اشتراک میں سب سے اہم بات جملے کی ساخت ہوتی ہے۔ ایک جملے کا تقابلی جائزہ ہی بہت کافی ہوگا (پھیلانے کو جتنا چاہے پھیلا لیں)۔

اردو: ماں تین دن سے بیمار پڑی ہے۔ کسی نے کوئی دوائی لا کر نہیں دی۔
پنجابی: ماں تناں دناں توں بیمار پئی اے۔ کسے نے کوئی دوائی لیا کے نہیں دتی۔
عربی: کانت الام مریضة لمدة ثلاثة ایام۔ لا احد جاء بای دواء۔
فارسی: مادر سہ روز بیمار شدہ است۔ ہیچ کس ہیچ داروی بہ ارمغان نیاورد۔
نوٹ: مندرجہ بالا پنجابی شاہ مکھی یعنی فارسی رسم الخط میں ہے اور معروفِ عام ہے۔

بہ این ہمہ یہ امر بالکل واضح ہے کہ اردو اور پنجابی میں باہم ترجمہ لفظ بہ لفظ (اسی ترتیب میں) ممکن ہے۔ جو عربی اور فارسی میں بھی ممکن نہیں۔ گرمکھی لپی بھارتی پنجاب والوں تک محدود ہے۔ مگر اس حقیقت سے انکار بھی ممکن نہیں کہ عالمی سطح پر گرمکھی کو پنجابی کا رسم الخط جانا اور مانا جا رہا ہے۔ پاکستانی پنجاب کی آبادی دس کروڑ اور بھارتی پنجاب کی آبادی تین کروڑ ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہوئی کہ شاہ مکھی لکھنے والوں کے بہت سارے برخود غلط دماغوں نے اس کی ترویج سے کہیں زیادہ محنت اس کی تخریب اور حصے بخرے کرنے پر صرف کی۔ اب تو پنجابی کو گھروں سے نکال باہر پھینکا جا رہا ہے، سکول میں تو اسے داخلہ ہی نہیں ملا۔

ہندی کا رسم الخط دیوناگری سے ماخوذ ہے (بائیں سے دائیں)، لفظیات کا جھکاؤ واضح طور پر سنسکرت کی طرف ہے، بیسویں صدی کے نصف آخر سے پاکستانی اور ہندوستانی اردو میں خاصا بُعد پیدا ہوا ہے۔ انگریزی تو ہے ہی بدیسی زبان کہ اس کا رسم الخط، اسماء و افعال، اصول و قواعد اور ترتیب نحوی کے علاوہ صوتی نظام اردو سے قطعی مختلف ہے۔ واضح رہے کہ زبان اور رسم الخط دو مختلف چیزیں ہیں۔ ایک ہی زبان ایک سے زیادہ رسوم الخط میں بھی لکھی جا سکتی ہے تاہم وہ سارے یکساں طور پر مفید نہیں ہو سکتے۔ پنجابی کے لئے شاہ مکھی اور گرمکھی دونوں رسم الخط مستعمل ہیں اور پنجابی کو کسی میں بھی کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا۔ نعرے بازوں اور سیاسی مفاد پرستوں کو زبان سے نہیں اپنے مفادات سے غرض ہوتی ہے کہ ایک صوبے کو زبان بلکہ لہجوں کی بنیاد پر تقسیم کر لو، اور کچھ نہیں تو ایک نئی اسمبلی، وزراء اور مشیروں کی جماعت کے علاوہ ایک وزیرِ اعلیٰ اور ایک گورنر کی جگہ تو بنے گی، کچھ نہ کچھ لے ہی مریں گے۔ متعدد زبانیں ایک ہی رسم الخط میں بھی ہو سکتی ہیں۔ اردو، پنجابی، فارسی، عربی کے علاوہ پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، ہندکو، شینا، وغیرہ اور اتاترک سے پہلے کی ترکی، سب فارسی رسم الخط میں ہیں۔ بہ این ہمہ ایک زبان کا ایک خاص رسم الخط اختیار کرنا ایک مستقل موضوع ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اردو کی سب سے زیادہ پذیرائی پاکستانی پنجاب نے کی ہے۔ گلی محلے اور بازار میں، دفاتر میں، بس سٹاپ، ریلوے سٹیشن اور ہوائی اڈوں پر، جلسہ گاہوں اور تقریبات میں، کارخانوں میں، جتنا رواج اردو کا پاکستانی پنجاب میں ہے کسی اور صوبے میں نہیں۔ اب تو اہلِ پنجاب کے گھروں میں بھی پنجابی کی جگہ اردو نے لے لی ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ بعض

مواقع پر پنجابی میں بات کرنا بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اس میں دیگر سماجی عوامل کے علاوہ یہ حقیقت بھی کارفرما ہے کہ پنجابی اور اردو میں کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ اس رویے سے عوام الناس میں تحریری پنجابی کے پہنچنے کی رفتار جو پہلے ہی سست تھی، مزید سستی کا شکار ہوئی ہے۔ تاہم اردو نے عوامی اور اشرافی دونوں سطحوں پر ترقی کی ہے اگرچہ اردو کو ویسی سرکاری سرپرستی حاصل نہیں رہی جو ہونی چاہئے تھی۔ انگریز سرکار کو یہاں سے گئے پون صدی ہو گئی مگر سرکاری دفاتر اور تعلیمی ذرائع کی زبان ہنوز انگریزی ہے، بلکہ پہلے سے زیادہ انگریزی ہے۔ یہ ایک اور المیہ ہے کہ عدالتِ عظمیٰ کے حکم نامے کو بھی مِسلوں میں دبے تین برس ہو چلے ہیں۔ اردو میں مستعمل بعض مرکب حروف (لھ مھ نھ) پر یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ یہ حروف ہندی میں نہیں ہیں اور نہ ہی دیوناگری خط میں ہیں، تو یہ اردو میں کہاں سے آ گئے۔ اس پر ہمارا بہت واضح مؤقف ہے کہ: (اول): اردو نے فارسی کو اپنا رسم الخط بنایا ہے دیوناگری کو نہیں۔ ہندوستان میں بولی جانے والی وہ آوازیں جو اردو میں داخل ہیں (ٹ، ڈ، ڑ، بھ، پھ، تھ، ٹھ: پوری سیریز) جن کے لئے فارسی رسم الخط میں کوئی حرف مختص نہیں تھا، اردو نے فارسی کے حروف ہجاء میں کچھ بدل کر کچھ گھٹا بڑھا کر وہ آوازیں حاصل کر لیں۔ اردو میں "آدھے اکھر" بھی نہیں ہیں۔ ہم نے (ی، ر، و) کو پورا لکھ کر آدھا پڑھ لیا، اور اپنا مسئلہ حل کر لیا۔ گرمکھی والوں نے بھی بندی لگا کر نئے حرف بنا لئے۔ دیوناگری والے بھی کر سکتے ہیں، اگر وہ پسند کریں۔ بلکہ دیوناگری تو گورمکھی کی ماں ہے۔

(دوم): دیوناگری کے پاس (ذ زض ظ) کی آوازیں ہیں ہی نہیں۔ وہ جیم کی آواز سے کام چلا رہے ہیں، بندی انہوں نے بھی لگائی ہے۔ پھر (ت ط) ہے، (ق ک) ہے، (گ غ) ہے، (خ کھ) ہے، (ح ہ) ہے، (ع ا) ہے، ان جوڑوں کے لئے ان کے پاس ایک ایک آواز ہے، جو اردو کے لئے کافی نہیں۔ موجودہ منظرنامے میں یہ اگر مجبوری ہے تو دیوناگری کے خط کی ہے نہ کہ اردو زبان کی۔ اور آپ کے قاری کی مجبوری یہ ہے کہ وہ وہی کچھ پڑھے گا اور ویسے ہی پڑھے گا جیسے آپ نے لکھا ہے۔ یہی کچھ لھ، مھ، نھ کے ساتھ ہے کہ ہمیں اردو میں بھی اور پنجابی (شاہ مکھی) میں بھی ان آوازوں کے لئے حروف کی ضرورت تھی، سو ہم نے وضع کر لئے۔ رومن یہاں بھی خارج از بحث ہے۔ ■

بد شگونی

کسریٰ شاہ ایران جلوس کی شکل میں کہیں جا رہا تھا۔ اسے راستے میں ایک کانا شخص نظر آیا۔ اس نے اسے گرفتار کر لیا۔ واپسی پر اسے آزاد کر دیا اور بتایا کہ میں نے بدفالی کی وجہ سے تمہیں پکڑا تھا۔ وہ آدمی کہنے لگا آپ تو مجھ سے بھی زیادہ بدبخت ہیں کیونکہ آج جب آپ گھر سے نکلے تو مجھ سے ملاقات ہوئی۔ لیکن جب میں نکلا تو آپ سے آمنا سامنا ہو گیا اور آپ نے مجھے گرفتار کر لیا۔ یہ سن کر بادشاہ نے بدشگونی چھوڑ دی۔

بزنس

ایک تاجر کا کہنا ہے کہ ”صحرا میں سفر کرتے ہوئے مجھے پانی کی ضرورت پڑی۔ اسی دوران ایک بدو آیا جس کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں نے اس سے پانی مانگا تو اس نے پانچ درہم طلب کئے۔ میں نے اسے پانچ درہم دیئے اور مشکیزہ لے لیا۔ پھر اسے کہا کہ ستو پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: لاؤ۔ میں نے اسے گھی میں ملے ہوئے ستو دیئے۔ وہ ستو کھانے لگا یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر گیا۔ پھر جب اسے پیاس لگی تو اس نے مجھ سے پانی مانگا۔ میں نے کہا: ایک پیالہ پانچ درہم میں دوں گا۔ اس طرح میں نے پانچ درہم بھی واپس لے لیے اور پانی بھی بچ گیا۔“

جنگ میں پرندے گیت نہیں گاتے

جب جنگ کے سائرن بجے تو ہم دریا میں تیر رہے تھے اور پرندے اپنے گیت گاتے ہوئے دُور کے دیسوں سے ہجرت کر کے ہمارے دریا کے پانیوں پر اُتر رہے تھے۔ سائرن بج اٹھے اور ہم گھروں کی جانب دوڑے جہاں دروازوں پر خوف سے بھری آنکھیں ہماری منتظر تھیں۔

’چھپ جاؤ، چھپ جاؤ، اس سے پہلے کہ دشمن تمہیں دیکھے، تم سب اپنے تاریک کمروں میں چھپ جاؤ۔‘ سو ہم اپنے تاریک کمروں میں چھپ گئے، جہاں روشنی کی کرنیں بس جھریوں سے جھانکا کرتی تھیں جن کے ذریعے ہم تاریکی میں اپنے راستے تلاشتے تھے۔ جنگ میں معلوم نہیں پرندے کہاں جاتے ہیں کہ ان دنوں تاریک کمروں کی جھریوں سے ہم جب بھی باہر دیکھتے ہمیں کوئی پرندہ نظر نہ آتا، درختوں کی شاخیں اپنے پتے گرا کر بانجھ ہو چکی تھیں اور ان پر کوئی گھونسلہ نہیں تھا۔ میرا بھائی جسے پرندوں کے گیتوں سے عشق تھا وہ ابا سے بار بار پوچھتا تھا، ’ابا دریا کے پانیوں پر اُترتے پرندے اب کہاں ہوں گے؟ کیا وہ ابھی بھی گیت گا رہے ہوں گے؟‘

’جنگ میں پرندے گیت نہیں گاتے میرے بچے‘، ابا نے انتہائی دُکھ بھرے لہجے میں یہ بات سمجھائی۔ ■

بڑھاپا اور جرم قبول کرنا آسان نہیں

• مرزا یاسین بیگ

بڑھاپا پوچھ کر آتا ہے نہ دھکے دینے سے جاتا ہے۔ یہ مشرق میں مرض اور مغرب میں زندگی سے انجوائے کرنے کا اصل وقت سمجھا جاتا ہے۔ بڑھاپے میں دانت جانے لگتے ہیں اور دانائی آنے لگتی ہے۔ اولاد اور اعضاء جواب دینے لگتے ہیں۔ بیوی اور یادداشت کا ساتھ کم ہونے لگتا ہے۔ خوراک اور صحت آدھی رہ جاتی ہے۔ نظر اور بال بھی کم ہونے لگتے ہیں۔ بڑھاپا آتا ہے تو مرتے دَم تک ساتھ نبھاتا ہے۔ بڑھاپے کی پہلی نشانی یہ ہوتی ہے کہ حسین لڑکیاں ”انکل“ کہہ کر پکارنے لگتی ہیں۔ ہاتھ میں رعشہ یا چھڑی آ جاتی ہے۔ شوگر کا حساب پل پل رکھنا پڑتا ہے۔ میٹھی نظر ڈالنا بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ چہرے پر چشمہ اور جھریاں جگہ پانے لگتی ہیں۔ بال اچانک کالے سے گورے ہونے لگتے ہیں۔ گھٹنوں اور دل میں درد رہنے لگتا ہے۔ انسان دو چیزیں مشکل سے قبول کرتا ہے۔ اپنا جرم اور اپنا بڑھاپا۔ ہمارا بچپن دوسروں کی دلجوئی اور خوشی کے لیے ہوتا ہے، جوانی صرف اپنے لیئے ہوتی ہے اور بڑھاپا ڈاکٹروں کے لیے۔ جب بار بار اللہ، ڈاکٹر اور بیوی یاد آنے لگے تو سمجھ لیں آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ بڑھاپے کا ایک مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ بے ضرر ہوتے جا رہے ہیں، اپنے سوا کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جب بچے آپ کو نانا، دادا کہہ کر اور حسین لڑکیاں انکل کہہ کر پکارنے لگیں تو تردد سے کام نہ لیں، تنہائی پاتے ہی غم بھلانے کے لئے سیٹی بجائیں کیونکہ آپ سیٹی ہی کے قابل رہ گئے ہیں۔ بڑھاپے میں اگر اولاد آپ کی خدمت کرتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے ان کی تربیت اور اپنی لائف انشورنس پر پورا دھیان دیا ہے۔

”مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا“ یہ ایک نہیں ہزاروں بوڑھوں کا قول ہے۔ بوڑھا ہونا الگ چیز ہے اور بوڑھا دکھائی دینا الگ۔ ہر بوڑھے میں ایک بچہ اور جوان چھپا ہوتا ہے۔ بوڑھا ہونا آسان کام نہیں، اس کے لیے برسوں کی ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا نہ چل پاتی

ہر بچے کے اندر ایک بوڑھا چھپا ہوتا ہے بشرطیکہ وہ عمر لمبی پائے۔ کیا با کمال دور ہے یہ آغازِ بڑھاپا بھی۔ بچپن میں ہم ٹیسٹ دیا کرتے یا ٹیسٹ دیکھا کرتے تھے، اب ڈاکٹر ہمارے لیئے ٹیسٹ لکھ رہا ہے۔ ہمارا تو ہر عمر رسیدہ کو یہی پیغام ہے کہ دنیا سے انجوائے کرو قبل اس کے کہ دنیا تم سے انجوائے کرے۔

اگر بوڑھے ہونے کا رواج نہ ہوتا۔ بوڑھے ہونے کے بہت سے فائدے اور کافی سارے نقصانات ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ بوڑھے کو دیکھ کر سب سیٹ چھوڑ دیتے ہیں سوائے سیاست دان کے۔ اچھا خاندان اور اچھی حکومت ہمیشہ اپنے بوڑھوں کا خیال رکھتی ہے۔ بوڑھے نہ ہوتے تو چشموں اور دانتوں کا دھندا بالکل مندا ہوتا ہے۔ بوڑھوں کو بندی اور خاندانی منصوبہ بندی دونوں کی ضرورت نہیں ہوتی مگر نیت اور نظر پھر بھی خراب رہتی ہے۔ عورتیں بوڑھی تو ہوتی ہیں مگر ان کی عمر اکثر جوانی والی ہی رہتی ہے۔

مغربی عورت اپنی عمر چھپاتی ہے نہ جسم۔ پاکستان میں جو عورت اپنی عمر پینتیس سال بتاتی ہے وہ پچاس سال کی دکھائی دیتی ہے، کینیڈا میں جو پچپن سال بتاتی ہے وہ دیکھنے میں پینتیس کی لگتی ہے۔ پاکستانی آمدنی چھپانے میں اور چینی عمر چھپانے میں نمبر ایک ہیں۔

ایک تحقیق کے مطابق آج کی دنیا میں پانچ سال کی عمر کے بچے کم اور ساٹھ سال سے زائد عمر کے بوڑھے زیادہ ہیں۔ اگلے پانچ سالوں میں ساٹھ سال سے زائد عمر کے بوڑھوں کی تعداد ایک ارب ہو جائے گی اور ان میں سے اسّی فیصد ترقی یافتہ ممالک میں ہوں گے۔ ہم خوش ہیں کہ ہم اس وقت بوڑھے ہوں گے جب بوڑھوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ کسرت کی عادت کی وجہ سے کینیڈا میں بزرگوں کی کثرت ہو گئی ہے۔

دنیا میں سب سے آسان کام نانا، نانی یا دادا، دادی بننا ہے۔ اس میں آپ کو کوئی کوشش نہیں کرنی پڑتی جو کچھ کرنا ہو، آپ کے بچوں کو کرنا پڑتا ہے۔ انسان کو زندگی میں دو بار رشتوں کی اصلیت کا پتہ چلتا ہے: بیوی کے آنے کے بعد یا پھر بڑھاپا آنے کے بعد۔ زیادہ بوڑھے ہو کر مرنا، اپنے آپ کو رنج پہنچانا ہے۔ ہر بچے کے اندر ایک بوڑھا چھپا ہوتا ہے بشرطیکہ وہ عمر لمبی پائے۔ کیا با کمال دور ہے یہ آغازِ بڑھاپا بھی۔ بچپن میں ہم ٹیسٹ دیا کرتے یا ٹیسٹ دیکھا کرتے تھے، اب ڈاکٹر ہمارے لیئے ٹیسٹ لکھ رہا ہے۔ ہمارا تو ہر عمر رسیدہ کو یہی پیغام ہے کہ دنیا سے انجوائے کرو قبل اس کے کہ دنیا تم سے انجوائے کرے۔ ■

غزلیں

• حزیں لدھیانوی

شرار دل کے لیے روشنی نظر کے لیے
اثاثہ کچھ تو مجھے چاہیے سفر کے لیے
شبوں کے زخم سے سینہ چمن چمن ہے مگر
یہ سارے پھول ہیں محبوبۂ سحر کے لیے
خزاں کا دور، ستم باغباں کا، سنگ زنی
تمام عمر ہیں یہ امتحاں شجر کے لیے
سوئمبروں کی ہیں رسمیں نہ دورِ تیر و کماں
شعور چاہیے اب رزمِ خیر و شر کے لیے
حزیںؔ اسے بھی سرِ رہ گزار لے آئے
جو ایک دل کا دیا رہ گیا تھا گھر کے لیے

• ریاض خیرآبادی

جی اُٹھے حشر میں پھر جی سے گزرنے والے
یاں بھی پیدا ہوئے پھر آپ پہ مرنے والے
ہے اُداسی شبِ ماتم کی سہانی کیسی
چھاؤں میں تاروں کی نکلے ہیں سنورنے والے
ہم تو سمجھے تھے کہ دشمن پہ اُٹھایا خنجر
تم نے جانا کہ ہمیں تم پہ ہیں مرنے والے
عمر کیا ہے ابھی کمسن ہیں نہ تنہا لیٹیں
سو رہیں پاس مرے خواب میں ڈرنے والے
نزع میں حشر کے وعدے سے یہ تسکیں بخشی
چین سے سو رہے منہ ڈھانپ کے مرنے والے
کیا مزا دیتی ہے بجلی کی چمک مجھ کو ریاضؔ
مجھ سے لپٹے ہیں مرے نام سے ڈرنے والے

مشہور اشعار۔ گمنام شاعر

وصی شاہ
ابلتے پانی میں چہرہ نظر نہیں آتا
تمہارا غصہ جب اترے تو فیصلہ کرنا

تابش
ایک مدت سے میری ماں نہیں سوئی تابش
میں نے اک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

خلیل رامپوری
ہر کوئی سر اٹھا کے چلتا تھا
گھر کی لسی تھی گھر کا آٹا تھا

ناصر زیدی
شاید کسی مقام پہ میں کام آ سکوں
مجھ کو بھی ساتھ لیجیے تنہا نہ جائیے

اسد ملتانی
ہر شخص بنا لیتا ہے اخلاق کا معیار
خود اپنے لیے اور زمانے کے لیے اور

ہمارے بھروسے مت رہنا

• تقدیس نقوی

جب سے ہمارے پڑوسی میر صاحب حکمراں جماعت کی عنایت سے حکومت کی معاشی امور سے متعلق مشاورتی کونسل کے فاضل ممبر بنائے گئے ہیں ان کی شخصیت کے بہت سے ان دیکھے پہلو اجاگر ہو گئے ہیں، یہ عظیم ذمہ داری ملتے ہی سب سے پہلے ان کے اندر خود اعتمادی اپنے درجہ کمال پر نظر آنے لگی ہے۔ خود اعتمادی اک ایسی صفت ہے جس کے ذریعہ بڑے بڑے معرکہ سر کیے جا سکتے ہیں۔ ہم نے کئی بار کچھ خود اعتماد لوگوں کو شہر کی باراتوں میں بن بلائے باعزت طریقہ سے شریک ہوتے ہوئے دیکھا ہے جہاں انہیں ان کی خود اعتمادی کے سبب وی آئی پی ٹریٹمنٹ ملتا ہے اور لوگ دولہا سے زیادہ ان کی خاطر و مدارات میں لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ دولہا والے انہیں دلہن کا اور دلہن والے انہیں دولہا کا قریب ترین عزیز یا دوست تصور کرتے ہیں۔ یہ کنفیوژن خود اعتمادی کے ذریعہ بآسانی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ایک تقریب میں تو ایک بہت بڑے خود اعتماد صاحب کو ان کی خود اعتمادی کے بہترین مظاہرے کے طفیل فیسلیٹی مینجمنٹ والوں نے مہمان خصوصی کی کرسی پر لے جا کر بٹھا دیا تھا۔ وہ تو خیر ہوئی کہ ہار پہنانے والے صاحب نے پہچان لیا۔ میر صاحب کا حال بھی ان سے کچھ مختلف نہیں ہے۔

خود اعتمادی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دیکھنے والے کو جھوٹ بھی سچ لگنے لگتا ہے۔ یہ اک ایسا برش ہے جس سے سیاہ کو بآسانی سفید پینٹ کیا جا سکتا ہے اور سامنے والے کو خبر بھی نہیں ہوتی۔

میر صاحب سے جب ہم نے ملک کی روز بروز ابتر ہوتی ہوئی معیشت کے بارے میں سوال کیا کہ آپ معاشی امور کے مشاورتی کونسل کے فاضل ممبر ہونے کی حیثیت سے ملک کی اس وقت گزشتہ برسوں میں سب سے کم تر GDP کی ترقی کی در کے بارے میں کیا فرمائیں گے تو وہ کہنے لگے:

" ملک کی معیشت کے بارے میں انٹرنیشنل ایجنسیز جب یہ سرٹیفکیٹ پہلے ہی دے چکی ہیں کہ ہماری معیشت دنیا میں سب سے زیادہ تیز ترقی کرنے والی معیشت ہے تو اب اس کے بعد بھلا GDP کی در گرنے کی کیا اہمیت باقی رہ جاتی ہے۔"

یہ خود اعتمادی اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب آپ کے اردگرد تین سو چار سو لوگ آپ کی کسی بے بنیاد بات کی تائید میں تالیاں بجا کر آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ خود اعتمادی کی اس سے بڑی روشن مثال اور کیا ہوگی جب ایک قابل ممبر پارلیامنٹ انتہائی خود اعتمادی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے سنے گئے کہ ہمارے ملک میں GDP کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ یہ کوئی رامائن یا مہابھارت نہیں ہے۔ یہاں ان کی خود اعتمادی نے ملک کے کسی بڑے سے بڑے ماہر اقتصادیات کو بھی ان کی جانب انگلی اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ ان کے بیان پر پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھتا ہے۔ اتنا پرزور بیان سن کر ہارورڈ یونیورسٹی میں اکنامکس کا کوئی بھی پروفیسر اپنے علم اور تحقیق کو شک کی نگاہ سے دیکھنے پر حق بجانب ہوگا اور فاضل ممبر پارلیامنٹ کی قسمت پر رشک کر رہا ہوگا کہ وہ ایک ایسے ملک میں اکنامکس کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں جہاں G D P جیسی فضول اصطلاحات استعمال کر کے غریب عوام کو اب تک دھوکا دیا جاتا رہا ہے۔

میر صاحب کی شخصیت کی دوسری عظیم خصوصیت یہ دیکھی جا رہی ہے کہ وہ پیچیدہ سے پیچیدہ معاملہ میں بھی بہت زیادہ مثبت نقطہ نگاہ رکھنے لگے ہیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ان ہی کی طرح ہر مسئلہ میں مثبت رویہ اختیار کریں۔ ان کا ماننا ہے کہ ہماری جنگ مسائل کے ساتھ نہیں ہے بلکہ قنوطیت (Pessimism) کے خلاف ہے۔ اگر ہمارے ملک کا ہر باشندہ اپنی سوچ میں قنوطیت کی جگہ positive رویہ اپنائے تو سارے مسائل چشم زدن میں حل ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً معاشی مسائل جن کا سیدھا تعلق پیٹ کے بجائے انسان کی سوچ سے ہوتا ہے۔ جس کو مثبت بنانے کے لئے یوگا سب سے بہتر اور مفید طریقہ ہے۔ اسی لئے ہماری حکومت روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے بجائے یوگا سنٹرز کھولنے میں زیادہ دلچسپی دکھا رہی ہے۔

ملک میں روز بروز بڑھتی لاقانونیت کے سبب تیزی سے بڑھتے ریپ کے واقعات پر اپنی مثبت سوچ کے مطابق میر صاحب کا کہنا تھا: " آپ لوگ ملک میں ہر روز ہو رہے ریپ کے واقعات کے اعداد بتاتے ہوئے یہ کیوں نہیں بتاتے کہ کتنی خواتین ہر منٹ ریپ سے محفوظ رہتی ہیں۔ ملک میں ریپ کی تیزی سے پھیلتی وبا کی ندا ہماری حکومت ہمیشہ کرتی رہے گی مگر ہمیں یہ بھی بہت اطمینان ہے کہ ہمارے ملک میں ریپ سے بچنے والی خواتین کی تعداد ریپ سے متاثرہ خواتین کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔"

ہمیں میر صاحب کی یہ صحت مند فکر اور مثبت رویہ دیکھ کر ان پر رشک آنے لگا اور ہم دعا کرنے لگے کاش ملک کا ہر باشندہ اسی مثبت طریقہ سے سوچنے لگے۔ تاکہ کوئی بھوکا روٹی نہ ملنے کی صورت میں اپنے حکمرانوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنے اندر مثبت سوچ پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے کسی آشرم کا رخ کرے۔ مثبت سوچ کی اعلیٰ صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے بعد کوئی بے روزگار نوجوان سڑکوں پر مارا مارا نہیں پھرے گا۔ کیونکہ جب وہ اخبار میں یہ خوش خبری پڑھے گا کہ ہمارے پڑوسی ممالک میں بے روزگاری کی شرح ہمارے ملک سے کہیں زیادہ ہے تو وہ اپنی بے روزگاری پر خود بخود مطمئن ہو جائے گا۔

آج کل پیاز کی قلت اور اس کی آسمان کو چھوتی ہوئی قیمتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے میر صاحب فرمانے لگے: " پیاز کی اوپر نیچے ہوتی ہوئی قیمتوں کی بنیاد پر پوری معیشت کا اندازہ لگانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ بھئی اگر پیاز اونچی قیمتوں پر بک رہی ہے تو اس میں تو کاشتکار ہی فائدہ ہے۔ پیاز کے بڑھتے دام کو کنٹرول کر کے ہم اپنے کسان بھائیوں کے پیٹ پر لات نہیں مارنا چاہتے۔ یہ ہماری کسان دوست پالیسیوں کی بہترین مثال ہے۔"

ہم نے ان سے دست بستہ عرض کیا " مگر جناب آپ عام غریب جنتا کا کچھ نہیں سوچ رہے ہیں، پیاز جس کی بنیادی غذا کا حصہ ہے"

میر صاحب اپنی خود اعتمادی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمانے لگے: " جناب پیاز کو بنیادی غذا کا حصہ بنانے والے ہی دراصل پیاز کی بڑھتی ہوئی قیمت کے ذمہ دار ہیں۔ اگر پیاز زندگی کے لئے اتنی ضروری ہوتی تو ہمارے سب جین بھائی پیاز کھائے بغیر کس طرح زندہ رہ پاتے۔ ان سے سبق لیجئے۔ دیکھیے پیاز کی قیمتیں بڑھنے کے باوجود بھی وہ کتنے چین اور سکھ سے ہیں۔" شاید یہ محاورہ ایسے ہی مواقع کے لئے بنایا گیا ہوگا " چت بھی اپنی پٹ بھی اپنی"

میر صاحب کیونکہ آج بہت زیادہ ہی پر اعتماد نظر آ رہے تھے اس لئے ہم نے بھی یہ ذاتی سوال کر ہی ڈالا: " میر صاحب یہ جانتے ہوئے کہ آپ کے پاس نہ کوئی اکونومکس کی ڈگری ہے اور نہ تجربہ آپ کو تو اکنامک کونسل میں پہنچنے پر بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔ وہاں تو بڑے بڑے ماہر اکنامکس موجود ہوتے ہیں"

میر صاحب اک خفیف تبسم کرتے ہوئے فرمانے لگے:

"ہاں بھئی مشکل تو ہوئی مگر ہم ٹھہرے سیاستداں۔ ہم نے صاف صاف کہہ دیا کہ ہم سے اکونومکس کے معاملات کے علاوہ وہ جو چاہیں مدد لے سکتے ہیں۔ اکنامک پالیسی بنانے کے لئے وہ ہمارے بھروسے نہ رہیں۔ ہمیں تو بس یہ بتائیں کہ کون سی پالیسی پاس کرانی ہے۔ بھئی ہم لیڈر ہیں کوئی نوکر تھوڑی ہیں کہ وہاں پڑھنے پڑھانے بیٹھ جائیں۔ جن کا یہ کام ہے ہم ان کو اس کی تنخواہ دیتے ہیں۔"

ہم نے کہا میر صاحب آپ کا احوال سن کر تو ہمیں گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ہوا اک واقعہ یاد آ گیا۔ ڈیپارٹمنٹ میں اک سینئر انجینئر کی پوسٹ کے لئے انٹرویو چل رہا تھا۔ بڑے بڑے قابل اور تجربہ کار لوگ انٹرویو دینے کے لئے آ رہے تھے۔ اس وقت انٹرویو روم میں ایک سوٹڈ بوٹڈ کنڈی ڈیٹ داخل ہوا۔ اس کے اچھے لباس ظاہری رکھ رکھاؤ اور ہاتھ میں اٹھائے اک پورٹ فولیو سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ بہت تیاری کے ساتھ آیا ہے۔ ممبران نے اس سے پہلا سوال کیا:

" آپ نے انجینئرنگ کی ڈگری کس یونیورسٹی یا انسٹی ٹیوٹ سے حاصل کی ہے؟"

"نہیں جناب میرے پاس کوئی انجینئرنگ کی ڈگری نہیں ہے" اس نے پراعتماد لہجہ میں جواب دیا۔

" تو کیا کوئی ڈپلوما کر کے انجینئرنگ فیلڈ میں طویل تجربہ حاصل کیا ہے؟" اک ممبر نے سوال کیا۔

"نہیں جناب میرے پاس کوئی تجربہ بھی نہیں ہے" اس نے بڑے ٹھہراؤ کے ساتھ جواب دیا۔

" تو یقیناً" آپ کسی منسٹر یا لیبر یونین کے صدر کے رشتہ دار ہوں گے جو یہاں آنے کی زحمت فرمائی" چیرمین نے جھنجھلا کر کنڈیڈیٹ سے پوچھا۔

"نہیں جناب ایسا کچھ نہیں ہے" اس نے بڑی متانت سے جواب دیا۔

" تو پھر آپ اس پوسٹ کے لئے انٹرویو دینے کی لئے یہاں کیوں آئے ہیں" دوسرے ممبر نے بھی اپنے غصہ پر قابو رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بس جناب آپ کو یہ اطلاع دینے آیا تھا کہ اس پوسٹ کے لئے میرے بھروسے مت رہنا" اس نے اپنی بے مثال خود اعتمادی کا اظہار کرتے ہوئے جواب دیا۔

میر صاحب ہمارے مزاح کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ہم سے پوچھنے لگے: " تو کیا یہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب رام بھروسے ہو رہا ہے؟" ■

ستائیس ممالک کا قابض اسرائیل سے تمام امدادی قافلے فوری طور پر غزہ داخل کرنے کا مطالبہ

رام اللہ: دنیا کے 27 ممالک کے وزرائے خارجہ نے کہا ہے کہ غزہ کی انسانی صورتحال ناقابلِ تصور حد تک بگڑ چکی ہے اور قابض اسرائیل کو لازمی طور پر تمام امدادی ٹرکوں کو اس محصور خطے میں داخل ہونے کی اجازت دینی چاہیے۔

یہ مطالبہ ایک مشترکہ بیان میں کیا گیا جس پر برطانیہ، آسٹریلیا، کینیڈا، فرانس، جاپان اور یورپی یونین سمیت 27 ممالک نے دستخط کیے، البتہ جرمنی اس میں شامل نہیں تھا۔

بیان میں کہا گیا کہ قحط ہماری آنکھوں کے سامنے پھیل رہا ہے اور بھوک مٹانے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ وزرائے خارجہ نے قابض اسرائیل کی حکومت پر زور دیا کہ وہ غیر سرکاری تنظیموں کے لیے تمام بین الاقوامی امدادی قافلوں کو غزہ داخل ہونے دے اور امدادی اداروں کی سرگرمیوں میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالے۔

یہ ممالک سات اکتوبر سنہ 2023ء کو قابض اسرائیل کی جانب سے شروع کی گئی نسل کشی کی جنگ کے بعد سے اس بارے میں منقسم رہے ہیں کہ اسرائیل کے بارے میں کیا مؤقف اختیار کیا جائے۔ جرمنی جیسے بعض ممالک نے بین الاقوامی قانون کے تحت اسرائیل کے نام نہاد "حقِ دفاع" کی حمایت کی، جبکہ اسپین جیسے ممالک نے فلسطینی عوام کے خلاف کی جانے والی نسل کشی کی مذمت کی۔

تاہم جرمنی نے حالیہ دنوں میں اپنے مؤقف میں تبدیلی دکھاتے ہوئے جمعہ کو اعلان کیا کہ وہ ان تمام ہتھیاروں کی برآمد معطل کر رہا ہے جو قابض اسرائیل کی اس جنگ میں استعمال ہوسکتے ہیں۔

یورپی کمیشن کے اندر بھی رائے میں واضح تبدیلی آئی ہے۔ اس ہفتے یورپی کمیشن کی نائب صدر تیریسا ریبیرا نے "پولیٹیکو" کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ غزہ کی صورتحال بڑی حد تک نسل کشی سے مشابہت رکھتی ہے۔

اقوام متحدہ کے مطابق غزہ میں بھوک کے خاتمے کے لیے روزانہ سیکڑوں امدادی ٹرکوں کی ضرورت ہے، جو دو سال سے زائد عرصے سے جاری محاصرے اور قابض اسرائیل کی مسلط کردہ جنگی نسل کشی کے باعث ممکن نہیں ہو پا رہا۔ عالمی ادارہ صحت نے بھی مسلسل مطالبہ کیا ہے کہ غزہ کے تمام بارڈر کراسنگ فوری طور پر کھولے جائیں اور انسانی امداد کو بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچنے دیا جائے، کیونکہ غزہ میں عام شہریوں کی زندگیاں بچانے کے لیے فوری عالمی اقدام ناگزیر ہے۔ اگرچہ شدید بین الاقوامی دباؤ کے بعد قابض اسرائیل نے گزشتہ ہفتوں میں روزانہ درجنوں امدادی ٹرکوں کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دی، تاہم اس نے ان امدادی سامان کی منظم چوری کو نہ صرف آسان بنایا بلکہ اس کی کھلم کھلا حفاظت بھی فراہم کی۔

قابض اسرائیل کی خفیہ سازش: صحافیوں کے قتل کے لیے خصوصی انٹیلی جنس سیل کا انکشاف

غزہ: قابض اسرائیل کے صحافی اور فلم ساز یوفال ابراہام نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی فوجی انٹیلی جنس نے ایک ایسا خفیہ سیل تشکیل دیا ہے جس کا مقصد غزہ میں صحافیوں کے قتل اور نشانہ بنانے کو قانونی جواز فراہم کرنا ہے۔ یوفال ابراہام نے اسرائیلی ویب سائٹ '972' پر اور اپنی پوسٹ میں پلیٹ فارم "ایکس" پر لکھا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد اسرائیلی فوجی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹوریٹ نے ایک ٹیم قائم کی جسے "ولیجیٹمائزیشن سیل" کا نام دیا گیا۔ اس سیل کا ہدف وہ معلومات اکٹھی کرنا ہے جو غزہ میں فوجی کارروائیوں کو میڈیا میں "جائز" ثابت کرنے میں مدد دے سکے۔

ان کے مطابق اس خفیہ ٹیم کا بنیادی مشن یہ ہے کہ غزہ کے ایسے صحافی تلاش کیے جائیں جنہیں میڈیا میں حماس کے خفیہ ایجنٹ کے طور پر پیش کیا جاسکے۔ یوفال کا کہنا ہے کہ یہ لوگ سرگرمی سے صحافیوں کا پیچھا کرتے اور ان کی تفتیش کرتے رہے، کئی دن اس کام میں لگے مگر کسی ایک بھی صحافی کے بارے میں ایسا ثبوت نہ مل سکا، اس کے باوجود مقصد یہی رہا کہ موجودہ قتل عام کو میڈیا میں "قانونی جواز" دیا جاسکے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ گذشتہ رات ہی اسرائیلی فوج نے غزہ میں 4 صحافی شہید کیے، جبکہ اسرائیلی میڈیا نے قتل عام، بھوک سے موت اور نسل کشی کو معمول بنا دیا ہے۔ صحافتی ذمہ داری سے غداری کا یہ سلسلہ اس وقت بھی جاری ہے جب وہ بنجمن نیتن یاھو کے فوجی ترجمان کے بیانات کو من وعن سرخیوں میں شائع کرتے ہیں۔ یہی کچھ الجزیرہ کے شہید صحافی انس الشریف کے معاملے میں ہوا، جسے فوج نے جھوٹے دعوے کے ساتھ حماس کا رکن بتایا۔

یوفال ابراہام نے کہا کہ میرا یقین ہے کہ قابض اسرائیل نے انس الشریف کو صرف اس لیے قتل کیا کیونکہ وہ صحافی تھا۔ فوج کے پاس موجود مبینہ "دستاویزات" محض ایک بہانہ تھیں، جیسا کہ وہ دیگر صحافیوں کو حماس سے جوڑ کر ان کے قتل کو جائز قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک تقریباً 230 صحافی غزہ میں شہید کیے جاچکے ہیں، اور اسی مقصد سے عالمی میڈیا کو بھی غزہ میں داخل ہونے سے روکا جارہا ہے تاکہ کم سے کم جرائم دنیا کو دکھائی دیں۔

قابض فوج کے ترجمان آویخای ادرعی نے انس الشریف پر وہی الزام لگایا جو اس سے پہلے حمزہ الدحدوح پر لگایا تھا کہ وہ حماس یا اسلامی جہاد کے رکن تھے۔

یوفال نے اس وقت بھی اپنے مؤقف میں واضح کہا تھا کہ وہ صحافی جو فوجی ترجمان کی باتوں پر سوال نہیں اٹھاتا وہ اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داری سے غداری کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ فرض کریں اگر یہ الزامات درست بھی ہوں تو پھر اسی منطق سے اسرائیل کے زیادہ تر صحافی، جو فوج میں خدمات انجام دے چکے ہیں، "جائز ہدف" بن جاتے ہیں۔

یوفال نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ انس الشریف کو اب کیوں قتل کیا گیا جبکہ ان کا ٹھکانہ کئی ماہ سے معلوم تھا؟ انہوں نے خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا کہ وجہ صاف ہے یہ سب غزہ پر مکمل قبضے کے منصوبے کی تیاری کے عین موقع پر کیا گیا۔

گذشتہ اتوار کی شام قابض اسرائیل کی وحشیانہ جنگ میں الجزیرہ کے دو مزید بہادر صحافی، انس الشریف اور محمد قریقع، شہید ہو گئے تھے۔ دونوں اس وقت اپنی ٹیم کے ہمراہ غزہ میں الشفاء میڈیکل کمپلیکس کے قریب قائم خیمے میں موجود تھے جب قابض فوج نے بمباری کردی۔ اس طرح قابض اسرائیل کے ہاتھوں شہید ہونے والے صحافیوں کی تعداد 236 ہوگئی۔

غزہ میں درجنوں قابض اسرائیلی فوجی گاڑیاں تباہ کردیں: سرایا القدس کا اعلان

غزہ: اسلامی جہاد کے عسکری ونگ سرایا القدس نے اعلان کیا ہے کہ اس کے مجاہدین نے حالیہ دنوں میں قابض اسرائیلی فوج کے مشرقی غزہ کے بعض علاقوں سے جزوی انخلا کے بعد ایسے مقامات تک رسائی حاصل کر لی جہاں پہلے سے بھرپور منصوبہ بندی کے ساتھ زمینی بارودی سرنگیں نصب کی گئی تھیں۔ ان میں "ثاقب" اور "زلزال" طرز کی دھماکہ خیز بارودی سرنگیں شامل تھیں، جبکہ قابض اسرائیل کے چھوڑے گئے بموں کو بھی ریورس انجینئرنگ کے ذریعے مؤثر بارودی مواد میں تبدیل کیا گیا تھا۔ سرایا القدس کے ایک فیلڈ کمانڈر نے بتایا کہ ان کارروائیوں کے نتیجے میں الشجاعیہ، التفاح اور الزیتون کے علاقوں میں قابض فوج کی 52 سے زائد بکتر بند اور دیگر فوجی گاڑیاں بارودی سرنگوں اور راکٹ گرینیڈ حملوں سے تباہ ہوگئیں۔

انہوں نے بتایا کہ مجاہدین نے ان مقامات کا معائنہ کیا جہاں کارروائیاں کی گئی تھیں اور وہاں کھدائی کے نشانات اور تباہ شدہ بکتر بند گاڑیوں کے ملبے دیکھے گئے۔ کمانڈر کے مطابق بہت سی بارودی سرنگوں سے تباہ ہونے والی گاڑیوں کی خبریں اب تک جاری نہیں کی جاسکیں کیونکہ ان مقامات تک رسائی اور کارروائی کی تصویری شہادتیں حاصل کرنا ممکن نہیں ہوسکا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ گھروں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے لیکن میدان میں حاصل ہونے والے نتائج اس بات کا ثبوت ہیں کہ دشمن کو مشرقی غزہ میں داخلے کے دوران نہایت کاری ضرب لگی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مزاحمت قابض اسرائیلی فوج کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھے گی، چاہے وسائل میں کتنا ہی فرق کیوں نہ ہو اور جنگ کتنی ہی غیر مساوی کیوں نہ ہو۔ ان کے الفاظ میں "ہم دشمن کا استقبال پھولوں سے نہیں کریں گے"۔

یہودی شرپسند شادی کی بارات لے کر مسجد اقصیٰ میں داخل ہوگئے، مقدس مقام کی بے حرمتی

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیل کے دو یہودی جوڑوں نے مسجد اقصیٰ کے صحن میں اپنی شادی کی تقریب منعقد کی۔ اس اشتعال انگیزی کی وجہ سے وہاں موجود نمازیوں میں شدید غم وغصہ اور بے چینی کی لہر دوڑا دی۔ عینی شاہدین کے مطابق یہ نام نہاد شادی کی تقریب مسجد کے ایک صحن میں ہوئی جہاں قابض فوج اور پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی۔ جبکہ نمازیوں نے اس عمل کو مسلمانوں کے جذبات کی صریح توہین اور مسجد کی تقدس کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی سرگرمیاں مقبوضہ مسجد الاقصیٰ میں نیا حقیقت مسلط کرنے کی کوششوں کا حصہ ہیں۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب قابض یہودی بستیوں کی طرف سے روزانہ کی بنیاد پر مسجد الاقصیٰ پر دراندازی کا سلسلہ جاری ہے اور اس دوران یہودی مذہبی رسومات کی ادائیگی کی جاتی ہے جو اس مقدس مقام کی تاریخی اور قانونی حیثیت کی خلاف ورزی ہے کیونکہ مسجد اقصیٰ مسلمانوں کی عبادت کے لیے مخصوص ہے۔ اسی حوالے سے متعدد دینی اور مقدسی اداروں نے ان بار بار ہونے والی خلاف ورزیوں کی سخت مذمت کی ہے اور خبردار کیا ہے کہ یہ قابض اسرائیل کی طرف سے مسجد الاقصیٰ کی توہین میں اضافے کی نشانی ہے اور یہودی قبضے کے تحت اس کی اسلامی اور تاریخی پہچان کو مٹانے کی سازشوں کا حصہ ہیں۔

بنجمن نیتن یاھو کے خاندان نے مجھے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کرلیا ہے: اسرائیلی آرمی چیف

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیلی فوج کے چیف آف اسٹاف ایال زامیر نے بند دروازوں کے پیچھے ہونے والی ملاقاتوں میں یہ چونکا دینے والا انکشاف کیا ہے کہ بنجمن نیتن یاھو کے خاندان نے انہیں راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ زامیر نے غزہ کے باقی ماندہ حصے پر قبضے کے منصوبے کی مخالفت کی تھی۔ عبرانی اخبار "ہارٹز" کے مطابق ایال زامیر نے آج قابض فوج کے جنرل ہیڈکوارٹر کے سینئر افسران اور ریٹائرڈ کمانڈروں سے ملاقات کے دوران کہا کہ نیتن یاھو کا خاندان انہیں معزول کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ غزہ پر مکمل قبضے کی منصوبہ بندی کے مخالف ہیں۔ ان کے بہ قول نیتن یاھو کے قریبی حلقے ان کے عہدے کا خاتمہ چاہتے ہیں اور ان پر ڈالا جانے والا دباؤ اسی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ زامیر کے یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب قابض اسرائیل کے وزیر دفاع یسرائیل کاتس نے ان تقرریوں کی ایک فہرست مسترد کردی جو زامیر نے منظور کی تھیں۔ اخبار نے ملاقات میں شریک ایک ذریعے کے حوالے سے بتایا کہ ایال زامیر بخوبی سمجھتے ہیں کہ ان کے اردگرد کیا ہو رہا ہے اور ان کا کوئی ارادہ نہیں کہ فوج کو نیتن یاھو یا یسرائیل کاتس کے ہاتھوں میں دے دیں۔ چیف آف اسٹاف کا ماننا ہے کہ نیتن یاھو کا خاندان ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہتا ہے جیسا اس سے قبل ان کے پیش رو ہرزی ہلیوی کے ساتھ کیا گیا تھا۔

الجزیرہ کے شہید صحافی انس الشریف کے قاتلوں کے خلاف عالمی عدالت میں مقدمہ

غزہ: ہند رجب فاؤنڈیشن نے عالمی فوجداری عدالت میں ایک باضابطہ شکایت درج کرائی ہے جس میں الجزیرہ کے غزہ میں شہید صحافی انس الشریف، ان کے ساتھی صحافیوں اور دیگر مقتول میڈیا اہلکاروں کے قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تنظیم نے قابض اسرائیلی فوج کے 6 اعلیٰ فوجی کمانڈروں کو اس قتل کا براہِ راست ذمہ دار ٹھہرایا ہے، جن میں سب سے نمایاں فوج کا سربراہ ایال زامیر ہے۔ فہرست میں شامل دیگر قاتلوں میں فضائیہ کے سربراہ میجر جنرل تومر بار اور جنوبی کمان کے سربراہ میجر جنرل یانیف آسور بھی شامل ہیں۔ ہند رجب فاؤنڈیشن نے واضح کیا کہ قابض اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو جو پہلے ہی عالمی فوجداری عدالت کو مطلوب ہے، اس پوری سیاسی حکمت عملی کا اصل سرغنہ ہے۔ اس نے صحافیوں کے خاتمے کی پالیسی کو غزہ پر وحشیانہ حملے کے ایک حصے کے طور پر فروغ دیا۔ گذشتہ اتوار کی شام الجزیرہ کے دو بہادر صحافی انس الشریف اور محمد قریقع شہداء کی فہرست میں شامل ہوگئے، جن کی تعداد قابض اسرائیل کی درندگی کے آغاز سے اب تک 236 ہو چکی ہے۔ یہ اس وقت شہید ہوئے جب قابض اسرائیلی فوج نے غزہ میں الشفاء میڈیکل کمپلیکس کے قریب الجزیرہ کے عملے کے خیمے کو نشانہ بنایا۔

غزہ کا محاصرہ اور بھوک: حکومتی میڈیا نے قابض اسرائیل کی جھوٹی کہانیوں کی پول کھول دی

غزہ: غزہ کے حکومتی میڈیا دفتر نے قابض اسرائیل کے حکومتی امور پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ جھوٹ اور گمراہ کن پروپیگنڈے کے ذریعے اس منظم پالیسی کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے جس کا مقصد غزہ کے شہریوں کو دانستہ بھوکا رکھنا ہے۔ دفتر نے واضح کیا کہ منسق کا حالیہ بیان محض ایک فضول بہانہ ہے جس کا مقصد ایک ایسی جُرم کو ڈھانپنا ہے جسے عالمی شہادتوں اور مستند دستاویزی ثبوتوں سے ثابت کیا جاچکا ہے۔ قابض اسرائیل کے اس یونٹ نے ایک رپورٹ میں غزہ میں قحط کی موجودگی کو سراسر جھوٹ قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ حماس جان بوجھ کر عوام کو گمراہ کرنے کے لیے غلط اعداد و شمار پھیلا رہی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ حماس غزہ کے ان مریضوں کو جو پہلے سے سنگین بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ غذائی قلت سے جاں بحق ہونے والے کے طور پر پیش کر رہی ہے، تاکہ قابض اسرائیل کی ساکھ کو خراب کر کے سیاسی فائدہ حاصل کیا جاسکے۔

اس کے جواب میں حکومتی میڈیا دفتر نے کہا کہ اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی ادارے جیسے عالمی ادارہ خوراک، اوچا اور عالمی ادارہ صحت کی رپورٹیں صاف بتاتی ہیں کہ غزہ میں بھوک اور غذائی قلت کی شرح اس قدر بڑھ چکی ہے کہ یہ قحط کی صورت اختیار کرچکی ہے۔ ان حالات کے باعث سینکڑوں شہری، جن میں درجنوں معصوم بچے شامل ہیں، جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ دفتر نے کہا کہ بین الاقوامی غیر جانبدار شواہد قابض اسرائیل کے جھوٹے بیانیے کو مکمل طور پر رد کرتے ہیں۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے یہ جواز تراشنا کہ کچھ متاثرین پہلے سے بیمار تھے، اسے اس کے قانونی اور اخلاقی جرم سے بری نہیں کرتا، کیونکہ یہ لوگ خوراک، علاج اور دواؤں کے منتظر تھے جو محاصرے کے باعث ان تک نہیں پہنچ سکیں، اس لیے ان کی موت براہِ راست بھوک اور دوائیوں کی کمی کا نتیجہ ہے۔

فلسطینی وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق، جنگ کے ابتدائی مہینوں میں جب کچھ غذائی ذخائر باقی تھے، بھوک سے 4 اموات ہوئیں۔ لیکن جیسے جیسے پابندیاں بڑھتی گئیں، یہ تعداد 50 تک پہنچی اور 2 مارچ سنہ 2025ء کو خوراک کی مکمل پابندی کے بعد 168 تک جا پہنچی۔

دفتر کے مطابق قابض اسرائیل نے غزہ کے زرعی اور لائیواسٹاک سیکٹر کو مکمل تباہ کر دیا۔ سبزیوں کی سالانہ پیداوار 4 لاکھ 5 ہزار ٹن سے گھٹ کر صرف 28 ہزار ٹن رہ گئی، جبکہ 665 مویشی فارم اور پولٹری فارم تباہ کیے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ امدادی قافلوں کو نشانہ بنایا گیا، ان کا سامان لوٹ لیا گیا اور انہیں راستے میں روک کر محصور شہریوں تک پہنچنے سے روکا گیا۔ قابض اسرائیل نے 44 لنگر خانوں اور 57 فوڈ ڈسٹری بیوشن مراکز کو بھی تباہ کیا اور ان میں کام کرنے والے درجنوں کارکنوں کو قتل کیا۔ مزید برآں، امدادی تقسیم کے مراکز کو موت کے پھندے میں بدل دیا گیا، جہاں خوراک کے انتظار میں کھڑے شہریوں پر گولیاں چلائی گئیں۔

بیان میں اس حقیقت کی بھی نشاندہی کی گئی کہ قابض اسرائیلی وزرا نے علناً اس بھوک اور محاصرے کی پالیسی کا اعتراف کیا ہے۔ قابض اسرائیل کے وزیر سکیورٹی یسرائیل کاتس نے کہا تھا، "ہم غزہ سے ہر چیز کاٹ دیں گے: نہ بجلی، نہ کھانا، نہ پانی، نہ گیس"۔ اسی طرح اِتمار بن غویر اور بتسلئیل سموٹریچ نے اعلان کیا، "غزہ میں گندم کا ایک دانہ بھی داخل نہیں ہونے دیں گے"۔ حتیٰ کہ کچھ وزرا نے غزہ کے خلاف ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کی بھی بات کی۔

اگرچہ عالمی دباؤ کے تحت 27 جولائی کو محدود پیمانے پر کچھ امدادی ٹرکوں کو غزہ میں داخل ہونے دیا گیا، لیکن حکومتی میڈیا دفتر کے مطابق قابض اسرائیل اب بھی 430 سے زائد غذائی اشیاء، جن میں گوشت، مچھلی، پنیر، دودھ کی مصنوعات، سبزیاں اور پھل شامل ہیں، کی رسائی پر مکمل پابندی عائد کیے ہوئے ہے۔

مجھے اجازت دیں تاکہ میں اپنے شہید بچوں کو دفن کرسکوں: غزہ کی قتل گاہ میں غیر ملکی ڈاکٹروں نے کیا دیکھا؟

غزہ: قابض اسرائیل اور اس کے اتحادی مسلسل اس تلخ حقیقت کو جھٹلانے کی کوشش میں ہیں کہ غزہ کے باسی قتل، بھوک اور محاصرے کے عذاب میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب اس وقت بھی ہو رہا ہے جب شہداء کے جنازے، ٹوٹے گھروں اور پھٹے خیموں کی تصویریں دنیا بھر میں پھیل چکی ہیں اور جب روز بہ روز بڑھتی قحط کی ہولناک تصاویر سب کے سامنے ہیں۔ مگر اب ایسے غیر ملکی ڈاکٹر اور نرسیں، جنہوں نے غزہ میں یہ قیامت اپنی آنکھوں سے دیکھی، کھلے الفاظ میں دنیا کو بتا رہے ہیں کہ قابض اسرائیل جھوٹ بول رہا ہے اور ان کی جھوٹی کہانیاں حقیقت کے سامنے ٹک نہیں سکتیں۔

یورپی ممالک سے تعلق رکھنے والے ان طبی ماہرین کی گواہیاں، اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی رپورٹس سے میل کھاتی ہیں جن میں واضح کہا گیا ہے کہ غزہ کی صورت حال انتہائی خوفناک ہے اور ہر دن کے ساتھ مزید بے گناہ جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس کے برعکس قابض اسرائیل اور اس کے حمایتی اپنے جھوٹ پر اڑے ہوئے ہیں۔

فرانسیسی اخبار 'لوموند' نے رپورٹ کیا کہ پانچ ڈاکٹروں اور دو نرسوں نے جو نومبر سنہ 2023ء سے مختلف اوقات میں غزہ میں انسانی مشن انجام دے چکے ہیں، بتایا کہ وہاں عام لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنا ناممکن ہو چکا ہے۔ یہ تجربہ ان کے دل ودماغ پر انمٹ نقوش چھوڑ گیا ہے۔

صدی کا صدمہ: فرانسیسی ایمرجنسی ڈاکٹر مہدی الملالی نے تین ہفتے غزہ میں "الرحمت" اور "بال میڈ یورپ" کے مشن کے تحت گزارے، کہتے ہیں کہ الفاظ اس جہنم کی تصویر کشی نہیں کر سکتے۔ ان کے بقول "میرا ایک حصہ وہیں رہ گیا ہے۔ میں سوچنا بند نہیں کر سکتا"۔

ہڈیوں کے ماہر سرجن فرانسوا جوردیل کا کہنا ہے کہ غزہ میں گزارے دنوں نے انہیں بدل کر رکھ دیا۔ یہاں بمباری مسلسل ہوتی ہے، لوگ کہیں جا نہیں سکتے اور ہر کوئی اس کا شکار ہے"۔ ان سات طبی اہلکاروں کا کہنا تھا کہ زخمی اور شہداء میں بچوں کی شرح غیر معمولی حد تک زیادہ ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل کی بمباری اندھا دھند اور بلا تفریق جاری ہے۔ غزہ پہنچتے ہی انہیں ہر طرف ملبہ، ڈھیر اور عمارتوں کے ڈھانچے ملے۔ ڈرونز کی بھنبھناہٹ اور آسمان چیرتی دھماکوں کی آوازیں ہر وقت کانوں میں گونجتی رہیں۔

بمباری جو کبھی نہیں رکتی: فرانسوا جوردیل کے مطابق کئی مواقع پر "ایک منٹ میں پانچ سے چھ میزائل گرائے گئے"۔ وہ کہتے ہیں "بمباری اس قدر شدید تھی جیسے زلزلہ آیا ہو۔ ہسپتال لرزتا رہا اور مریض زمین پر چیتھڑوں میں بدل چکے تھے"۔

تجربہ کار نرس کارین ہوستر جنہوں نے سنہ 2014ء سے دنیا بھر میں بیس سے زائد انسانی مشن انجام دیے، سنہ 2024ء میں تین بار غزہ گئیں۔ ان کے مطابق، "مریض زمین پر پڑے تھے، ان کے جسم چاک تھے۔ جب کوئی دم توڑ دیتا تو ہم اسے ایک کونے میں کر دیتے کیونکہ نئے زخمی آ رہے ہوتے اور ہمیں وقت نہ ملتا"۔ مہدی الملالی یاد کرتے ہیں کہ انڈونیشی ہسپتال میں ایک ہی خاندان کے تیس افراد زخمی حالت میں آئے، جو سب سو رہے تھے جب دھماکہ ہوا۔ "ماں کو بتایا گیا کہ ایک بیٹا شہید ہو چکا ہے، اس نے پیشانی چومی، پھر باقی بچوں کو گننے لگی اور چوتھے کو ڈھونڈتی رہی جو کبھی نہیں ملا"۔

موت کا معمول بن جانا: سوئس نرس سونام درائر کورنوت بتاتی ہیں کہ دو ماہ کے محاصرے کے بعد غزہ میں آٹا ختم ہو چکا تھا۔ شدید جلنے والے مریضوں کو صحت یابی کے لیے روزانہ تین ہزار کیلوریز کی ضرورت تھی جو دستیاب نہ تھی۔ ان کے مطابق "کچھ بچے صدمے سے اس قدر گنگ ہو جاتے ہیں کہ حرکت کرتے ہیں، نہ بولتے ہیں اور نہ روتے ہیں"۔ فرانسیسی اینستھیزیا ماہر اور یلی گودار کو ایک پچاس سالہ شخص یاد ہے جس کی ٹانگ زخمی تھی اور وہ کہہ رہا تھا، "کیا میں دو گھنٹے جا سکتا ہوں؟ مجھے اپنے بیٹوں کو دفن کرنا ہے"۔ یہ جملہ اس کے لہجے میں ایسا سکون لیے تھا جو رگوں میں سنسنی دوڑا دے۔

انہوں نے بتایا کہ رفح مٹ چکا ہے، خان یونس کھنڈر ہے، شمال بنجر ہو چکا ہے اور اسرائیلی پابندیوں نے لوگوں کو سانس لینے تک سے محروم کر دیا ہے۔ کارین ہوستر کہتی ہیں کہ "میں نے عراق، ہیٹی اور کانگو دیکھی مگر ایسا منظر کہیں نہیں ملا جہاں لوگوں کو جینے کا حق ہی نہ ہو۔ قابض اسرائیل یہ سب روک سکتا ہے مگر جان بوجھ کر غیر انسانی رویہ اختیار کرتا ہے"۔

انسانیت کا سوال: رپورٹ میں کہا گیا کہ سات اکتوبر سے اب تک ساٹھ ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ زخمیوں کی کثرت نے مرہم، ادویات اور اینستھیزیا تک کو نایاب بنا دیا ہے۔ فرانسیسی سرجن سمیر عدو کہتے ہیں، "میں جنگی زخموں کے لیے تیار تھا مگر یہ دیکھ کر صدمہ ہوا کہ زیادہ تر مریض بچے اور عورتیں ہیں"۔ انہوں نے مزید کہا، "میں میڈیا کو بچوں کے کٹے اعضا اور اس جنگ کی ہولناکی سناتا ہوں مگر کوئی ردعمل نہیں ملتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہماری انسانیت باقی ہے؟" غزہ میں کام کرنے والے طبی ماہرین کو احساس ہے کہ ان کی موجودگی قیمتی ہے، اسی لیے وہ واپس جانا چاہتے ہیں، مگر قابض اسرائیل ان کے اجازت نامے منسوخ کر دیتا ہے۔

مہدی الملالی کا کہنا ہے، "ہم اپنے فلسطینی ساتھیوں کی بدولت اس جہنم میں ڈٹے ہیں"۔ ان کے مطابق، "اہل غزہ نفرت نہیں رکھتے، وہ صرف اس قتل عام کا خاتمہ اور انصاف چاہتے ہیں"۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔